وَمَن يَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ فَهُوَ حَسْبُهُ

بعونہ تعالیٰ کتاب لاجواب از تصنیف جناب حکیم صاحب مسیح دم فلاطون خدم جالینوس الزمان جناب علی

دوراں حکیم نصر اللہ خان صاحب مجوزہ براحوال شہید دشت کربلا محسن حضرت امام حسین برادر امام حسن مجتبیٰ

ذرہ مخزن

بہ تصحیح و تنقیح مخزن علم و فن سراں معدن فہم و فطانت در یکتائے زمان مولوی محمد شبیر جان زاد علمہ

حسب فرمائش سرافراز تاجران سرکردہ سوداگران دوران امیر محمد تقی صاحب زاد اللہ شفقتہ

مطبع حسنی مظہر العجائب مراد آباد طبع شد

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شکر و سپاس خدای بی نیاز کو کہ اوسنی عرش و کرسی اور لوح و قلم اور زمین و آسمان اور جن اور آدم
واسطی ذات پاک صاحب لولاک کی موجود کئی اور آل و اصحاب اوس پیغمبر عالیجناب کی سب
خلق اللہ مین مسعود کئی اور درود و سلام رسول مقبول پر کہ محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم اونکا نام ہے
اور ساری انبیاء و مرسلین سی اور ملایک مقربین سی برتر اونکا مقام ہی اور اونکی آل و اصحاب پر
کہ وہ پیشواء دین ہین اور رہنما یقین مومن آئی پر بعد از حمد و صلوۃ کی کہتا ہی حقیر پر تقصیر سراپا جرم و
عصیان نصر اللہ ابن حکیم ثناء اللہ خان علیہما الرحمۃ والغفران بفضل رب الانس والجان کہ محبت
آل نبی کی صلی اللہ علیہ والہ وسلم عین ایمان ہی اور نفس عرفان ہی چنانچہ فرمایا حق تعالی نی بیچ
قران شریف کی قل لا اسئلکم علیہ اجرا الا المودۃ فی القربی یعنی کہہ تو ای محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم
اپنی امت سی کہ نہین طلب کرتا مین تم سی اوپر ابلاغ اور ارشاد کی کچہہ اجر اور عوض یعنی مین جو تمکو ارشاد
کرتا ہون اور ہدایت کرتا ہون اور نیک راہ دکہاتا ہون اس پر کچہہ اجورہ اور عوض نہین چاہتا
ہون تمسی مگر دوستی بیچ قرابتون میری کی یعنی مگر یہہ چاہتا ہون کہ میری قرابتیون سی محبت او

اور دوستی رکھو اور رکھنا **روایت** ابن عباس سی ہی کہ جب یہہ آیت نازل ہوئی
لوگون نی پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم وہ قرابتی تیری کونسی ہین جنکی دوستی ہمپر واجب
ہوی آپ نی فرمایا وہ علیؑ اور فاطمہؑ اور دونو اوسکی فرزند یعنی حسنؑ اور حسینؑ ہین فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی کہ بندہ خدا کا مسلمان جب ہوتا ہی کہ مجکو دوست زیادہ رکھی اپنی جان سے
اور میری اہل و عیال کو دوست زیادہ رکھی اپنی اہل و عیال سی اور ہووی ذات میری دوست
اور عزیز زیادہ نزدیک اوسکی ذات اپنی سی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی سکھاؤ
اولاد اپنی کو تین خصلتین ایک تو محبت نبی اپنی کی دوسرے محبت اوسکی اہلبیت کی تیسرے
پڑہنا قرآن کا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی اہلبیت کیطرف خطاب کرکر قسم اوس
شخص کی کہ جان میری اوسکی ہات مین ہی یعنی خدا تعالی سے کہ آدمی بہشت مین جب
داخل ہونگی کہ مسلمان ہونگی اور مسلمان جب ہونگی کہ جب تمکو دوست رکھین گی اور تمسی محبت
کرینگی واسطی خدا کی اور واسطی رسول خدا کی صلی اللہ علیہ والہ وسلم فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ والہ وسلم نی جو شخص کہ دوست رکھیگا مجکو اور ان دونو کو یعنی حسن اور حسین اور اونکے
باپ کو اور اونکی ماکو وہ ہوگا ساتھ میری بہشت مین میری درجہ مین یعنی باعتبار رفع حجابات
کی لیکن جاننا چاہیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی فقط دوستی کی واسطی نہین فرمایا ہے
بلکہ غرض یہہ ہے کہ اون سے دوستی کرو اور راہ اونکی چلو اور جو بری ہونگی اوسکو ترک کرو اور سچی دوستی وہ ہی کہ دوست دوست کا پیرو ہووے اور
اوسکی طریقہ پر چلے ایسا لکھا ہے علماء نیک دین نی اور فضلاء خوش یقین نی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
والہ وسلم نی قسم اوس شخص کی کہ جان میری بیچ ہات اوسکی کے ہی جو شخص کہ بغض رکھیگا ایک شخص
سی ہی کہ وہ شخص میری اہلبیت مین سی ہوگا مقرر داخل کریگا اوس بغض رکھنی والے
کو حق تعالی بیچ آتش دوزخ کی اور فرمایا جو کہ بغض رکھی اہلبیت سی پس وہ منافق ہے

اور فرمایا خطاب کر کر حضرت فاطمہؓ کیطرف سلام اللہ علی النبی وعلیہا کہ یا فاطمہؓ تحقیق ہی یہہ
بات کہ اللہ تعالی غضب ہوتا ہی اور غصہ مین اتا ہی بسبب غضب او غصہ تیری کے لیے
یعنی جس سی کہ تو ناخوش اور ناراضی ہووی تو اوسپر غضب خدا کا ہوتا ہی اور حق تعالی
راضی ہوتا ہی ساتہہ رضا اور خوشی تیری کی یعنی جس سی کہ تو راضی اور خوش ہووے
اوس سی حق تعالی راضی اور خوش ہووی پس جو شخص کہ اذیت دیگا ایک شخص کو
اولاد فاطمہ مین سی پس وہ اس خطرہ عظیم مین پڑیگا یعنی غضب الہی مین گرفتار ہوگا اسواسطے
یہہ اذیت ناخوش کری کی فاطمہؓ کو اور جو شخص کہ دوست رکہیگا اولاد فاطمہؓ کو وہ حقتعالی
کی رضامندی اور خوشی کی بشارت مین داخل ہوگا بسبب رضامندی فاطمہؓ کی علی نبینا
وعلیہا السلام **روایت** ہی دارقطنی سی کہ آئی حضرت امام حسنؓ درحالیکہ طفل اور
لڑکی تہی مسجد نبوی مین اور اوسوقت حضرت ابوبکرؓ صدیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
کی منبر پر خطبہ پڑہ رہی تہی کہ کہا حضرت ابوبکرؓ سی اوتر میری باپ کی مقام پر سی پس کہا
حضرت ابوبکرؓ نی سچا ہی تو قسم خدا کی تحقیق یہہ مقام تیری باپ کا ہی پہر حضرت امام حسنؓ
کو اوٹہا کر اپنی گودی مین بٹہایا اور جوش محبت اہلبیت سی بہت روئی اور حضرت امام حسینؓ
نی بہی یہہ معاملہ کیا تہا حضرت عمرؓ سی اور حضرت عمرؓ نے بہی حضرت امام حسینؓ کو
کہ طفل صغیر تہی اوٹہا کر اپنی پہلو مین بٹہایا تہا اور کہا تہا کہ ہماری سرون پر بال تیری
باپ ہی کی اوگائی ہوئی ہین یعنی ہمکو عزت اور رفعت اور شرف تیری باپ ہی کی نسبت سے
ہی الغرض اہلبیت کی قدر اصحاب جانتی تہی اور اصحاب کی قدر اہلبیت جانتی تہی نقل مشہور
ہی ولی را ولی میشناسد سو اونکی اور کون جان سکتا ہی اور بزرگیان اونکی کون بیان
کرسکتا ہی **نظم ہندی مثنوی** آل احمد کی شان بس ہی بلند + حق تعالی اپنی

نی وہ کئی ہین پسند + واسطی اونکی سب نی زمین و زمان + ذات رب نی بنائی ہین یاران + جنت و
حور و روضۂ و رضوان + روح و ریحان و کوثر و غلمان + عرش و کرسی و انجم و افلاک + آتش و باد و
آب و خطۂ رخاک + سب ہین یہہ ذات مصطفے کی لئی اور اولاد مرتضی کی لئی + برگزیدہ خدا کی
ہین وہ سب + رب سی وہ خوش ہین اونسی خوش ہی رب + دوستی اونکی فرض حق نی کی + ہمکو بیان
کی نشانی دی + یعنی جو ہی محب آل رسول + وہ ہی مومن ہی اور ہی مقبول + دشمن اہلبیت ہی
مردود + روسیہ دو جہانمین مطرود + عشق آل نبی خدا دیوی + ہمکو اور حب مصطفے دیوی
ای وصال محبت آل نبی + خادم و دوست عیال نبی + حق سی کیجو دعا یہی ہر بار + ہو مجھی عشق
حیدر کرار + می حیدر سی مین رہون مخمور + ہر دو کونین مین بفرح و مسرور + فرمایا رسول صلی اللہ علیہ والہ
وسلم نی جو شخص کہ کچھہ معاملہ کریگا اولاد عبد المطلب سی یعنی اہلبیت سی پس اوپر میری ہی جزا دینی
اوسکی جب کہ مجھسی ملاقات کریگا یعنی قیامت کو اور فرمایا جو کہ رنج دیگا میری ایک بال کو پس
تحقیق اذیت دیگا مجکو اور جو کہ مجکو اذیت دیگا پس تحقیق خدا کو اذیت دیگا اور فرمایا تحقیق
مثل اہلبیت میری کی تم مین مثل نوح کی کشتی کی ہی جو اوس مین سوار ہوا اوسنی نجات پائی
اور جو سوار نہ ہوا وہ ہلاک ہوا یعنی ڈوبا یعنی محبت اور پیروی آل نبی کی نجات پانی والی
ہین گویا کشتی مین نوح کی سوار ہین اور دشمن اہلبیت کی طوفان عذاب مین غرق ہونی والی
ہین کہ وہ دو جہانمین ذلیل اور خوار ہین **فرد فارسی** چہ غم دیوار امت را کہ باشد چون تو
پشتی بان + چہ باک از موج بحران را کہ باشد نوح کشتی بان + **قطعہ ہندی** اپنی دیوار کو
نہین خطرہ + کہ نبی و علی ہین پشتی بان + موج طوفان سی ڈرین کیون ہم + نوح خود اس جگہہ ہی
کشتی بان + فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی بہت ثابت رہنی والا تم مین سی اوپر
صراط کی وہ شخص ہوگا کہ جسکو تم مین سی شدت سی اور افراط سی محبت ہو گی میری اہلبیت کی

ساتھہ اور میری اصحاب کی ساتھہ اور فرمایا حضرت حسنین کی حق مین کہ یہہ دو فرزند مین میرے
میری اور میری بیٹی یعنی فاطمہؓ کی ہین خدایا تحقیق مین دوست رکھتا ہون ان دونوکو تو بہی
دوست رکھہ ان دونوکو اور دوست رکھہ اوس شخص کو کہ ان دونوکو دوست رکھی اور ذکر
آل عبا کا اور اولاد مصطفےٰ کا صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور بیان کرنا مناقب اور فضایل اور محامد و فوا جنکا
انکی کا افضل عبادت ہی اور موجب سعادت ہی اسواسطی کہ ایک تو اسمین بجالانا فرمان برداری حضرت
باری کا ہی کہ حق تعالی نی کلام اللہ مین فرمایا ہی واما بنعمة ربک فحدث یعنی ای پر نعمت پروردگار
اپنی کا پس ذکر کر تو حاصل یہہ ہی کہ نعمت کا ذکر کرنا اور اوسکی خوبی کا بیان کرنا یہہ بہی شکر کرنا ہی اور
وجود جناب مصطفےٰ کا صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور ظہور اولاد سید الابرار کا رحمت شامل اور نعمت
کامل ہی پس اس نعمت عظمی کی اور اس عطیہ کبری کی مناقب اور فضایل کا بیان کرنا گویا شکر بجالانا ہے
اور دوسری سننا ان بزرگونکی اخبار کا اور دریافت کرنا ان جنابون کی آثار کا تاثیر عظیم رکہتا
ہی بیچ زایل کرنی زنگ عصیان کی آئینہ دل و جان سی اور بیچ حاصل کرنی نور ایمان اور عرفان انکے
اور ان مقربان درگاہ ذی الجلال کی عبادت اور ریاضت اور استقامت اور ہمت اور صبر
اور شکر کا معلوم کرنا موجب توفیق و ہدایت کا اور سبب رغبت اور ہمت کا ہوتا ہی واسطی طالب کے
پس ذکر خیر ان ذوات عالی صفات کا بمنزلہ صحبت بابرکت کی ہی اور تیسری ذکر کرنا محبوبان اله کا
اور محبان درگاہ کا باعث نزول رحمت کا اور سبب وصول قربت کا ہی نیز کہ الرحمة عند ذکر الاخیار
یعنی نازل ہوتی ہی رحمت نزدیک ذکر احوال نیک بختون نیک کارون کی فرمایا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم ذکر علی عبادة ذکر کرنا علی کا عبادت ہی پس ذکر کرنا نبی کا صلی اللہ علیہ والہ وسلم
اور آپکے اولاد کا کہ وہ جزو ہین آپکی بطریق اولی عبادت ہی اور چوتہی یہہ ذکر خیر خالی قرارہ درود
اور آیات کلام اللہ سی نہین کہ جابجا اس بیان مین آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ذکر آتا ہی اور

اور درود پڑہی جاتی ہین اور اکثر جا آیتین کلام اللہ کی مذکور ہوتی ہین اور یہہ ظاہر ہی کہ پڑہنا آیات کلام اللہ
کا اور درود کا بڑی عبادت ہی الغرض اس ذکر مین فواید دینی و دنیوی بہری ہوے ہین ساتہہ
ادنی تامل کی معلوم ہوتی ہین اور رونا اور غمگین ہونا اوپر وفات سید الکائنات اشرف المخلوقات کے
صلی اللہ علیہ واله وسلم اور اوپر شہادت اہلبیت والاصفات کی موجب ثواب کا اور ترقی درجات کا
اور باعث کفارہ سیئات کا ہی اور علامت رحمت کی اور دلیل شفقت کی ہی روایت ہی
حضرت بلال سی جو انکہہ کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ واله وسلم پر رودی وہ انکہہ دوزخ کی
آگ نہ دیکہی گی اور صحاح احادیث سی ثابت ہی کہ مسلمان کی گناہ بسبب اندوہ اور غم کی کہ اوسکو
لاحق ہوتا ہی جہڑ جاتی ہین اور باوجود اونکے بخشش ہوتی ہی پس غم اہلبیت کا کہ انکو ہوے سب غمون سی زیادہ تر ہی
سبب ہونی کی واسطی کفارہ سیئات کی اور واسطی حصول ثواب و نجات کی فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ واله وسلم نی البکاء من الرحمة والصراخ من الشیطان رونا اثر رحمت کا ہی اور نوحہ اور چلانا شیطان
کیطرف سی ہی اور فرمایا آنسو انکہہ کی اثر رحمت کا ہی اور جو کہ رحم نہ کری اور رحم دل مین نہ رکہتا ہو
اوس شخص پر رحم نہین کیا جاتا یعنی خدای تعالی اوس پر رحم نہین کرتا اور فرمایا وہ چیز کہ ہو دل سی اور
انکہہ سی پس وہ خدا سی ہی یعنی غم کرنی سی اور رونی سی حق تعالی راضی ہوتا ہی اور وہ کہ ہون
زبان سی اور ہات سی پس وہ شیطان سے ہی یعنی چلانی سی اور بیان کرنی سی اور ماتم کرنی سیے
اور پیٹنی سیے شیطان خوش ہوتا ہی کہ انسان گنہ کار ہوتا ہی اور یہہ بات خورد و کلان اور دانا اور
نادان کو سب کو معلوم ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ واله وسلم غم حسین سی دنیا مین اپنی زندگی مین روئے
ہین جب کہ حق تعالی نی آپکو شہادت حضرت امام حسین کی سی خبر دی ہی اور بعد آپکی وفات کے
جبکہ حضرت امام حسین کی شہادت ہوی ہی تو حضرت ام سلمہ نی اور حضرت عبد اللہ بن عباس
نی آپکو خواب مین دیکہا کہ آپ کا حال پریشان ہی اور چشم گریان ہی پس رونا غم اہلبیت مین

پیرو دیے آنحضرت صلے اللہ علیہ والہ وسلم کے ہے اور نشان نے
محبت جناب مصطفوی کے یہ ہے کہ وہ عین ایمان ہے اور شہادت
حضرت امام حسینؑ کے وہ امر ہے کہ آسمان و زمین اور جن اور انسان
سب اوسپر روئے ہین الغرض رونا غم حسینؑ مین موجب ثواب بحساب کا
ہے **فرد** آخر ہر گریہ را خندہ الیست + مرد آخر بین مبارک بندہ
الیست **فرد** نہ کہہ تو مجکو اے ناصح کہ رونا تجکو زحمت ہے + یہہ
گریہ حق مین اس عاصی کے تو باران رحمت ہے + پس ان امور کو خاطر فاتر
کر کر دل مین اس خاکپائے محبان آل عبا نے اور قطرۂ دریا اہل صفا نے یہہ
ارادہ کیا ہے کہ ایک کتاب مختصر بیچ مناقب ذکر اہل بیت نبوی کے اور
بیان شہادت اولاد مرتضوی کے اس ترتیب سے تالیف
کیجاوے کہ احوال سب مسلسل ہووے اور بیان مین باعتبار
تقدیم و تاخیر کے نہ کچھہ خلل ہووے اور احوال آل عبا کے
اصل و فرع اوسمین تہوڑا تہوڑا سب ہو تو قصہ پر
غصہ شہادت عظمے کا ساتھہ انتظام کے
مرتب ہو اور غایت اور غرض اس کتاب کے
یہہ ہے کہ مسلمان اسکو پڑہکر اور سنکر نتیجہ
حاصل کرنے کمال محبت اہل بیت کے مشغول
ہووین تو خدا تعالے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ
والہ وسلم کے مقبول ہووین اور ماوجب آل سے نے سے

صلی اللہ علیہ والہ وسلم سرشار ہین اور اونکی غم اور درد مین گرفتار رہین اور غم حسین مین زار زار روویں اور نامۂ
اعمال اپنا اشک چشم سی دہوویں تا کہ گناہوں سی پاک ہوویں اور پسندیدۂ صاحب لولاک ہوویں اور اس گنہگار
کو بہی اجر عظیم ہو اور مہربان اس پر حضرت کریم ہو پس اس بندہ خاکسار ذی الجلال نی یعنی نصر اللہ متخلص
بوصال نی کتابیں معتبر جمع کر کر اور اون مین سی احوال تہوڑا سا چنکر اس چہوٹی سی کتاب کو مرتب کیا
اور وہ کتابیں کہ جنسی یہہ احوال لکہا ہی یہہ ہین مشکوۃ شریف ترجمہ مشکوۃ کہ شیخ عبد الحق محدث
رحمۃ اللہ علیہ نی لکہا ہی مفتاح النجا نزل الابرار تحفۃ المحبین صواعق محرقہ تہذیب التہذیب
ریاض النضرۃ فی احوال مناقب العشرہ معارج العلی فی مناقب المرتضی شواہد النبوت مدارج النبوۃ
معارج النبوۃ روضۃ الاحباب روضۃ الصفا فصل الخطاب اور تواریخ کی کتابوں مین کہ
روایات ضعیفہ ہین بندۂ درگاہ نی غالب یہہ ہے کہ اونکو نہیں تحریر کیا اور اکثر روایات صحیح اور قوی
کو ہی لکہا اور روضۃ الاحباب کے جلد ثانی میں اور روضۃ الصفا مین کہ روایتیں صحیح اور غیر صحیح اور
ضعیف اور قوی ہین اور رطب او یابس بہت کچہہ لکہا ہی اس ذرہ بیمقدار قربیت یافتہ علماء نامدار
نی ان دو کتابوں مذکور مین سی حتی المقدور اکثر اور اغلب صحیح اور قوی روایتوں کو استخراج اور انتخاب
کیا ہی اور وہ روایتیں کہ مخالف مذہب اہل حق کی ہین اونمین سے ایک بہی نہیں تحریر کی الغرض اس
مختصر کی صحیح اور معتبر ہونمین اس سراپا قصور نی نہیں تقصیر کی اور اس کتاب کو اوپر دس باب کے
کہ ہر ایک کا نام مخزن رکہا مشتمل کیا اور ہر مخزن کو اوپر فصول اور فوائد کی منضمن کیا اور نام اس کا **دہ مخزن**
رکہا امید قوی جناب ایزدی سی ہے کہ یہہ کتاب مقبول جناب رسول کی ہووی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور
پسند خاطر اولاد بتول کی ہووی علیہم التحیۃ والرضوان وعلی المولف الرحمۃ والغفران فقط

مخزن پہلا بیچ ذکر خیر جناب رسالت مآب شفیع المذنبین سید المرسلین احمد مجتبی حضرت محمد
مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی ✣ ارباب سیر اور اصحاب ماہر روایات معتبرہ صحیحہ قویہ لکہتی ہین

کہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ والہ وسلم کہ بعد اللہ تعالی کی بزرگی اور خصیم
ہی عرب کی قوم مین سی ہین اور اولاد حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی سی صلوۃ اللہ علی نبینا وعلیہ
اور قریشی ہاشمی ہین اسواسطی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی داداؤن کی سلسلہ مین
ایک شخص ہی کہ نام اوسکا نضر ہی ساتہہ نون اور ضاد نقطہ دار کی اور لقب اوسکا قریش
ہی پس جو کہ اوسکے اولاد مین ہین اونکو قریش کہتی ہین اور لغت مین قریش ایک جانور کا نام ہی
کہ وہ سمندر مین ہوتا ہی سمندر کی سب جانورون سی بڑا ہی پس جو کہ نضر بیچ قوم اپنے
کے سب سی امتیاز رکہتا تہا بیچ بزرگی کی اور بڑی ہونی مرتبہ اور قدر کی اور منزلت
کے اسلیئے لقب رکہا گیا ساتہہ قریش کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے دادا کی باپ کا نام ہاشم ہی پس اسوسطی آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو
محمد عربی قریشی ہاشمی کہتی ہین صلے اللہ علیہ والہ وسلم اور آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا
نسب اسطرح ہی اسمین کچھہ خلاف نہین کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کی اولاد مین سی ایک شخص
ہی کہ نام اوسکا ہی عدنان اوسکا بیٹا معد اوسکا بیٹا نزار اوسکا بیٹا مضر اوسکا بیٹا الیاس اوسکا
بیٹا مدرکہ اوسکا بیٹا خزیمہ اوسکا بیٹا کنانہ اوسکا بیٹا نضر اوسکا بیٹا مالک اوسکا بیٹا فہر اوسکا بیٹا
غالب اوسکا بیٹا لوی اوسکا بیٹا کعب اوسکا بیٹا مرہ اوسکا بیٹا کلاب اوسکا بیٹا قصی اوسکا بیٹا
عبد مناف اور عبد مناف کی گہر ایک وقت اور ایک ساعت دو لڑکی جوڑوان پیدا ہوئی اور پیشانی
ایک کے دوسری کی پیشانی سی جڑی ہوئی تہی اور چمٹی ہوئی تہے ہر چند جدا کرتی تہی اور چہڑاتے تہی جدا
ہوتی تہی اور نہ چہوٹتی تہی آخر کو اونکی پیشانیونکو تلوار سے جدا کیا اور ایک کا نام ہاشم اور دوسرے کا نام عبد شمس کہا
ایک عقلمند نی عرب مین سے یہہ ماجرا سنکر کہا کہ لائق یون تہا کہ پیشانیون کو اور چیز سے جدا کرتی تلوار سے جدا نکرتی اب جو
تلوار سے جدا کیا ہی چاہئی کہ ہمیشہ انمین اور اونکی اولاد مین تلوار چلتی رہی اور آپسمین لڑائی اور جہگڑا ہوتا رہی اور جیسا کہ اوس عقلمند نی

کہا تہا خدا تعالی کی قدرت سی ویساہی درپیش آیا چنانچہ وہ معاملہ کہ درمیان حضرت امام حسین علی نبینا و
علیہ السلام کی اور یزید مردود کی ہوا گویا اثر اون پیشانیون کی جدا کرنی کا تہا کہ حضرت امام برحق
ہاشم کی اولاد مین ہین اور یزید بنی اُمیہ سی ہی کہ عبد شمس کی اولاد سی ہی اور عبد مناف کا بیٹا ہاشم اور
اوسکا بیٹا عبد المطلب اور اوسکا بیٹا عبد اللہ پدر بزرگوار حضرت محمد رسول اللہ کا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم اور یہہ عبد اللہ ساتہہ کمال حسب اور جمال نسب کی اور لطف گفتار کی اور حسن کردار کی
قریشی جوانون سی امتیاز رکہتا تہا اور بسبب نور محمدی کی کہ اوسکی پیشانی مین جہلکتا تہا نہایت خوبصورت
اور زیبا طلعت تہا کہ اپنی عہد مین یوسف ثانی بلکہ خوش منظر اوس سی بہی زیادہ تر تہا اور عورتین پریزاد
چہرہ اور حور پیکر اور ناہید وش اور خورشید منظر عرب کی شیفتہ جمال اور طالب وصال اوسکی کی ہو رہتی
تہین اور اوسکی عشق اور محبت کی دریا مین بی اختیار اپنی تئین ڈبوتی تہین اور عبد اللہ ساتہہ توفیق
ربانی اور تائید سبحانی کی اون شوخ چشمون سی احتراز کرتا تہا اور دامن پارسائی کو حرام کی پلیدی سی
نہ بہرتا تہا القصہ عبد اللہ کا بیاہ ساتہہ آمنہ کی کہ نہایت خوبصورت اور پاکیزہ طینت تہی موافق
درخواست وہب بن عبد مناف کی کہ باپ آمنہ کا ہی اور نسب آمنہ کا یہہ ہی کہ وہ بیٹی وہب کی
اور وہ بیٹا عبد مناف ثانی کا اور وہ بیٹا زہرہ کا اور وہ بیٹا کلاب کا پس نسب اوسکا ساتہہ
نسب عبد اللہ کی بیچ کلاب کی جا کر ملتا ہی اور یہہ عروسی اور دامادی بیچ مکہ شریف کی نسبت بہت
ماتمون کا ہو گئی کہ قریب دو سو عورتون کی افسوس اور حسرت کہا کر مر گئین اور بہت سی بیچ بیابان غم کی سرگرم
اور شکر گفتار سوز عشق اور محبت عبد اللہ کی سی اور درد جدائی سی بیمار اور زار و نزار
ہو گئین اور عبد اللہ کی نو بہائی اور چہہ بہنین تہین الغرض عبد المطلب کی دس بیٹی مین پانچ
مشہور ہین ایک عبد اللہ باپ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دوسری حمزہ تیسری
عباس چوتہی ابو طالب پانچوان ابو لہب بڑا کافر ہوا اور بالاتفاق اوپر کفر کی موا فصل

فصل جاننا چاہئی کہ جس رات بی بی آمنہ کو حمل رہا اور نور محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم عبد اللہ کی پیشانی
سی جدا ہوکر آمنہ کی شکم مین جلوہ گر ہوا اوس رات آسمانون کی فرشتون کو فرحت تازہ اور خوشنودی بی اندازہ
حاصل ہوئی اور جبرئیل علیہ السلام اوپر کعبہ کی کوٹھی کی نازل ہوئی اور تخت پر بیٹھی اور تمام زمین کے طرفون مین
بشارت اور خوش خبری ہوائی کہ نور محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کا بیچ آمنہ کے آیا تو بہترین خلق کا اوس سے
پیدا ہوگا اور اوس کی امت سب امتون سے بہتر ہوگی اور اوس رات تخت شیطان کا اوندھا
ہوگیا اور چالیس رات دن وہ ملعون پڑا رہا اور جنگلون مین لوٹتا پیٹتا پہرا یہان تک کہ سیاہ اور سوختہ ہوگیا پہر وہ ملعون
کوہ بوقبیس پر چڑہا اور چلایا اور بہت اوسنی فریاد کی اور شور مچایا یہان تک کہ تمام اولاد اور ذریت اوس کے
جمع ہوئی اور سبنے اوس سے پوچھا کہ سبب اس فریاد و زاری کا کیا ہی اوس مردودنی کہا ای فرزندون یقینی
یہہ بات ہی جانو کہ ہلاکت ہماری ثابت ہوئی اور سب شیاطین ذلیل اور خوار ہوئی کہ محمد بن عبد اللہ صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نے بیچ شکم آمنہ کی قرار پکڑا کہ شرف اولین اور آخرین کا ہی بتون کو توڑیگا بدعتون کو باطل
کریگا شراب کو اور جوئی کو حرام کریگا خبرین آسمان کی ہم پاس آنی موقوف ہوجاوینگے اور وہ
عدل اور انصاف کریگا ظلم کی بنیاد ڈہاویگا زمین کو ساتہہ مسجدون کی زینت دیگا ساری دنیا
مین دین توحید کا ظاہر کریگا امت اوسکی سب امتون سی بہتر ہوگی شرک نہ کریگی اور علی ہذا القیاس
کہ اوس ملعون نی کہا اور بہت افسوس کیا ابن عباس سی روایت ہے اوس رات کہ حقیقت
محمدی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ساتہہ ذات آمنہ کے متصل اور ملنی والی ہوئی تمام عرب کے کاہنون
نی کہ غیب سے خبرین کہتی تہی اوپر اس حال کی مطلع ہوکر آپس مین اسبات کے پیغام بہیجی اور اطلاع
کرین اور بیچ شرق اور غرب کے سب جانورون پرند اور چرندنے اور دریائی اور صحرائی نے اپنی
ہمجنسون کو بشارتین دین اور خبرین کہین کہ اب وہ وقت آیا کہ دنیا ساتہہ نور محمد ابو القاسم
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی نورانی و روشن ہوگا اور جانور قریش کی گویا ہوئی اور یہہ بولی

بولے کہ ما محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتہہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حاملہ ہوئی کہ وہ امانت دار زمین اور
چراغ اور روشنی بخشنی والا زمانہ کا ہوگا اور ایک روایت یہہ ہے کہ اوس رات کی صبح کو تمام بت ساری
جہان کی سرنگون اور اوندہی ہوگئے تہی اور تخت ابلیس کا اوندہا پڑا تہا اور تخت سب بادشاہون
کی اوندہی ہوگئے تہی اور زبان بادشاہون کی اور حکم کرنیوالون سرداران کی گونگی ہوگئے تہی کہ
کلام نہ کرسکتے تہی القصہ بی بی امنہ حاملہ تہین کہ عبد المطلب نے عبد اللہ کو درا ثناء حمل کے واسطی
تجارت کے ملک شام کی طرف بہیجا عبد اللہ شام سی پہر کر آتی تہی کہ مدینہ مین داخل ہوکر بیمار ہوی
اپنی باپ کی قرابتون مین چند روز رہکر وفات پائی اور وہین دفن کئے گئی اور وہین
اون کی قبر ہوئے یہہ خبر امنہ کو اور عبد المطلب کو اور سب تنئے قبیلہ کو پہونچی ملال بسیار اور غم
بیشمار بیچ خاطرون سب کے راہ پانیوالا ہوا اور عمر عبد اللہ کی پچیس برس کی ہوئی تہے کہ موت نے
اوس کے وجود کی محل کو ڈہایا اور انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہنوز شکم مادر مین تشریف فرما
تہی خلوتخانہ شکم سی بیچ صحن صحرائی دنیا کی خرامیدہ نہ ہوئی تہے

مثنوی ہندی

ملک دنیا سرای فانی ہے　وہم باطل یہہ زندگانی ہے　کوئی دنیا مین خوبصورت جو
اگرچہ جورو پری کی صورت ہو　موت اوسکا نگار توڑی ہی　جب وہ توڑی تو کون جوڑی ہے
گل گلزار ہی گرچہ بہار　اوس کی درپی ہی یہ خزان کا خار　نہ رہا آہ یوسف کنعان
مرگئی اور لاکہا خوبان　نہ کسیکی بہار ہے باقی　نہ محافل نہ مطرب و ساقی
اوہہ گئے یار یادگار رہے　جان اس غم مین بیقرار رہی　غم جدائی کا سخت تر ہی وصال
کس سے ہووی بیان اس کا حال

فصل

جاننا چاہیے کہ بعد وفات عبد اللہ کی اندک مدت
مین نشانیان حقیقی آپ کی امنہ کو درپیش آئین ما جس روز کہ صبح کو انحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا
ہوئے اوس رات مین عجائب اور غرائب امنہ نی دیکہی اگر وہ سب بیان کئی جاوین تو کتاب

بہت بڑی ہو جاوی اسواسطی بعضے بعضے بات بطریق اختصار کی لکہی جاتی ہی چنانچہ آمنہ نے کہ مین اپنی گہر کو روشن
دیکہا اور بوقت تشنگی کی پردۂ غیب سے دودہ ظاہر ہوا اور وہ اودسنے پیا کہ شہد سی زیادہ میٹہا تہا اور
اور فرشتونکو دیکہا کہ ہوا مین استادہ ہین اور کہڑی ہین چہاگلین چاندی کے ہاتہون مین لئی ہوئی اور حورونکو
دیکہا اپنی پاس بیٹہی ہوئی اوسکو حیرت تہی کہ یہہ مرد اور عورتین کون ہین اور کہانسی ائی ہین اور دیکہا
کہ حجاب سب اوٹہہ گئی ہین اور مشرق سی تا مغرب سب معلوم ہوتا ہی اور دیکہا جسوقت محمد صلے اللہ
علیہ والہ وسلم پیدا ہوی پیدا ہوتی ہی سجدہ کیا اور ہات آسمان کیطرف اوٹہائی واسطی دعا کے
اور ہاتف غیبی کی ندا آئی کہ ای آمنہ اسکا نام محمد رکہہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم **فایدہ** جاہی جانا کہ
بعضے روایات سی ثابت ہوتا ہی کہ جسکا نام احمد یا محمود یا محمد ہوتا ہی وہ دوزخ مین وہ نہین پڑتا
اور جسکا نام ان تین نامون سی ہووی یا عبد اللہ ہووی اوسکے گہر مین فقر اور فاقہ نہین آتا اور
جو کہ اپنی فرزند کا نام محمد یا احمد رکہی بجہت دوستی محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی وہ شخص بہی اور
اوسکا فرزند ساتہہ انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی بیچ بہشت کی داخل ہوتا ہی اور جو مومن کہ
فرزند اپنی کا نام محمد رکہتا ہی اور اوسکو پکارتا ہی یا محمد کہہ کر تمام فرشتے حامل عرش کی کہتی ہین لبیک
یا ولی اللہ اور بعد اوسکی کہتی ہین بشارت ہو تجکو یا ولی اللہ کہ تو ہمارا شریک ہی بیچ طاعات
اور عبادات کی یعنی حق تعالی اوسکو دن قیامت کی ثواب حاملان عرش کا دیویگا اور جو کہ اپنی فرزند
کا نام محمد رکہتا ہی اوس فرزند کی عمر دراز ہوتی ہی اور اوسکے نسل مین برکت ہوتی ہی اور اوس رات
مین عبد المطلب نی اور بوقت ولادت انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دائی نی عجایب اور
اور غرائب مشاہدہ کئی اور دیکہی کہ قلم رقم اونکی سی عاجز ہی القصہ بیالیس برس نوشیروان کے حکومت
کو ہوئی تہی کہ انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم پیدا ہوی الغرض نوشیروان کی عہد حکومت مین آپ متولد ہوے
ہین اور بیچ پیغمبری عیسی علے نبینا و علیہ السلام کے اور پیدا ہونی انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی چہہ سو برس ہوتی ہین الغرض

جسدن کہ اصحاب فیل کہ کعبہ ڈہانی کو فوجین لیکر آئی تہی اور حق تعالی نی انکو ابابیل کی ہاتہہ سے
ہلاک کیا اوس سی پچاس اور پانچ دن کی بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم پیدا ہوئے اور
جسوقت کہ پیدا ہوئی تمام عالم مین عجیب عجیب نشانیان ظاہر ہوئین چنانچہ ایک یہہ ہی کہ نوشیروان
کی محل کو شدت سی لرزہ ہوا کہ کنگرہ اوسکے محل کی گر گئی اور حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم ربیع الاول کی
گیارہوین تاریخ دوشنبہ کی یعنی پیر کی رات کو دو یا دوشنبہ کی صبح کو پیدا ہوئی اور وہ گہر کہ جسمین
پیدا ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم مکہ کی ساتہہ سرای محمد ابن یوسف کی مشہور ہی [illegible]
کی کوچہ مین بیچ بنی ہاشم کی اور لوگ اوس گہر کی زیارت کرتی ہین اور اوس سی برکت لیتی ہین
القصہ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم پیدا ہوئی آمنہ نی شیر اپنا پلایا پہر ثوبیہ نی پلایا پہر حلیمہ
پلاتی رہی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی دو دایہ ہین ثوبیہ اور حلیمہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
والہ وسلم نی بزیر عاطفت عبد المطلب کے کہ دادا آپ کی ہین اور آمنہ کی کہ والدہ آپکی ہین پرورش پائی
یہان تک کہ چہہ برس کی عمر کو پہنچی اور ان چہہ برس مین بیشمار کرامتین اور عجایب باتین وجود مبارک سے
ظاہر ہوتی رہین کہ اکثر تاریخ کی کتابون مین لکہی ہین الغرض چہٹا برس تہا آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے
عمر کا کہ آمنہ اوس خلاصۂ آسمان و زمین کو اور نقاوۂ مکان و مکین کو یعنی سید المرسلین شفیع المذنبین کو
صلی اللہ علیہ والہ وسلم ساتہہ اپنی لیکر واسطے ملنی خویش و قبیلہ کی بیچ مدینہ کی گئی بعد چند مدت کے مدینہ سے مکہ کو چلی اثنای راہ
مین جبکہ منزل ابوا مین پہنچی بیمار ہوئی اور جان اپنی خدا کریم کے حوالہ کی اور وہین دفن کی گئی اور آجتک اوسکی قبر موجود ہے
پس بی بی ام ایمن اوس دریتیم کو یعنی رسول کریم کو مکہ مین لائے اور عبد المطلب کے سپرد کیا عبد المطلب بیچ تربیت اور تعظیم اور تبجیل
آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی جان و دل سی رات دن مشغول رہتا تہا جبکہ عمر حضرت خیر البشر سرور بحر و بر [illegible] برس کی ہوئی تب
اٹہوین برس عبد المطلب پر مرض غالب آیا عبد المطلب نے حضرت محمد کو صلی اللہ علیہ والہ وسلم ابوطالب کے سپرد کیا اور بہت وصیتین اور نصیحتین کین
حقیقی دین اور حضرت کو اپنے سی بہتر سمجہنی لگا اور بہت پیار کیا اور فرزند کا سا [illegible] جانے کا [illegible] رحلت کی عمر عبد المطلب کی [illegible] ہوئی

فصل جاہئی جاننا کہ حضرت نے آٹہوین برس عبد المطلب سے جدائی پاکر تا قریب زمانہ ہجرت کے بیچ
دامن حمایت ابو طالب کے پرورش پائی اور تربیت اوٹہائی اور گذارہ اپنا کیا اور اوسی برس
یعنی آٹہوان برس تہا حضرت کی عمر کا کہ بادشاہ نوشیروان کی وفات ہوئی اور اوسکا بیٹا ہرمز
بادشاہ ہوا اور حاتم طائی بہی اوسی برس موا اور جب کہ حضرت پچیس[۲۵] برس کے ہوئے ابو طالب نے عقد
نکاح حضرت کا ساتہہ خدیجہ بنت خویلد کی کیا کہ ساتہہ کثرت مال کی اور حسن و جمال کی اور عقل اور کمال
کی قریش کی عورتون پر فضیلت رکہتی تہین اور اکثر قریش کی سردارون کی پیغام اوسنی رد کردئی
تہی اور اوس دنی بہا یعنی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم خود مائل ہوئے تہے **فائدہ** جاننا
چاہئی کہ جب حضرت تیس[۳۰] برس کے ہوئی حضرت شاہ مردان شیر یزدان اسد اللہ الغالب علی ابن
ابی طالب کرم اللہ وجہہ ابو طالب کے گہر پیدا ہوئی تیرہوین[۱۳] تاریخ رجب کے جمعہ کے دن اور حقیقت آپکی
پیدا ہونیکی یہہ ہے کہ فاطمہ بنت اسد کو کہ والدہ شریفہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے ہاین نو مہینی حمل کو ہوئے
تہی کہ واسطہ طواف کعبہ شریفہ کی کعبہ مین آئین طواف کر رہین تہین کہ دردزہ کا اوٹہا اور وہ خانہ
کعبہ کے اندر پوشیدہ ہوگئین اور عین خانہ کعبہ مین حضرت شاہ پیدا ہوئی سوائی حضرت شاہ کی کسی
کو یہہ شرف نہین ہوا کہ سوا اون کے اونسی پہلی اور اون سی پیچہی کوئی خانہ کعبہ مین پیدا نہین ہوا بعد اوسکے
حضرت فاطمہ بنت اسد اوس گوہر صدف ایزدی کو لیکر اپنی گہر آئین اور ابو طالب کو بشارت
دی ابو طالب نی زید نام رکہا اور فاطمہ نے اسد اور آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نی تشریف لاکر علی
نام رکہا اور ہنوز حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے پستان مادر سی نہ پیا تہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم ابو طالب کے گہر رونق افزا ہوئے تہی اور نزدیک علی کی پنگوڑی کی گئے کہ فاطمہ نے
کہا ای فرزند دلیرانہ اس طفل پاس مت جا کہ اس شیر خصلت نے منہہ باپ کا اور
چہرہ دایا کا اپنے پنجی سی چیل ڈالا ہی مبادا کہ تجہسے گستاخی کرے آپنی فرمایا کہ مجہسے

ذکر ولادت حضرت علی کرم اللہ وجہہ

مجھہ سی ایسا کام نہ کریگا جسوقت آپ پنگوری کی نزدیک ہوی مرتضے علی سوتی تہی کہ جو ہین بوی کستوری و
عنبر ہین سرور عالم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دماغ مین اونکی مشام مین پہنچی ووہین آنکہین کہول دین اور نظر اوپر جمال
جہان آرای سید کائنات افضل المخلوقات کی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم ڈالی اور بہت ہنسی حضرت نی انکو گہوارے
مین سی اوٹہا کر اپنی گود مین لٹایا اور منہہ اپنا اونکی منہہ پر رکہا اور زبان اپنی اونکی دہن مین داخل کی کہ حضرت علی
نی دیر تک وہ زبان مبارک چوسی بعدہ اوسکی دودہ کا پیا اور حضرت علی کی دو بہای اور تہی ایک حضرت عقیل
اور دوسری حضرت جعفر لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حضرت علی کی تربیت بہت فرماتی تہی اور اپنی بغل
اور کنار مبارک مین پرورش کرتی تہی جبکہ حضرت علی پانچ برس کی عمر کو پہنچی قحط اور خشک سالی مکہ مین واقع ہوئی
اور قریش مین تنگی اور بی برگی نمودار ہوی ابوطالب کہ عیالدار تہی بہت حیران و پریشان ہوئی حضرت
عباس نی کہ چچا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی اور بہائی ابوطالب کی تہی جعفر کو اپنی پاس رکہا اور غور اور
پرداخت اونکی کی ابوطالب سبکبار ہوئی اور عقیل ابوطالب کی پاس رہی اور حضرت علی کو آنحضرت صلی اللہ
علیہ و آلہ وسلم نی اپنی کفالت مین پرورش فرمائی اور حضرت علی ہمیشہ آپکی خدمت مین رہی اور جبکہ عمر آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی پینتیس برسکو پہنچی حضرت فاطمہ سلام اللہ علی محمد وعلیہا حضرت خدیجہ سی پیدا ہوئین
طاہر مطہر یعنی پاک و پاکیزہ اور جسوقت کہ پیدا ہوئین ایک نور اونمین سے چمکا کہ اوس نور نی مکہ کی سب
گہرون کو گہیر لیا بلکہ وہ نور مشرق سی مغرب تک پہنچا اور جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اٹہتیس برس کی
عمر کو پہنچی آواز غیب سی سننی لگی اور روشنائیان اور نور دیکہنی لگی لکہا ہی کہ قریب زمانہ رسالت کی
آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو درختون اور پتہرون سے آواز آتی تہی کہ السلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم اور راہ مین آواز کسی شخص کی سنتی کہ کہتا یا محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پہر جو نگاہ کرتی کوئی معلوم ہوتا
اور نور الہی اسقدر آپکی دل روشن پر چہایا تہا کہ آثار ماسوی اللہ کی خاطر مبارک سی محو ہو گئی
تہی اور محبت حقتعالی کی یہانتک اوپر طبیعت ہمایون کی غالب آئی تہی کہ تمام اغیار سی گوشہ

نشان نہ رہا تہا اور اختلاط اور ملنا جلنا خلق سے موقوف ہو گیا تہا چنانچہ عقل مند عرب کے کہتی تہی کہ محمد صلی اللہ
علیہ واله وسلم کہین عاشق ہو گیا ہے پس آنحضرت کو خبر دی کہ ایک پہاڑ پر کئی کئی دن جا کر تشریف رکہتی تہی اور اللہ تعالی کے
یاد اور عبادت کرتی تہی کبہی کبہی حضرت خدیجہ کی حجرے مین آکر توشہ کچہہ غذا کی واسطے لیجاتی تہی بالجملہ وہ
سرور کون و مکان فخر زمن و زمان مدتون تک اس روش سے گلشن عبودیت کو ساتہہ آب اخلاص کی سرسبز
اور شاداب کرتی تہی اور کوہر شب چراغ عرفان کو بیچ شب ظلمانی اور روز نورانی کی بیچ مخزن باطن کے
روشن رکہتی تہی یہانتک قلب روشن اونکا مورد آیات الہی کا ہوا اور خاطر مبارک اونکی محل ودیعت
اسرار بادشاہی کی ہوئی روح الامین نی گوش ہوش ہمایون کو ساتہہ گوہر الفاظ اور کلمات قرانی کے
زینت دی اور سینہ بی کینہ مبارک کو ساتہہ علوم لدنی کی اور رموز آسمانی کی نمودار لوح کا کیا آفتاب
نبوت کا مطلع بطحا سے طالع ہوا اور کوکب رسالت کا درہ کوہ حرا سے شارق ہوا

فصل

جاننا چاہیے کہ جب عمر آنحضرت کی صلی اللہ علیہ واله وسلم چالیس برس کے ہوئی اور اکتالیسوان
برس شروع ہوا اور دوشنبہ کو یعنی پیر کا دن تہا اور تاریخ سترہوین کے تہی کہ جبرئیل امین کوہ حرا پر آنحضرت
صلی اللہ علیہ واله وسلم کو دکہلائی دئی اور صورت اقرا کی سکہائی اور اپنا پاشنہ زمین پر مارا کہ
چشمہ پانی کا اوس سے پیدا ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ واله وسلم کو وضو کرنا اور نماز پڑہنی سکہائے اور تب آنحضرت
صلی اللہ علیہ واله وسلم کوہ حرا سے کہ محل مبارک مین تشریف فرما ہوئی حضرت خدیجہ ایمان لائین اور
دوسری دن حضرت علی کرم اللہ وجہہ کہ دس برس کے تہی ایمان لائی اور آنحضرت صلی اللہ کی ساتہہ نماز
پڑہتی رہی القصہ تین برس آنحضرت صلی اللہ علیہ واله وسلم لوگون کو پوشیدہ دعوت اسلام کرتی
رہی اور ہدایت فرماتی رہی بعد اوسکے موافق حکم الہی کی آشکارا اور ظاہر دعوت اسلام کی
اور قبول کرنی احکام شریعت کی کرنی لگی قریش متفق ہوئے کوئی آنحضرت کو صلی اللہ علیہ واله وسلم دیوانہ
کہتا تہا اور کوئی جادوگر اور ساحر بتاتا تہا اور ابولہب اور قوم آنحضرت صلی اللہ علیہ واله وسلم کو رنج

اور اذیت گوناگون پہنچاتی تہی اور جو لوگ مسلمان ہوگئی تہی نہایت عاجز اور مغلوب ہو رہی تہی اور غلبہ
کافرون کا حد سی زیادہ تہا اور کافر مسلمانون کو بہت ستاتی تہی مارنی سی اور گالیان دینی سی اور
ارادہ قتل کرنی مسلمانون کا مصمم کرتی تہی لیکن حفاظت حق تعالی کی آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم
کی اور مسلمانون کی شامل حال تہی اور جبکہ پچاس برس آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی عمر کی گذر گئے
اور دسوان برس ہوا رسالت اور پیغمبری کو ابو طالب نے اس جہان فانی سے طرف دار جاودانی کے
رحلت کی اور تین دن بعد ابو طالب کے وفات سی حضرت خدیجہ قید خانہ دنیا کو چہوڑ کر روضہ رضوان
مین رونق افزا ہوئین آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کو غم و الم سخت لاحق ہوا کہ محل شریف سی بہی
باہر بہی کم تشریف لاتی تہی اور بارہوان برس تہا پیغمبری کو اور باون برس کے آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ
وسلم کی عمر تہی کہ اوس جناب کو معراج ہوئی اور جبکہ ترپن برس کے عمر آنحضرت صلی علیہ واٰلہ وسلم کی ہوئے
اور تیروان برس ہوا پیغمبری کو ساتہہ حکم الہی کی حضرت مکہ کو چہوڑ کر مدینہ مین تشریف لائی اور وہین اقامت
اور رہنا مقرر کیا اور اصحاب حضرت کی بہی مدینہ مین آئی کہ اونکو مہاجرین کہتی ہین اسواسطی کہ انہون نے
آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے ساتہہ ہجرت کی یعنی اپنی وطن کو کہ مکہ تہا چہوڑا اور مدینہ والون اصحاب
کو انصار کہتی ہین کہ اونہون نی نصرت یعنی مدد آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی کیے ہی اور جب کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم مدینہ مین تشریف لائی ترقی اسلام کی بہت ہوئی اور ملکون مین دین نبی
نی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم شہرت پائی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے اور کافرون کی درمیان
جنگ اور لڑائیان بہت درپیش آئین اور نشان حضرت مرتضی علی کی پاس رہا اور اکثر فتح حضرت
شاہ اسد اللہ کی ہاتہہ ہوتی رہی اور جس برس کہ حضرت مدینہ مین تشریف لائی اوسی سال ہجرت کہتی ہین
اور برسون کا حساب اوسی سال سی لیتی ہین چنانچہ اب کہ یہہ کتاب لکہی جاتی ہی سال ہجرت کی بارہ سو
اور پچاس مین ہا پہلا ہیچ سال اول کے ہجرت سے مدینہ مین حضرت نی مسجد بنوائی اور درمیان مہاجرین

اور انصار کی عقد مواخات کیا یعنی ایک شخص کو ایک کا بہائی کیا اور آپسمین بہائی چارہ ٹہرایا لیکن
حضرت علی کو کسی کا بہائی کیا حضرت علی نے عرض کی کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم آپ نے یارون کی
عقد برادری کا باندہا لیکن میری واسطی کوئی بہائی مقرب نہ کیا میرا بہائی کونسا ہی آپ فرما دیجئے
حضرت نی فرمایا انت اخی فی الدنیا والاخرۃ یعنی تو بہای میرا ہی دنیا مین اور اخرت مین **مخزن**
دوسرا بیچ ذکر نکاح حضرت علی کی ساتہہ حضرت فاطمہ کی علیہم التحیۃ والرضوان اور بیچ ذکر پیدایش
حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کی علی انبیاء و علیہما السلام ارباب سیر نے لکہا ہی کہ بیچ سال دوم
کے ہجرت سی رجب کے مہنی مین نکاح حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا ساتہہ حضرت فاطمہ کے ہوا عمر حضرت
فاطمہ کی اٹہارہ برس کی اور حضرت علی اکیس برس ادیا نچ مہینی کی تہی کہ نکاح ہوا **روایت** ہے
کہ حضرت علی نے فرمایا کہ چاہا مین نی کہ خواستکاری کرون مین یعنی طلب اوسکے نکاح کی اپنی ساتہہ کرون
پہر اندیشہ کیا مین نے کہ مال کچہہ نہین میری پاس کیونکر اس امر کو درپیش لاون پہر قرابت پر اور صلہ رحم پر نظر
کرکر نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی گیا مین اور سلام کیا مین نی اور زبان سی کچہہ نکہا
مین نی کہ حضرت نی جواب سلام کا دیکر فرمایا اے علی حاجت تیری کیا ہی مین نی فاطمہ کی خواستگاری
کے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی فرمایا مرحبا و اہلا اور کچہہ نہ فرمایا مین حضور مقدس سے باہر آیا قوم
انصار نی مجہہ سی پوچہا کہ تیری خواستگاری حضرت نی قبول کی مین نی اونکی جواب مین کہا کہ مین نہین
جانتا مگر حضرت نی اسقدر فرمایا مرحبا و اہلا انصار نی کہا کفایت کرتی ہی یہہ بات مرحبا کے یہہ معنی ہین کہ
راحت دی تجہے اور اہلا سی یہہ مراد ہی کہ اہل دی یعنی بی بی دی تجہی **روایت** ہی کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی حضرت علی سی کہا کہ مہر کی واسطی تیری پاس کیا ہی حضرت علی نی عرض کی کہ میرے پاس
ایسی چیز نہین کہ جو لاتی مہر فاطمہ کی ہو وی **ایک روایت** یہہ ہی کہ حضرت علی نے کہا ایک زرہ میرے پاس ہے اور
ایک گہوڑا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ گہوڑا تجکو ضرور ہی لیکن زرہ کو بیچ ڈال اور اوسکے

اوسکی قیمت کو مہر فاطمہ کا کر حضرت علی اوس زرہ کو چار سو اسی درم کو بیچ کردہ درم اپنی چادر کے
کونی مین باندہ کر حضرت کے روبرو لائی اور بیچ نظر حضرت کی زمین اخلاص پر رکہی حضرت نی فرمایا
کہ یہہ کتنی درم ہین حضرت علی نی کچہہ جواب نہ دیا گویا اوس مال قلیل کو حقیر سمجہہ کر کچہہ نہ کہا آنحضرت صلی اللہ
علیہ واٰلہ وسلم نی ایک مٹہی اون درہمون سی لیکر بلال کو دی کہ واسطی فاطمہ کی بیچ تیاری بوئے
خوش کی صرف کری پہر آپ نی اُم سلیم سی فرمایا کہ باقی مین جہیز فاطمہ کا تیار کری جہیز جو کہ تیار ہوا تہا سو وہ
یہہ ہی دو جامہ بُرد ایک لوئی ایک قدح ایک چکی ایک چہلنی دو تہلیان ایک مشک پانی کے
ایک آبخورہ دو نہالی کتان کی ہوئی چار توشک دو مین ریشہ کہجور کے درخت کی بہری ہوئے
اور دو مین اُون بہری تہی اور ایک تکیہ بعضون نی لکہا ہی کہ دو بازو بند چاندی کی بہی تہے واللہ اعلم
بالصواب **روایت** انس ابن مالک سی ہی رضی اللہ تعالی عنہ کہ کہا اونہون نے کہ مین بیٹہا تہا
پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی پاس کہ آثار وحی کی بیچ بشرہ مبارک حضرت کی ظاہر ہوئے
جب دور ہوچکی حضرت نی فرمایا ای انس جانتا ہے تو کہ جبرئیل امین خدا کی پاس سے کیا پیغام میرے پاس لایا
مین نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم باپ اور ماں میرے فدا تجہہ پر ہو جیو کیا پیغام لایا فرمایا حضرت نے
فرمایا یہہ پیغام لایا حق تعالی فرماتا ہی کہ ای محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم فاطمہ کا نکاح علی کے ساتہہ کر دیے
ای انس تو جا اور ابو بکر اور عمر اور عثمان اور طلحہ و زبیر کو اور جماعت انصار کو کہہ کہ تمکو رسول خدا صلی
اللہ علیہ واٰلہ وسلم بلاتا ہی مین موجب فرمودہ حضرت کے سب کو بلا لایا جب سب جمع ہوئی اور علی نہ تہے
حاضر ہوا حضرت نی خطبہ بلیغہ پڑہا کہ اوسمین حمد و ثنا خدای عز و جل کی تہی اور رغبت دلانے امر نکاح کی بہ
فرمایا کہ حقتعالی کا حکم میرے پاس پہنچا ہی کہ فاطمہ کا نکاح علی سی کر دے پس مین نے بموجب فرمودہ حقتعالی کے
فاطمہ علی کو دی ساتہہ زنی کی یعنی بی بی ہونے کی اور پر مہر چار سو مثقال چاندی کے ای علی تو اس پر
راضی ہوا علی نی کہا راضی ہوا مین پس آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نی دعاء خیر کی بیچ حق علی اور

فاطمہ کے اور فرمایا جمع اللہ شملکما جمع کری خدا پراگندی کو واسعد جدکما اور نیک کری بخت تمہارے
کو وبارک علیکما اور برکت نازل کری اوپر تمہاری واخرج منکما کثیرا طیبا اور پیدا کری تم دونو سے
اولاد بیشمار اور ذریت بسیار کہ وہ پاک اور پاکیزہ ہووی پہر لائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
طباق کہجورونکا اور پراگندہ کیا درمیان قوم سے کہ ہر ایک نے اونمین لیا میوا طی بعضے فقیہون کے نزدیک
مستحب ہی پراگندہ کرنا شکر اور بادام کا بیچ ضیافت نکاح کی

فصل

جاننا چاہئی کہ معارج النبوة
مین ام سلمہ کی **روایت** سی لکھا ہی کہ پہلی اس نکاح سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا
کہ ای علی تیری آنی سے پہلی حق تعالی نی ایک فرشتہ کو میری پاس بہیجا تہا کہ اوس فرشتہ کی بہت سے
منہہ اور بہت بازو اور بہت پرتہی اسنے آکر مجھکو سلام کیا اور مبارکباد دی اور کہا ای محمد صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم بشارت ہو تجھکو ساتہہ جمع ہونی پراگندگی کے اور پاک ہونی نسل کی مین نی اوس فرشتہ سے
پوچہا کہ یہہ مبارکباد کیسی اور پاک ہونا نسل کا کیا معنی رکہتا ہی کہا اوس فرشتہ نی کہ یا محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم مین ہون کہ موکل ہون ایک پایہ عرش کی پایون مین سی اور نام میرا اسطائیل ہی حق تعالے
نی میری تئین واسطی مبارکباد دینی کی تیرے خدمت مین بہیجا ہی اور اب میری پیچہی سی جبرئیل علیہ السلام
آتا ہی حقیقت مفصل وہ بیان کریگا اسطائیل یہہ بات ابہی کہہ رہا تہا کہ جبرئیل آیا اور سلام کیا اور نزدیک
لال حریر کا سفید جنت کی حریر سی ہمراہ اپنی لایا کہ اوسمین دو سطر نور کی لکہی ہوئین تہین پوچہا مین نے
کہ ای بہائی جبرئیل امین یا پہر مراد ونگین بہشت کی بہی لایا اور حضرت کو دین اور سونگہائین آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی پوچہا کہ سبب اسکا کیا ہی جبرئیل نی کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حقتعالے
نے تیری تئین سب خلق سی برگزیدہ اور پسندیدہ کیا ہی اور تیری واسطی ایک تیرا بہائی اور یار
اختیار اور مقرر کیا ہی تو فاطمہ اوسکو دی کہا مین نے یا اخی جبرئیل کون ہی وہ شخص کہ خلعت برادری کا
اوسکے قدپر درست آیا ہی جبرئیل نی کہا بہائی تیرا دین مین اور بیٹا چچا تیری کا ساتہہ یقین کے

امیر المومنین علی بن ابی طالب سی کرم اللہ وجہہ اور حقتعالی نی عقد نکاح اوسکا ساتھہ فاطمہ کے آسمان
پر منعقد کیا ساتھہ اوس وشکی کہ اول بہشتیون کو حکم کیا کہ سب آراستہ ہوین اور حور عین کو وحی بھیجی کہ
تو ساتھہ زیور اور گہنی کی اپنی زینت کرین اور طوبی کی درخت کو پیغام بہیجا کہ ساتھہ حلون بسیار کی
اور زیورون بیشمار کی باردار ہووی یعنی بجار پہلون کی جائی کہ تجہہ مین سی حلی اور زیور نکلین اور جہر پڑین
کہ مرصع ساتھہ موتیون کی اور یاقوت اور جواہر کی تا حور عین اپنی تئین آراستہ کرین پہر حق تعالے نی امر
فرمایا ملایکہ کرام کو یعنی بزرگ فرشتون کو کہ بیچ چوتہی آسمان کی نزدیک بیت المعمور کی جمع ہوون
اور اوس نور کی منبر کو کہ جسکا نام منبر کرامت ہی اور آدم صفی نی اوسپر خطبہ پڑہا ہی استادہ کرین
فرشتہ فرمودہ حق تعالی کا بجا لائی پہر حقتعالے نی وحی بہیجی راحیل فرشتہ کو کہ سب فرشتون مین فصیح اور
بلیغ اور شیرین کلام اور خوش گفتار ہی اور خوب صورت اور نیک سیرت ہی تا اوس منبر پر چڑہی
اور حمد ثنای حقتعالی کی آدا کری اور پڑہی وہ فرشتہ حکم بجالایا تمام فرشتی اوسکی آواز سی
لذت مین آگئی اور آسمان شوق ذوق سی جنبش مین بعد اوسکی خدا تعالی نی مجکو کہ مین جبرئیل ہون
وحی بہیجی کہ ای جبرئیل مین نی اپنی لونڈی کا نکاح کہ نام اوسکا فاطمہ بنت محمد ہی صلی اللہ علیہ والہ وسلم ساتھہ
غلام اپنی کی کہ نام اوسکا علی بن ابی طالب ہی عقد کیا اور بار ہا تو بہی فرشتون مین اس نکاح کو
عقد کر اور استوار کرین نی بہی کہ جبرئیل ہون موجب فرمانی خدا تعالی کی عقد نکاح ان دونون کا
بیچ جماعت فرشتون کی باندہا اور فرشتونکو گواہ کیا اور صورت اس عقد نکاح کی اوپر اس حریر کی
لکہی ہی اور گواہیان فرشتون کی اسپر کر دا ہین اور آپکی دکہانی کی واسطی لایا ہون مین اور
اب اس حریر کو لیجاؤ نگا مین اور اب موجب حکم الہی کی مشک کی مہر اسپر کر کر رضوان کو کہ داروغہ
بہشت کا ہی سونپون گا مین اور جبکہ عقد نکاح ہو چکا حق تعالی نی طوبی کو امر فرمایا تو حلی اور زیور نثار کئے
فرشتون اور حورون اور غلمان نی وہ اوٹہائے اور لگیی اور آپس مین اپنا اپنا فخر کرتی تہی

اور اونمین سی تحفہ تحایف انسمین بہیجتی رہین کی قیامت تک ایک روایت ہی کہ یہہ بہی جبرئیل
نی کہا جب یہہ عقد نکاح فرشتون مین ہو لیا بہشت سے کے درختون نی ایا پہر او رنوگین نثار کر
مین قدری تحفہ آپکی واسطی لایا ہون ایک روایت یہہ ہی کہ درخت طوبی نی رقعہ نثار کیے
موافق شمار اہل بیت کی دوستون کی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت سی قیامت تک ہونے
ہین اور ہونگی ہر رقعہ مین نام ایک دوست کا لکہا ہوا ہی خواہ وہ اہل بیت کا دوست مرد
یا عورت ہی اور ان فرشتونمین کہ حاضر تہے ایک ایک رقعہ اوٹہا لیا ہی اور اوسکو دنیا مت
تک اپنی پاس رکہی گا یہان تک کہ قیامت کی دن جسکے نام کا ہوگا اوسکو دیگا اور مضمون اون
رقعہ کا یہہ ہی کہ فلان مرد یا فلان عورت کہ محب اہل بیت ہی دوزخ کی اگ سی ازادی اور
لکہا ہی صواعق محرقہ مین جبرئیل کہتی ہین کہ بعد اسکے حق تعالی نی مجکو فرمایا کہ ای جبرئیل محمد صلی اللہ
علیہ واٰلہ وسلم کو تہنیت اور مبارکباد کر دی اور حکم میرا پہنچا دی کہ وہ دنیا مین بہی ان دونو کا
نکاح کریے اور فاطمہؑ اور علیؑ کو ساتہہ دو فرزند ارجمند کی کہ فاضلتر ہین ہنگی بیچ دنیا کی اور آخرت
بشارت دیوی آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نی علی سی یہہ بیان فرما کر جماعت مہاجرین اور انصار
کو بلوا کر عقد نکاح باندہا جس طرح سی کہ مذکور ہوا القصہ بعد نکاح کی آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم
نی اُم سلیم سے فرمایا کہ بیٹی میری کو علی کی گہر مین لیجا اور مین بہی عنقریب آتا ہون تا دونو کو باہم
دیکہون اُم سلیم حکم عالی بجا لائی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد ادا کرنی نماز عشا کے ایک کوزہ پانی
لیکر نزدیک دولہا اور دلہن کی تشریف لائی اور لعاب دہن مبارک کا اوس کوزہ مین ڈالا اور قل
اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس اور دعائین اور بہی پڑہ کر اوس پانی کو دم کر کر کہا اے
علی اس پانی مین سی پیے اور وضو کر اور ایک روایت یہہ ہی کہ حضرت نی وہ پانی اوپر
سر فاطمہ کی اور سینہ کے چہڑکا اور یہہ پڑہا اللہم انی اعیذہا بک وذریتہا من الشیطن الرجیم یا اللہ پناہ دیتا

دیتا ہون مین اوسکو ساتہہ تیری اور اوسکے اولاد کو شیطان راندی گئی سی پہر تہوڑا سا پانی ادیر
کوزہ مین سی علی کی سر پر اور درمیان دو شانون اوسکے کی چہڑکا اور کہا اللہم انی اعیذہ بک و ذریتہ
من الشیطن الرجیم اور ایک اور روایت یہہ ہی کہ حضرت نی کہا خداوندا یہہ دونون مجہہ
سی ہین اور مین اونسی ہون یعنی مین اور یہہ دونون ایک ہین کچہہ جدا نہین جیسی کہ دور کیا تو نے
مجہہ سی پلید کو اور پاک کیا تو نی مجکو ایسی پاک کر تو دونون کو پہر انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے
فرمایا علی اور فاطمہ کو کہ اوٹہو اور جاو اپنی سونی کیے جگہ حق تعالی پیوند دی اور الفت دی درمیان
تمہاری اور بیچ اولاد تمہاری کے اور جمع کری پراگندگی تمہاری کو دور پیدا کری تم سے اولاد
بہت پاک حضرت یہہ فرمایکر اوٹہی او جایا گہر سے باہر تشریف لاوین کہ حضرت خاتون قیامت
خلاصہ دودمان رسالت اشک ریز ہوئین اور رونی لگین پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام نی فرمایا کہ ای
بیٹی چہوتی میری کسی چیز تیری تئین زاری مین لائی تحقیق ایسی شخص کو مین نی تجہی دیا ہی اور ایسی
شخص سی تیرا نکاح کیا ہی کہ اسلام اوسکا سب سے پہلی اور علم اور حلم اوسکا سب سے زیادہ ہے
اور خلق اوسکا سب سے بہتر ہی اور عرفان اوسکا ساتہہ خدا تعالی کے سب سے زیادہ ہی **ایکروایت**
ہے کہ سید عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو فاطمہ کی رونی سے گمان ہوا کہ فاطمہ اسواسطے گریہ وزاری
کرتی ہی کہ علی مفلس ہے اسباب و مال کچہہ نہین رکہتا پس یہہ سمجہہ کر آپ نی فاطمہ سے فرمایا کہ ای جان پدر تیرے
مین نی تیری حق مین قصور نہین رکہا ایسی شخص کو تیرا شوہر اور خاوند کیا کہ بہترین اہل بیت میرے
کا ہی قسم ہی اوس شخص کے کہ جان میری بیچ دست قدرت اوسکے کی ہی کہ شوہر کیا مین نے تیرا
وہ شخص کہ سید اور سردار ہی دنیا مین اور تحقیق وہ آخرت مین البتہ صالح بندون سی ہی اور ایک
روایت یہہ ہی کہ حضرت نی فرمایا راضی نہین ہوتی تو ای فاطمہ کہ خدا تعالی نی پسند کیا اور
برگزیدہ کیا سب زمین کے زمینی والون مین سے دو مرد کو ایک اون مردون مین سے بات

تیرا ہی اور دوسرا خاوند تیرا ہی **فایدہ** جاننا چاہیئے کہ لکہا ہی ولیمہ علی نے اوپر فاطمہ کے
یعنی کہانا شادی کا لوگون کو کہلایا حضرت فاطمہ سے نکاح کرکر اور اس سے پہلی رسم ولیمہ کی نہ تہی
اوس زمانہ مین لکہا ہی کہ جو اور کہجور سے ولیمہ کیا اور حیس سے کہ ایک طعام ہی اور روغن اور ستو سے بناتے
ہین **روایت** ہی ایکدن انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی فاطمہ سے پوچہا کہ شوہر تیرا کیسا آدمی
ہی حضرت فاطمہ نی عرض کیے کہ بہت خوب ہی اور موصوف ہی ساتہ کمال کے صنعتون کے مگر بعضی
عورتین قریش کے مجہی کہتی ہین کہ خاوند تیرا فقیر ہی حضرت نی فرمایا ای فرزند عزیز باپ تیرا محتاج اور فقیر
نہین اور شوہر تیرا محتاج اور فقیر نہین تمام خزانی زمین کے سونی اور چاندی سے ہمیر عرض کیے گئے
اور دکہلائی گئی ہمنی قبول نہین کیئے اور جو کہ ہماری واسطی خدا تعالی کے پاس ہے وہ ہمنی قبول
کیا ای فرزند حبیب اگر جانتی تو جو کہ مین جانتا ہون دنیا تمام تیری نظر مین خار ہوجاوے سوگند خدا تعالی
کی شوہر تیرا مقدم سب اصحاب مین سے ہی اسلام مین اور بڑا سب سے ہی علم مین اور افضل سب سے
ہی حلم مین حقتعالی نے دو شخص کو سب آدمیون مین سے اختیار کیا ایک تیرا باپ ہی اور ایک تیرا شوہر
ہی زنہار نافرمانی اوسکے نہ کیجو اور فرمان بردار رہیے اوسکے بجالائیو بعد اوسکی حضرت نی علی کو تنہا
تنہا بلایا اور اوسکو بہی فاطمہ کے حق مین بہت سی نصیحتین کین کہ ای علی فاطمہ کی ساتہ نرمی کیجو اور وہ جگر
میری ہی اوسکی خوشی میری خوشی سے اور جو تو اوسکو ناخوش کریگا مین ناخوش ہونگا **فصل** جاننی چاہیئے
کہ معارج النبوۃ مین لکہا ہی کہ جب واقف ہوی اپنی مہر سے کہ چار سو مثقال چاندی ہین انحضرت
صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی خدمت مین عرض کیے کہ سب لوگون کے بیٹیوں کا مہر درہم دینار مثقال سے
قسم ہوتا ہی اگر اپکی بیٹی کا بہی مہر اسی قسم سے ہو تو آپ مین اور اورون مین کیا فرق ہووے یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ والہ وسلم حق تعالے سے درخواست کیجئی اور یہہ مانگیے کہ مہر میرا شفاعت تمہاری امت کے گناہ
انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی درخواست اس امر کی کیے حق تعالی نے قبول فرمائی اور جبرئیل امین

این قطعہ حریر کا لکھا ہوا لائی کہ مضمون اوسکا یہہ ہی کہ خدای بزرگ نی مہر فاطمہ زہرا کا شفاعت
امت گنہ کار پدر بزرگوار اوسکی کی کیا کہتی ہین کہ وہ رقعہ فاطمہ زہرا اپنی پاس رکہتی اور ہمیشہ اوسکو دیکہتی
رہتی تہین یہان تک کہ وقت وفات اپنی کی وصیت فرمائی کہ اس رقعہ کو میرے ساتہہ دفن کریو اور
قبر مین رکہیو کہ جب فردا قیامت کو قبر سے اوٹہونگی اس نامہ کو حجت اپنی کر کر پدر بزرگوار کی امت
گنہ گار کو بخشواونگی اگر روایت مین آیا ہی کہ ایک منافق نی حضرت علی کو ملامت اور سرزنش کی
کہ تونی فاطمہ سی نکاح کیا کہ جہیز اور اسباب کچہہ نہ لائی اگر میری بیٹی کے ساتہہ نکاح کرتا تو میرے
گہر سی لیکن تیری گہر تک اونٹون کے قطار ہوتی بہری ہوے اسباب جہیز سی حضرت علی نی
فرمایا یہہ کام ساتہہ تقدیر کی ہی نہ ساتہہ تدبیر کی اور نظر میری اوپر مال و متاع دنیا غدار کی نہین اور
مقصود میرا سوا رضا حضرت افریدگار کے نہین حضرت علی کہ یہہ کہہ کر اوس منافق سی جدی ہوئے
تہی کہ اونکو ایک ندا آئی کہ علی اپنا سر اوٹہا کر دیکہہ قدرت خدا کی اور حقیقت جہیز دختر محمد کے
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حرمت فاطمہ زہرا کی حضرت علی نی سر اوٹہا کر دیکہا کہ حجاب سب اوٹہ
گئی ہین اور نیچی عرش کے میدان وسیع ہی بہرا ہوا بہشت کی ناقون سے یعنی اونٹنیون سے کہ بہر ہوئے
ہین اور لدی ہوی ہین موتیون اور مشک اور عنبر اور ہر اونٹنی پر ایک کنیزک بیٹہی ہوئی ہے مانند
افتاب تابان کے اور مہار ہر اونٹنی کے ایک غلام کے ہات مین ہی مثل سرو خرامان کے اور حضرت
علی کو ندا ہوئی کہ یہہ ہی جہیز فاطمہ بنت محمد کا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت شاہ مشاہدہ قدرت الہ سے
خوش وقت ہوکر دولت خانہ مین تشریف لائی اور چاہا کہ حضرت خاتون سے یہہ حقیقت کہون کہ
حضرت خاتون نے پہلی ہی فرمایا کہ ای علی اگرچہ تونی سرزنش منافق کی سنی لیکن تیاری جہیز
کی بہی دیکہی مثنوی حضرت فاطمہ کی ہی وہ شان کہ محمد کی جسم کی ہی جان اونکی خاطر
خدا کو ہی منظور واسطی اونکی ہی یہہ حور و قصور عرش کرسی فرش کو نور ہی اونسے دو جہانکا

ظہور ہی اونسے بضعہ مصطفے ہین وہ لاریب ذات اونکی خدانی کے بی عیب سارے
امت کے ہین وہ پشت و پناہ ہی شفاعت سے اونکی اپنا نباہ گرچہ عاصی کمال ہے یہہ وصال اس وسیلہ
سی ہی کرخوشحال معارج مین لکہا ہی کہ ایک دن خواجہ عالم صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نی فرمایا
کہ سلیمان پیغمبر نے علی نبینا وعلیہ السلام اپنی بیٹی کے واسطی جہیز تیار کیا تہا بہت عمدہ اور بسیار
خوب اور اپنی داماد کے واسطی ایک تاج بنایا تہا کہ اوسمین ساتہہ سو موتی بیش قیمت اور گران
لگی تہی علی نی حضرت سی سنکر فاطمہ کے روبرو یہہ نقل کے فاطمہ کو یہہ گمان ہوا کہ علی کے دلمین شاید
یہ ہی کہ سلیمان کے بیٹی اور داماد کا اسقدر جہیز اور پیرایہ اور محمد صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کہ سلیمان سے
اور سب نبیو سے افضل اور بہتر ہے اونکی بیٹی اور داماد ایسی بے سرمایہ لیکن فاطمہ زہرا نے
یہہ گمان اپنا کسی سے بیان نکیا یہانتک کہ سرایے دنیا کو چہوڑکر روضہ علیا مین رونق افزا ہوئے
پس ایک رات علی مرتضے نی بیچ خواب کی دیکہا کہ فاطمہ زہرا بیچ صدر بہشت کی اوپر تخت
مکلل بجواہر کی بیٹہی ہین اور حورین گرد تخت کی کمر خدمت مین باندہی ہوئی استادہ ہین اور
ایک لڑکے نہایت خوبصورت ساتہہ زیور اور پوشاک شایستہ کے آگی تخت کے کہڑی ہوئی ہے
طبق ہوتیون اور جواہر کا ہات مین لئی ہوئے واسطی نثار کرنے کی اور منتظر ہے اس امر کی کہ فاطمہ
زہرا اوسکے طرف نظر کرے اور دیکہی علی مرتضی نے پوچہا ای فاطمہ یہہ لڑکی کون ہے فاطمہ نے
کہا سلیمان پیغمبر کے بیٹی ہے کہ جسکا ذکر تمنی میری پدر بزرگوار کے زبان سے سن کر کیا تہا اوس
کچہہ بات میری خاطر مین گذری تہی سو آج کی روز حق تعالی نے اس لڑکے کو بیچ پایہ خدمت میرے
کی واسطی عزت اور حرمت میری کی تعین کیا ہی اور عوض اوس تاج کی کہ سلیمان نے اپنی داماد کے
واسطی تیار کیا تہا لواء احمد تمہاری لئی مقرر کیا ہی فایدہ جاننا چاہئی کہ لواء احمد ایک جہنڈا ہے
کہ بلندی اوسکے ہزار برس کے راہ کی ہی قبضہ اوسکا چاندیکا اور پہال اسکے یاقوت سرخ کے

علی مرتضی نقل کرتی ہین کہ اثر راحت اور فرحت اون دونو قدمون مبارک کا اپنی سینہ اور پیٹ
مین پایا تھا مین پھر انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی روی مبارک اپنا فاطمہ زہرا کی طرف کیا اور فرمایا
تو ائی تھی میری گھر واسطی طلب لونڈی یا غلام کی علی نے کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم
مین اسکو بھیجا تھا کہ انکو گھر کے کام سے بہت محنت رہتی ہے سرور عالم نے صلی اللہ علیہ والہ وسلم
فرمایا کہ مین تمکو ایسی چیز سکھا دیتا ہون کہ یہہ خادم اور غلام اور لونڈی سے بہتر ہو وی وہ یہہ ہی کہ تم
جسوقت لیٹا کرو اور اپنی بستر مین آیا تین تیس مرتبہ سبحان اللہ اور تین تیس مرتبہ الحمد للہ اور چون تیس
مرتبہ اللہ اکبر پڑہلیا کرو علی مرتضے نقل کرتی ہین کہ فی الحال ساتھہ اوسکی پڑہنے کی مشغول ہو گیا مین
اور بعد اوسکے کبھی اس ورد کو نہین چھوڑا مین نے لوگون نے پوچھا شب صفین مین بھی کیا نہین
چھوڑا تہی اوس رات ساری رات قتال اور جنگ رہی تھی یاد اس ورد کی کیون کر رہی
علی نے فرمایا کہ اوس رات بہی یہہ ورد مین نے نہین چھوڑا ایک روایت یہہ ہے کہ اول شب
رات مین فراموش کیا تہا مین نے پھر اخر شب مدارک اوسکا کیا اور پڑہا فائدہ جاننا چاہئی کہ حضرت
سرور دو جہان بادشاہ زمین و زمان نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی اپنی ذات کی اور اہلبیت کی
واسطی دنیا کا ارام اور راحت اور زیب و زینت اختیار نہین فرمائی اور آل پاک اپنی کو طریق
ریاضت کی اور نفس کشی کی تعلیم کری ہے چنانچہ یہ حال ذکر کیا اوس جگہ سے ہی اور یہ
تین کلمہ کہ تلقین کیئے گویا یہہ غذا ہی عارفون کی کہ اس سے تقویت اور برکت ہوتی ہے اور یہ
ورد دین و دنیا کے واسطی اکسیر اعظم ہے **مثنوی** لوگ ہین جو کہ طالب مولے اونکی نزدیک
ترک ہی اولے کب وہ دنیا سی دل لگاتی ہین نہین اس دام مین وہ اتی ہین زیب
دنیا سی عار رکھتی ہین حسن عقبی سے کار رکھتی ہین نت ریاضت سی کام ہے اونکا نفس امارہ
رام ہی اونکا کوئی جانا کی ہو سراپا خاک دل کا آئینہ کرتے ہین وہ پاک محنت و رنج و

خاکساری سے یہان کہ تکلف کا خیال نہیں سب کی جور و ستم اوٹہاتی ہین غم اوٹہائے ہین

سب او بہو سہیلے زر نقد اوسکا فضل الہی ہے اونکو اکسیر خاکساری ہے کچھہ ملال نہیں

بردہ پوشی گئے یاد حق ہی یہی غذا اونکے دار و دنیا کا حسن و فرح سرور کیا ہی دلکشی دور

بندہ خاص حق ہی بس قبا اونکی بادہ عشق سے ہین وہ سرمست یعنی رہتی سدا ہین مست الست

دوسرے برسکے ہی کہ بیچ **روایت** مآل خوب اونکا ہے ابتدا و وہی ہین وصال

ہجرت سی فاطمہ بنت اسد ابن ہاشم ابن عبد مناف والدہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی اس جہان پر ملال نقصان سے طرف روضہ رضوان کے خرامندہ ہوئین انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اونکے وفات سی بہت غم کہایا اور اپنی پیراہن مبارک کو کفن کیے چادر سے نیچی بدن سے متصل رہے پہنوایا اور قبر کے کہودنی مین صحابہ شریک رہے اور قبر مین اوتر کر دراز ہوئی اور اونکی واسطے دعائین بہت کین اور کہا کہ الہی بخش تو میری ماکو کہ فاطمہ بنت اسد ہی اور فراخ کر اوسکے قبر کو بحق انبیائے اون نبیون کے کہ مجہ سے پہلی ہین مبرستے کہ تو ارحم الراحمین ہے اور حضرت نے فرمایا کوئی ضغطہ قبر سے امن مین نہین رہا سوا فاطمہ بنت اسد کے صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور نہین امن مین رہا قاسم بیٹا آپکا کہ فرزند عزیز تہا حضرت کا اور خوردسال تہا اب نے فرمایا اور نہین امن مین رہا ابراہیم بیٹا ہے یعنی قاسم سی کیا پوچھتی ہو ابراہیم کہ میرا فرزند تہا اور قاسم سے بھی چہوٹا تہا وہ بیٹا ہے قبر کے سختی سے کہ جس کو ضغطہ کہتی ہین امن مین نہین رہا

فصل

چاہیے جاننا کہ بیچ تیسرے برسکے ہجرت سی سبط رسول فلذہ بتول ریحان مشموم امام مسموم والیے دو ویلے حسن ابن علی سبط علی محمد النبی و علیہما السلام بیچ نصف ماہ رمضان کے مدینہ مین پیدا ہوئے نقل ہے اسما بنت عمیس سے وہ بی بی نے کہتی ہی کہ مین دائی فاطمہ کے تہی جس وقت کہ اختر تابندہ وجود حسن نے برج ولایت سے طلوع کیا اور گوہر درخشندہ آب صفا نے صفات اوسکے نے درج عصمت اور طہارت کی سے ظہور فرمایا جسم

کی اور بیچ مین زمرد سبز اور تختی او سمین مین مین ایک مشرق مین اور ایک مغرب مین اور ایک بیچ پر اور
ہر شقہ پر ایک سطر لکھی ہوئی ہے ایک پر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور دوسرے پر الحمد للہ رب العالمین
اور تیسرے لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ اور یہہ لوائی احمد عرصات کی میدان مین انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کی ہات مین ہوگا اور تمام نبی آدم صفی اللہ سی لیکر اخر تک اور سب شہید اور عاشق خدا اور صالح
اور عارف اور مومن او جہنڈے کی نیچی ہون گے پھر ایک تاج نور کا اوپر سر مبارک انحضرت صلی
علیہ والہ وسلم کی رکہین گے اور لباس سبز حریر کا بیچ بدن مبارک کی پہنا دین گے اور براق حاضر
کرین گے تا شہسوار میدان مصطفے کا اسپر سوار ہوکر بہشت کی طرف روانہ ہوگا اور وہ علم مرتضے
کی ہات مین دیا جاوےگا کہ آپکی اگے براق کے لیکر چلین گے اور سب نبی اور عالم کی ساتھہ مین ہون گے
بوقت روانگی کے طرف بہشت کی اور وہ جھنڈا مانند تاج کے ہوگا علی کے سر پر اور اوس
وقت منادی ندا کریگا کہ ای علی یہہ تاج سلیمان کے داماد کا جابر انصاری نقل کرتی ہین کہ مین بیچ
عروسی علی اور فاطمہ کی حاضر تہا کوئی عروسی بہتر اسی نہین دیکہی مین نے اور بعضے روایت سے
ثابت ہوتا ہی کہ جس رات ماہتاب فلک ولایت افتاب سپہر شجاعت محبوب سید الابرار یعنی حضرت
حیدر کرار کرم اللہ وجہہ ساتھہ درۂ صدف عصمت غرہ چہرہ علم وحکمت بتول پارسا یعنی فاطمہ زہرا
کی سلام اللہ علی محمد وعلیہا ہمخواب ہوی زمین نے حضرت شاہ دل آگاہ سی باتین کہین صبح کو حضرت
فاطمہ نے انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی عرض کی کہ مجہی اس شخص سے خوف اتا ہی کہ رات کو
زمین اسے بولتی رہے حضرت نی سنکر سجدہ شکر کا کیا اور کہا ای فاطمہ تیرا شوہر بہترین اہل
زمین کا ہے بعد میری اور جو کہ زمین پر اس رات سی قیامت تک ہوگا زمین نے سب خبر کہہ دی
تیری شوہر کو روایت کی گئی ہی کہ بعد نکاح حضرت مرتضے علی اور فاطمہ زہرا کے
انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی مقرر فرمایا کہ سب کام گہر کے اندر کے جیسے کہ روٹی پکانے اور

چکی پیسنی اور جہاڑو دینی فاطمہ زہرا بجا لادی اور باہر کے سب کام چنانچہ سودا سلف خریدنا
اور اونٹ کو پانی پلانا علی مرتضی کری صحیح راویوں سے ثابت ہوتا ہے ایک دن علی ابن
ابی طالب نے فاطمہ زہرا سے کہا کہ مین کنوین سے پانی کہینچتے کہینچتے تنگ آیا ہون فاطمہ زہرا نے
کہا مین بہی چکی چلاتی اور پیستی پیستی اور جہاڑو دیتی ملول ہو گئی ہون اور ہات میرے
سخت ہو گئے ہین اور ہاتہون مین گہٹے اور آبلے پڑ گئے ہین اور ایک روایت یون ہے
کہ علی ابن ابی طالب نقل کرتے ہین کہ مین نے اپنی دلہن کہا کہ فرزند رسول خدا کے صلی اللہ علیہ واله
وسلم بیچ گہر میری کے اور بسکہ آگے آگ کی پہونکتی ہے اور پکارتی ہے ہانڈی تک رنگ اوسکا متغیر ہو گیا ہے
اور ہات اوسکے سخت اور درشت ہو گئے ہین کپڑے غبار آلودہ رہتے ہین بہر تقدیر مرتضی علیہ
کرم اللہ وجہہ نقل کرتے ہین کہ مین نے فاطمہ سے کہا کہ کئی بردی ہندی ہین آئی ہین اگر تو پیغمبر
صلی اللہ علیہ واله وسلم کے خدمت مین جاوے اور ایک خادم یعنی لونڈی یا غلام اونسے مانگے
یہہ کچہہ بعید نہین اسکا مضائقہ نہین فاطمہ زہرا موجب فرمودہ علی مرتضی کے حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ
علیہ واله وسلم کے گہر آئین حضرت اوسوقت گہر مین تشریف نہ رکہتے تہے فاطمہ زہرا نے یہہ حقیقت
اور موجب اوسوقت کی آنیکا عائشہ صدیقہ سے رضی اللہ عنہا کہا اور اپنے گہر کو پہر گئین جب رات
کو آنحضرت صلی اللہ علیہ واله وسلم اپنے محل مبارک مین رونق افروز ہوئے عائشہ صدیقہ نے
عرض کیے کہ حضرت فاطمہ آپ کی پاس آئین تہین اور ایک خادم مانگتی تہین حضرت رات سے
وقت بیچ گہر علی اور فاطمہ کے تشریف لائے یہہ دونو باہم لیٹ رہے تہے اپنے جامہ خواب مین
آنحضرت کو دیکہہ کر چاہا کہ اوٹہین اور جدا ہووین کہ آپ نے فرمایا کہ اپنی جا سے مت ہلیو اور
جس حال پر ہو اوسی حال پر رہیو یعنی باہم دونو لیٹے رہو دونو حکم حضرت کا بجا لائے اور لیٹے
رہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ واله وسلم آکر سرہانے بیٹہے اور پاؤن مبارک اپنے دونو کی بیچ مین پہیلائے

خبر حضرت سید الکونین جد الحسن والحسین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچی فی الحال آپ تشریف
لائی اور فرمایا ای اسماء فرزند دلبند میرے کو مین شاہزادہ دو جہان زینت بخش زمین و
زمان کے تئین زرد کپڑے مین لپیٹ کر لی گئے اور بیچ گود نے حضرت کی رکھا حضرت نی زرد
کپڑا دور کیا اور فرمایا مین نے تمسی کیا نہین کہہ رکھا ہے کہ میرے فرزندون کو زرد کپڑے مین
نہ رکھا کرو اسما کہتی ہے کہ مین نے سفید کپڑا لا کر اور حسن کو اوسمین لپیٹ کر حضرت کے
گودی مین دیا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی داہنی کان مین حسن کے اذان کہے اور بائین
کان مین تکبیر کہے اور علی مرتضی سے پوچھا کہ اس فرزند کا نام کیا رکھا علی مرتضے نی عرض کیے کہ
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین نے پیشے نہین کے آپ پر نام رکھنی مین لیکن میرے خاطر
مین یہہ ہی کہ اگر اجازت دیجی تو اس کا نام حرب رکھون اور **ایک روایت** یہ ہی کہ اسکا نام
حمزہ رکھون اپنی چچا کے نام پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی فرمایا مین پیشی نہین کر سکتا ہون
حکم خدا پر بیچ نام رکھنی کے اس حال مین جبرئیل امین نازل ہوئی اور کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم حضرت علی اعلی یعنی خدا تعالی تجکو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ علی تجھ سے بمنزلہ ہارون کے
ہی موسی سے یعنی جیسی کہ ہارون نبی موسی نبی کا علی نبینا وعلیہما السلام بھائی تھا اور بیچ ہی اوسکے خلق کو
ہدایت وارشاد کرتا تھا دنیا ہی علی ہے مگر یہ ہی کہ بعد تیرے کوئی پیغمبر نہین ہونی کا پس اس فرزند کا
نام وہ رکھہ کہ جو نام ہارون کے بیٹے کا تھا حضرت نی جبرئیل سے پوچھا کیا نام تھا جبرئیل نے کہا کہ شبیر
تھا حضرت نی فرمایا کہ ای جبرئیل زبان ہماری عربی ہی اور وہ لغت غیر ہی یعنی ہی جبرئیل نے کہا
کہ معنی شبیر کے زبان عربی مین حسن ہے پس اسکا نام حسن رکھہ حضرت نی حسن نام رکھا اور معنی حسن کے
نیک اور اچھا ہی اور ایک **روایت** یہ ہی کہ جبرئیل امین اس نام کو اوپر قطعہ حریر بہشت کے
لکھا ہوا لائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بطریق تحفہ کی گذرانا اور ساتوین دن پیدا

ہوئی ہے عقیقہ کیا دو دنبی ابلق ذبح کئی اور ران دنبی کی دائی کو عطا فرمائی اور سر کے
بال ترشوائی اور بموزن بالون کے چاندی تصدق کی اور حضرت امام حسن شبیہ پیغمبر کے
تہی صلی اللہ علیہ والہ وسلم سینہ سی لیکر سر تک اور کنیت اونکی ابو محمد اور لقب اونکی تقی
اور سید اور سبط ہین **فصل** جاننا چاہئی کہ ارباب سیر اور اصحاب باخبر لکہتی ہین
کہ بیچ چوتہی برس کے ہجرت سی بیچ شہر مدینہ کی حضرت خاتون زہرا بتول پارسا کی ہان نہال
حدیقہ ولایت غنچہ چمن ہدایت سعید کونین حضرت امام حسین سلام اللہ علی النبی وعلیہ ساتہہ ارادت
سبحانی کی اور مشیت یزدانی کے پیدا ہوئے **روایت** ہی کہ بعد ایک برس کے پیدا
ہونے امام حسن کے امام حسین پیدا ہوئی بعد نو مہینی حمل کے اور **ایک روایت** ہے کہ چہہ مہینے کا
حمل تہا حضرت خاتون قیامت کو کہ امام حسین پیدا ہوئے اور کوئی فرزند چہہ مہینے کے حمل کا نہین
جیا سوای حضرت امام حسین کے اور یحیی پیغمبر کے علی نبینا وعلیہما السلام اور درمیان پیدا ہونے
امام حسن کے اور حاملہ ہونے فاطمہ زہرا کی ساتہہ حمل امام حسین کے پچاس دن تہی پس شاہزادہ حسین اپنی
بہائی امام حسن سے ساتہہ مہینی اور بیس دن چہوتی تہی اور جس دن کہ شاہزادہ دو جہان پیدا
ہوئے منگل کا دن تہا اور چوتہی تاریخ شعبان کی تہی **روایت** ہی ام الحارث سے
کہ ایک دن مین نے بیچ خدمت آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے جاکر عرض کی کہ تہی
کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین نے ایک خواب ہولناک دیکہا ہے اور مین اوسکی ہیبت
سے بہت ڈرتی ہون آپ نی فرمایا کیا دیکہا ہے تو نی عرض کی مین نے کہ یہہ دیکہا ہے
مین نے کہ ایک پارہ گوشت کا آپ کی بدن مبارک سی کاٹ کر کسی نی میرے گود
مین رکہہ دیا ہے آپ نی فرمایا کہ نیک اور خوب اچہا خواب ہی یہہ جو دیکہا تو نے فاطمہ کے ہان
لڑکا ہوگا اور وہ تیری گود می مین دیا جاویگا بعد اوسکے حسین پیدا ہوا اور میری گود میں

مین دیا کہ معارج النبوت مین ابن عباس کے **روایت** سی لکھا ہے کہ معمول آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہہ تہا کہ بعد ادا کرنے نماز صبح کے چہرہ مبارک اپنا اصحاب کے
طرف کرتے تہی اور ساتھہ تجلیون کے انوار جبین مبین سے ظلمات غم اندوہ یارون کے
دلون کے میدان سے زایل اور دفع کرتی تہے ایک دن صبح کے نماز ادا کر کے پیشانی
نورانی اپنی یارون کے طرف نہ کی اور علی ابن طالب کو ارشاد فرما کر مسجد سے باہر
تشریف لائے اصحاب کیفیت حال سے واقف نہ تہی حضرت محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
علی مرتضی کو لیکر فاطمہ زہرا کے حجرے تک آئی اوسوقت کہ تو حجرے کی دروازہ پر توقف
کر اور نہیرا رہ کہ کوئی گہر کے اندر آنی نہ پاوے اتنی مین صدیق اکبر آئی اور علی مرتضی کو
اوپر حجرے کی دروازہ کی توقف کرنے والا دیکہا احوال پوچہا علی نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم حجرہ مین ہین اور مجہی یہان ٹہیرایا ہے کہ اندر جانے سی لوگون کو منع کرون صدیق اکبر نے
کہا آیا مجکو اجازت ہی کہ مین داخل ہون علی مرتضی نے کہا کہ آنحضرت کو کچہہ شغل اور کام درپیش
ہے پوچہا کہ کیا شغل ہے کہا کہ فاطمہ کے ہان فرزند ارجمند ہوا ہے اور فرشتے اوسکے
زیارت کی واسطی آئی ہین اور آپ تے ہین اور تعداد جماعتون کے بہی بتا دی کہ اتنے
جماعتین فرشتون کے آئی ہین صدیق اکبر نے تعجب کیا پہر عمر فاروق اور عثمان غنی اور اصحاب
اور بہی آئی اور دروازہ پر ٹہیرے کہ انتظار آن حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
برآمد ہونے کا رکہتے تہی یہان تک کہ حضرت رسالتماب حجرے سی تشریف باہر
لائے یارون کو حجرے پر دیکہا کہ منتظر ہتے ابو بکر صدیق نے حال علی مرتضے کے
گفت و گو کا عرض کیا آپ نی فرمایا کہ ای علی تجکو فرشتون کا آنا اور تعداد و شمار کیون کر
معلوم ہوے علی مرتضی نے عرض کیے کہ مین فرشتون کے فوج سے واقف ہوا اور ہر گروہ

+ + + + + + + + کلام جدا کرتی تہے اور تہنیت اور مبارکباد دیتے جُدی جُدی

بولی مین دیتی تہے مین نے اون بولیون کو شمار کر کر اونکی جماعتین قیاس کین آپ نی سنکر فرمایا

کہ اللہ تعالی زیادہ کرے تیری عقل اور تیرے یا علی روایت ہی کہ سید کائنات علیہ

افضل الصلوۃ جب کہ فاطمہ زہرا کے گہر تشریف لائے بنت عمیس نے اوس فرزند جگربند کو سفید

کپڑے مین لپیٹ کر بچے کو دیے آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے ہر کہا حضرت نی بانگ نماز

داہنی کانمین اور تکبیر بائین کان مین کہہ کر علی مرتضے سی اس بچے مقدس نام رکہنی کے پوچھا علی مرتضے

نی پہلا سا جواب دیا پہر حضرت نی ساتہہ حکم الہی کی جبرئیل کے اشارہ سی حسین نام رکہا

کہ شبیر کے معنی ہین اور شبیر ہارون کے دوسرے بیٹے کا نام تہا اور لفظ حسین کا تصغیر حسن کے

ہے یعنی چہوٹا حسن اور بطریق سابق کے ساتوین دن عقیقہ کیا ساتہہ دو گوسفند کی اور

سر کے بال ترشوائی اور چاندی برابر بالون کے صدقہ کی اسما بنت عمیس روایت

کرتی ہی کہ جب حسن کے پیدا ہونی سے ایک برس گذرا تہا حسین متولد اور پیدا ہوئے

آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نی تشریف لا کر فرمایا اے اسما میرے بیٹے کو مین سفید کپڑے مین

لپیٹ کر لی گئے اور آپ کی گودی مین رکہا آپ نی اوس کے داہنی کانمین اذان اور بائین کان

مین تکبیر کہے پہر کیا دیکہتی ہون مین ناگہان کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم چشم پر آب ہین اور

روتی ہین عرض کی مین نے کہ باپ اور ما میری آپ پر فدا ہو جیو سبب رونی کا کیا ہے یا رسول اللہ

صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم آپ نی فرمایا کہ اوپر حال اس فرزند کے روتا ہون مین مین نے کہا فرزند ابہی

پیدا ہوا ہی اور ابہی کوئی امر عارض نہین ہوا کہ سبب رونی کا ہووے آپ نی فرمایا اے

اسما قتل کرے گے اسکو ایک گروہ باغی کہ نہ پہنچی گے اوسکو شفاعت میری اور بعد

اسکے آپ نی فرمایا کہ اے اسما فاطمہ سے یہ بات نہ کہنا اور داغ اس غم کا اوسکے دل پر نہ لگانا

کہ وہ ابہی بجنے ہوئی ہے یعنی قریب العہد ہی ساتہہ ولادت کی مراد یہ کہ ضعیف و ناتوان
ہو رہی ہے اس غم کے تاب نہ لا سکے گذر گئے شواہد النبوت مین اور بہت کتابون مین لکہا ہی کہ امام
حسین کا ایسا جمال باکمال تہا کہ شب تاریک مین اونکے روشنی سے لوگ راہ چلتے تہے اور
وہ شبیہ تہی ساتہہ ✣ ✣ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سینہ سے لیکر پاؤن تک
اور کنیت اونکی ابو عبد اللہ ہے اور لقب اونکی زکی اور شہید اور سبط مین **مخزن**
تیسرا بیچ ذکر مناقب اہلبیت کی محبان اہل عبا کو اور مخلصان عیال مرتضے کو معلوم اور مفہوم
ہو وے کہ مناقب فضایل اہل بیت کی بسیار از بسیار اور بیحد اور بیشمار ہین چندے اس کتاب
مین لکہی جاتی ہین بطریق اختصار کے تا مشتے نمونہ ہو خروار سے فرمایا خدای کریم نے بیچ قرآن شریف
کی انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا یہی ارادہ کرتا ہے اللہ کہ لیجاوے
اور دفع کرے اور دور کرے تمسے پلیدی اور برائی کو اے اہل بیت نبی کے اور پاک کرے
تمکو پاک کرنا **روایت** ہی ابی سعید خدری سے کہ نازل ہوئی یہ آیت بیچ شان پانچ شخص
کے نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کے صحیح مسلم مین **روایت** ہی کہ داخل
کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان چار شخص کو اپنی کملی مین کہ اوسکو اوڑہے ہوے نبی ہوئے
تہے اور پڑہا اس آیت مذکورہ کو اور کملی کو عربی مین عبا کہتی ہین اور صحیح روایت سے ثابت ہے
کہ لیا حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ان چارون پاک سرشت کو اپنی کملی مین اور کہا الٰہی یہ میرے
اہلبیت ہین اور خاص ہین لیجا اور دور کر ان سے پلیدی کو اور برائی کو اور پاک کر ان کو پاک کرنا
پس کہا ام سلمہ نے کہ بیبی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی بیبیون مین سے اور مین ہی
ساتہہ ان چارون کے ہون فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق تو اوپر خیر کے
ہے یعنی تو بہی اوپر خیر و برکت کی ہے اور میری اہل ہے لیکن جو خصوصیت کہ ان چار

شخص کو ہی نہ کسے کو نہین ہے **فصل** چاہی جاننا کہ آیت ذکر کی گئی منع ہے فضایل
اہل بیت کی نبوت کا اور کان ہیہ مناقب اولاد مصطفوی کے اسواسطے کہ معنی اس آیت کے
مفصل یہ ہین کہ ارادہ حق تعالی کا منحصر اور ٹھہرا ہوا اسی امر پر ہے کہ دور کری پلیدی شرک
کی اور گناہ کے سیدون سے کہ آل اور اولاد نبی کے ہین صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور پاک کرے
اون سب کو اخلاق بد سے اور احوال نامناسب سی اور **فایدہ** اس پاکی کا یہ ہے کہ توفیق
توبہ کی دیتا ہے اونکو خدا ئیتعالی اور توفیق اچھے عملون کے دیتا ہے کہ وہ ہمیشہ کرتے
ہین اور اچھی کامون کے اور حرام کی ہے دوزخ کے آگ اونپر خدای کریم نے اور عوض خلافت
ظاہر کے کی خدا ئیتعالے نی اون کو خلافت باطنی عنایت فرمائی ہے کہ وہ ولایت اور معرفت
ہے چنانچہ گئی ہے قوم عالمون کے اہل تحقیق سے اسبات کی طرف کہ قطب الاولیا ہر زمانے
مین سید سے ہوتا ہے اور کسی قوم مین سے نہین ہوتا ہی اور حرام کیا حق تعالی نے اونپر صدقہ
زکوۃ اور نذر اور کفارہ کا کہ وہ میل آدمیون کا ہوتا ہے مناسب اور لایق اوس قوم کے نہین
کہ جیسے خدا ئیتعالے نی طاہر اور پاک کیا ہے اور طاہر فرمایا ہے ایسا ہی لکھا ہے صواعق محرقہ
مین فرمایا خدای کریم نے بیچ کلام مجید کے ان اللہ و ملائکتہ یصلون علی النبی یا ایہا الذین آمنو
صلو علیہ و سلمو تسلیما تحقیق ہے یہ بات کہ خدا ئیتعالے اور فرشتے اوسکے درود بھیجتی ہین
اوپر نبی کی ای مومنون درود بھیجو تم اوپر اوسکے اور سلام بھیجو سلام بھیجنا ثابت ہے
حدیث صحیح کہ ہر گاہ نازل ہوئی یہہ آیت اصحاب نی عرض کیے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم تحقیق جانتی ہین ہم طرح سلام بھیجنے کے آپ پر یعنی یہہ ہم کہتی ہین السلام علیک
یا ایہا النبی و رحمۃ اللہ و برکاتہ التحیات کی ساتھہ پس کیونکر اور کن لفظون سے درود بھیجین
آپ نے فرمایا بس کہا کرو تم اللہم صلی علی محمد و علی آل محمد الہی درود بھیجو اوپر محمد کے اور اوپر آل

آل محمد کے اور بہت روایتون سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت نے فرمایا درود مجہپر بہجا وہ ہے
کہ جسمین آل کا بہی لفظ ہو اور جو آل کا لفظ نہو تو وہ درود ناقص ہے بیچ بعضے روایت
کی ہے کہ آپ نے اصحاب کو فرمایا جسوقت کہ تم درود بہیجا کرو تو یون بہیجا کرو اللهم صلی محمد النبی
الامی وعلی آل محمد یا الله درود یعنے رحمت بہیج تو اوپر پیغمبر کے کہ امی ہی اور اوپر آل محمد کے
اور آنحضرت صلی الله علیه واله وسلم امی تہے کہ ظاہر مین پڑہی لکہی نہین تہے اور مکتب مین نہین
بیٹہی تہے اگرچہ سب علم لدنی جناب کرامت مآب پر منکشف اور کہل رہا تہا روایت
ہے دیلمی سے کہ کہا رسول الله صلی الله علیه واله وسلم نے دعا مانگنی والے کی پردہ مین
رہتی ہے یعنی محل قبول مین نہین پہنچتی ہے تا کہ درود نہ بہیجا جاوی اوپر محمد کے اور اہلبیت
اوسکی کے اللهم صلی علی محمد واله کہا ہے امام شافعی رحمة الله علیه نے بیچ اہل بیت کی یا اہل
رسول الله حبکم فرض من الله فی القران انزله کفاکم من عظیم القدر انکم من لم یصل علیکم لا صلوة له
یعنے ای اہل بیت رسول الله صلی الله علیه واله وسلم کے دوستی تمہاری فرض ہے
خداتعالی کے حکم سے کہ بیچ قران شریف کی نازل کیا ہے اوسکے تئین کفایت کرتا ہے تمہارے
تئین بڑی ہونے قدر تمہاری مین یہہ امر کہ جو شخص نماز مین درود نہ بہیجے تمپر نہین نماز ہو
اوسکے اور امام شافعی کے نزدیک درود اہلبیت پر واجب ہی نماز مین بعد التحیات کے
بیچ قعدہ آخر کے

فصل

جاننا چاہئے کہ صلوة یعنے درود خداتعالی کی طرف سے رحمت ہے
اور اوروں کے طرف سی رحمت کا طلب کرنا اور مانگنا مثلا یہہ کہا جاوے کہ خدا درود
بہیجتا ہے معنی یہہ ہو دین گے کہ رحمت نازل کرتا ہے اور جو یہہ کہا جاوے کہ مسلمان
درود بہیجتی ہین مراد یہہ ہوتی ہی کہ رحمت کو طلب کرتی ہین اور یہہ مانگتی ہین اور صلوة کے یعنے
درود کے معنی تعظیم کے بعضے مقام مین آتی ہین چنانچہ ایک عالمون کی جماعت نے

کہا ہے معنی اللہم صلی علی محمد کے یہہ ہین کہ بار خدایا تعظیم کر اور بزرگی دے محمد کو بیچ دنیا کے
ساتہہ بلند کرنے دین اوسکے کی اور ظاہر کرنے دعوت اوسکی کے اور برا کرنے ذکر اوسکی
کی اور باقی رکہنی شریعت اوسکی کے اور بیچ آخرت کی ساتہہ قبول کرنے شفاعت اوسکی
کے اور ظاہر کرنے فضل اوسکی اوپر اولین اور آخرین کے اور پیش اور پہلی کرنی اوسکی
کے اوپر سب نبیون کے اور رسولون کے بیچ شفاعت کی اور داخل ہونے جنت کے
اور بلند کرنے درجہ اوسکی کے بیچ بہشت کی **روایت** ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ
وسلم نے فرمایا کہ جبرئیل نزدیک میرے آیا اور کہا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم جو شخص کہ
تیرا نام مبارک سنے اور درود نہ بہیجے حق تعالی اوسے دور کرے رحمت سے یعنی جبرئیل علیہ
السلام نے یہ دعا بد دی اور پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کہا تو خود کہہ آمین
آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہا آمین **روایت** ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ
وسلم نے فرمایا کہ درود بہیجنا مجہپر سبب نور اور روشنی کا ہے قیامت کی دن اوپر پل صراط کے
اور جو کہ اسّی بار درود پڑہا کرے جمعہ کے دن اسّی برسکے گناہ اوسکے بخشے جاتے
ہین **روایت** ہی کہ فرمایا رسول خدا نی صلی علیہ والہ وسلم کہ درود بہت پڑہا کرو جمعرات کی
رات کی وقت کہ رات جمعرات کی ہوتی ہے تحقیق کہ درود تمہارے عرض کیجاتی ہین میرے
روبرو پس مین تمہارے واسطے دعا اور طلب مغفرت کی کرتا ہون خدائیتعالے سے
روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا قریب زیادہ تر مجہسے اور
احق اور لایق زیادہ ساتہہ شفاعت میرے کی وہ شخص ہے کہ بہت بہیجی درود مجہپر حق تعالے
اوسپر دس رحمت نازل کرتا ہے اور دس گناہ اوسکے بخشتا ہی اور دس درجہ اوسکی بہشت
مین بلند کرتا ہے **روایت** ہی اُبَیّ ابن کعب سے کہ عرض کیے مین نے یا رسول اللہ صلی اللہ

علیہ والہ وسلم مین بہت بہیجتا ہون درود اوپر تیرے فرماوے مجکو کہ اپنی دعاؤن کے وقتون مین سے کس قدر وقت درود کے واسطے مقرر کرون آپ نے فرمایا جس قدر تو چاہیے عرض کے مین نے چوتہا حصہ فرمایا جتنا چاہے تو اگر زیادہ کریگا تو اور حصہ سے بہتر ہوگا اسکے واسطے عرض کی مین نے کہ نصف یعنی آدہا فرمایا جتنا چاہئے تو اور اگر زیادہ کریگا تو بہتر ہوگا تجکو عرض کی مین نے کہ دو حصے وقتون کے درود کے واسطے مقرر کرون اور ایک حصہ دعا کے واسطے فرمایا جتنا چاہے تو اور اگر زیادہ کریگا تجہ سے کو بہتر ہوگا عرض کی مین نے سب اپنی دعا کے وقت بیچ درود بہیجنے کے اوپر تیرے صرف کرونگا مین آپنی فرمایا کہ اسوقت یعنی اگر یون کریگا تو تیرے سب کام اور جہمین سرانجام پاوین گے اور گناہ تیرے سب بخشے جاوین گے **فصل** چاہیئے جاننا کہ درود طرح طرح سے پڑہے جاتے ہین چہوٹے چہوٹے تو یہہ ہین مثلاً یون کہے کہ اللّٰہم صل محمد یا خدایا درود بہیج تو اوپر محمد کے یا یون کہے صلی اللہ علی محمد درود بہیجے اللہ اوپر محمد کے یا یون کہے صلے اللہ علی النبی درود بہیجے خدا اوپر نبی کے لیکن اکثر سنتے ہیں الاحادیث مین ای پر لاتی یہ ہے کہ جمع کرے درمیان صلواۃ اور سلام کے بلکہ لفظ آل کا بہی اور لفظ برکت کا بہی شامل کرے پس یون کہے اللّٰہم صل علی محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم یا خدا رحمت نازل کر تو اوپر محمد کے اور اوپر آل محمد کے اور برکت دے اور سلامتی عطا کر ابو سعید خدری سے **روایت** ہی کہ کہا انہون نے پوچہا مین نے حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے کہ کیون کر درود اوپر تیرے بہیجا کرین ہم فرمایا کہا کرو اللّٰہم صل علے عبدک ورسولک خدایا رحمت نازل کر تو اوپر محمد کے کہ بندہ تیرا ہے اور پیغمبر تیرا ہے کما صلیت علی ابراہیم جیسے کہ رحمت نازل کی تو نے اوپر ابراہیم کے وبارک علے محمد اور برکت بہیج تو اوپر محمد کے کما بارکت

جیسے برکت بھیجی علی ابراہیم اور اٰل ابراہیم پر ہے **روایت** ہی ابو حمید ساعدی سے کہ کہا اصحاب نے یا رسول
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیونکر درود بھیجا کرین ہم اوپر تیرے فرمایا کہا کرو اللھم صل علی
محمد وعلی ازواجہ وذریتہ خدایا رحمت نازل کر تو اوپر محمد اور اوپر بیبیون اوسکی کے
اور اولاد اوسکی کے وبارک علی محمد وعلی ازواجہ اور برکت بھیج تو اوپر محمد کے اور بیبیون
اوسکی کے اور اولاد اوسکی کے کما بارکت علی ابراہیم جیسی کہ برکت بھیجی تونے اوپر ابراہیم کے
انک حمید مجید تحقیق تو حمد اور تعریف کیا گیا ہے اور بزرگ ہی اور بیچ بعضے روایت
کے کما بارکت علی ابراہیم کی آگے لفظ فی العالمین کا نہے ہی یعنے بیچ سب عالم اور خلق
کے بعضے اہل حدیث محققون نے کہا ہے افضل اور بہتر یہہ ہے کہ اس طرحسی درود
پڑہین کہ جسمین سب طریقہ نقل کیئے گئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آجاوین اور وہ
درود جامع ہووے پس چاہیے کہ اس طرح پڑہین اللھم صلی علی محمد عبدک ورسولک النبی
الامی وعلی آل محمد وازواجہ وذریاتہ کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم وبارک علی
محمد النبی الامی وعلی آل محمد وازواجہ وذریاتہ کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم
فی العالمین انک حمید مجید **نقل** ہی کہ ایک شخص نے امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ
کو بیچ خواب کی دیکھا بعد وفات انکی کے اور پوچھا کہ کیا کیا تیرے ساتھ خدا نے ای
سید میرے امام شافعی نے کہا گناہ میرے بخش دیئے اور بڑے تعظیم اور احترام سے
یعنی شان وشوکت سی مجکو بہشت مین لیئے گئی جیسے کہ نوشہ کو دولہن کے گہر لیجاتی
ہین اور مجپر بہت سی چیزین یعنے جواہر اور یاقوت اور موتی نثار کیئے بسبب برکت ایک
درود کے کہ مین پڑہا کرتا تہا وہ شخص کہتا ہے پوچہا مین نے کہ وہ درود کونسی ہے
فرمایا اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کلما ذکرہ الذاکرون وکلما غفل عن ذکرہ الغافلون خدایا رحمت

نازل کر تو اوپر محمد کے اور اوپر آل محمد کے اوس قدر کہ ذکر کرتے ہین اوسکا ذکر کرنی والی اور اوس
مقدار کہ غفلت کرتی ہین اوسکی ذکر سے غافل ایک شخص سے سلف کی لوگون مین سے نقل کیا
گیا ہے کہ کہا اوسنی کہ تہا مین دریا کے ایک کشتی مین کہ ناگاہ ہوا طوفان کے اوتہی کہ اوسکو
اقلابیہ کہتی ہین اور ملاحون مین یہہ بات مشہور ہے کہ اوس ہوا سے کم نجات ہوتے ہین
قلق اور اضطراب کشتی کے بیٹھنی والون مین پڑا اور ڈوب نی کے خوف سی سب خروش
اور شور مین آگئے اور ایک دوسری کو وداع کرنے لگا کہ ناگاہ پینکی اور اونگ نی مجہ پر غلبہ
کیا کہ آنکہ میرے کچہہ لگ گئے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیدار پر انوار اپنا مجہ
کو دکہایا اور عنایات بیغایات سے فرمایا کہ ان کشتی کے لوگون سے کہہ دے کہ ہزار مرتبہ
درود منجینا بہیجین اللہم صلی علی سیدنا محمد وعلی آل سیدنا محمد خدایا درود بہیج تو اوپر سردار
ہمارے کی کہ محمد ہے اور اوپر آل سردار ہمارے کی کہ محمد ہے صلوٰۃ تنجینا بہا وہ درود کہ
کہ نجات دی تو ہمکو بسبب اوسکی من جمیع الاہوال والآفات سب ہولون اور آفتون
سے وتقضی لنا بہا جمیع الحاجات اور روا کر تو بسبب اوسکی سب حاجتین ہماری وتطہرنا بہا
من جمیع السیئات اور پاک کر تو ہمکو بسبب اوسکی سب گناہون سے وترفعنا بہا
عندک علی الدرجات اور بلند کر تو ہمکو بسبب اوسکی اپنی نزدیک بلند درجہ مین جو درجون
مین سے وتبلغنا بہا اقصی الغایات اور پہنچا تو ہمکو بسبب اسکی انتہا اور تمام غرضون اور
مقصودون کو من جمیع الخیرات سب نیکون سے فی الحیات وبعد الممات بیچ زندگی
کے اور بعد مرنے کے وہ شخص کہتا ہے کہ پہر بیدار ہوا اور جا کا مین اور کشتی کی
لوگون کو اس خواب سے خبردار کیا مین نے لوگ ساتہہ پڑہنے اس درود
کے مشغول ہو گئے ابہی تین سو مرتبہ نہ پڑہا گیا تہا کہ ہوا طوفان کے

نی سکین پاپے اور ہم سب خلاص ہوے چاہئی جانا کہ اس درود کو اکثر صاحب اوقات لوگ پڑہتی ہین اور بہت فایدہ حاصل کرتے ہین اور اس درود کو درود ہزارہی کہتی ہین **فایدہ** جاننا چاہئے کہ لکہا ہے درود پڑہنی کہ فایدون مین سے بڑا فایدہ یہہ ہے کہ درود پڑہنی والے کو دولت زیارت رسول اللہ صلی علیہ والہ وسلم کے ہات لگتی ہے اور جس شخص نے حضرت کو خواب مین دیکہا گویا بیداری مین یعنی جاگتی مین دیکہا کہ آپ نی فرمایا ہے جس شخص نے دیکہا مجکو خواب مین پس تحقیق مجکو حق یعنے راست اور سچہ پس بدرستی کہ شیطان شبیہ میری نہین بن سکتا اور جس شخص نے سرور کاینات علیہ الصلواۃ کو دیکہا دوزخ کے آگ نہ دیکہی گا ساتہہ دلیل حدیث جابر ابن عبد اللہ انصاری کی رضی اللہ عنہ کہ کہا فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نہ لگیگی آگ اوس مسلمان کو کہ جس نے دیکہا مجکو یا دیکہا اوسکو کہ درمیان انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اور حضرت ابوبکر صدیق کے رضی اللہ تعالی عنہ کوئی نہ بیٹہتا تہا ایکدن ایکشخص آیا آپ نے اوسکو اپنی اور صدیق اکبر کے بیچ مین بٹہایا اصحاب نی تعجب کیا جب وہ شخص مجلس سے اوٹہہ کر باہر گیا آپ نی فرمایا یہہ شخص مجہپر یہہ درود بہیجتا ہے اللہم صلی علے محمد کما امرتنا ان نصلے علیہ خدایا درود بہیج تو اوپر محمد کے جیسے کہ حکم کیا ہے تو نے ہمکو اسکا کہ ہم درود بہیجتی ہین اوپر اوسکی اللہم صلی علی محمد کما ہو اہلہ خدایا بہیج تو درود اوپر محمد کے جیسیکہ وہ لایق اوسکی ہے اللہم صلے علی محمد کما تحب وترضے گہ خدایا درود بہیج تو اوپر محمد کے جیسے کہ دوست رکہی تو اور چاہئے تو اور راضے ہووے تو واسطے اوسکے **فایدہ** جاننا چاہئے کہ نقل کیا گیا ہے جو شخص اوس درود کو ساتہہ اس درود کے اللہم صلی علے روح محمد فی الارواح خدایا درود بہیج تو اوپر روح محمد کے بیچ ارواح کے وعلی جسد محمد فی الاجساد اور اوپر بدن

اور بدن محمد کے بیچ بدنون کے وعلی قبر محمد فی القبور اور اوپر قبر محمد کے بیچ قبرون کے متعلق ہیے
ساتھہ قول اوسکے کی ساتھہ اس درود کی ملاکر ستر مرتبہ پڑہا کریے آنحضرت صلی اللہ علیہ واله
وسلم کے زیارت سی شرف ہوتا ہے **فرد** نقاب چہرہ تابان سیے ٹک اوٹہا دیجیے
کبھی تو اپنی جھلک ہمکو بہی دیکہا دیجیے **فرد** جہر و مہ کا نور جاوے دم مین ہول خواب
مین جو دیکہہ لیے روی رسول **فایده** جاننا چاہیے کہ آیت ذکر کی گئی بموجب قاعدہ عرب کے
کے دلالت کرتی ہی کہ حق تعالی اور فرشتے ہمیشہ اور مدام اور پیوستہ اور علی الدوام
صلوة اور درود اوپر آنحضرت صلی اللہ علیہ واله وسلم کے بہیجتی ہین پس سزاوار اور لایق ہیے
حال مسلمان کے یہہ ہیے کہ علی الدوام اور ہر صبح وشام ساتھہ ذکر صلوات اور ادا ایسے
تسلیمات کی اوپر سید کائنات کی علیہ افضل التحیات اور اکمل الصلوات کے گویا اور رطب
اللسان ہووے اور بیچ جمیع مقصود اور کام کے اور کل مہم اور مرام کے طرف روح پر فتوح
اوسکی کے متوجہ رہی اور اوس جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ واله وسلم کو شفیع اور وسیلہ
اپنا کرے تو سب مرادین اوسکی حاصل ہوین اور مہمات دینی اور دنیوی آسان ہوین **غزل**

یا محمد تم ہو محبوب اله — اور خلق اللہ کے پشت و پناه — کیجو میری مدد یا شاه دین — آپ کے
امت ہون مین روسیاه — کیجئے للہ اب جبر کرم — مین تمہارا ہون گدا ای بادشاه — حفظ
سی تم میرے شفیع — تا نہ ہوی حال عاصی کا تباه — یہہ وصال خستہ جان ہے آپکا — کیجئے
اسیر کرم سے ایک نگاہ **فایده** جاننا چاہیے کہ جو آدمی چھوٹے چھوٹے درود پڑہے
اوسکی شمار کے درمیان دو چار مرتبہ لفظ آل کا اور سلام کا اور برکت کا نہیے کہا کرے
مثلاً ایک شخص ہزار مرتبہ پڑہے صلی اللہ علی محمد بیچ ہر صدی کے یعنی بیچ ہر سو کے
آخر کو یہہ ہی لکہہ لیا کرے دو تین مرتبہ اله وبارک وسلم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ واله وسلم

سے نے خدای عزوجل کے دو حرمتین ہین جس شخص نے کہ محافظت رکھی اون تین حرمتون
کے اور نگاہ اور پاس رکھا اونکا حفظ وامان مین رکھیگا اللہ تعالی دین دنیا اوسکے کو اور جوکہ محافظت
کریگا اونکی خدا نہ حفظ وامان رکھیگا اوسکی دنیا نہ اوسکی آخرت کو ابن عمر کہتی ہین کہ پوچھا مین نے
کیا ہین وہ حرمتین یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرمایا حرمت اسلام کے اور حرمت میرے کے
اور حرمت اولاد میرے کی بیچ روایت صحیح بخاری کی ہے ابو بکر صدیق سے رضی اللہ تعالی
عنہ سے منقول اونکی سے نگاہ اور پاس محمد کا رکھو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیچ اہل بیت اوسکے کی پس
نہ اذیت دو اونکو **روایت** ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مین اور
اور اہل بیت میرے ایک درخت ہین بہشت مین اور شاخین اور ٹہنیاں اوسکی دنیا مین ہین
پس جو شخص چاہے پروردگار اپنے کے طرف راہ پکڑے یعنی جو کہ اطاعت اور محبت
حضرت کی اور آل اونکی کی کرے کا خدا کے طرف اور بہشت کی طرف پہنچیگا **روایت**
ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عیال میرے اور محل امانت کا اور محل خزانہ
میرے کا اہل بیت میرے ہین اور انصار ہین پس قبول کرو اور سنو اور راضی ہو نیکیون اونکے
سے اور درگذر کرو برائیون اونکی سے **روایت** ہی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے اول اور بہشتر اون لوگون مین سے کہ بہشت مین داخل ہونگے مین اور علی اور فاطمہ اور
حسن اور حسین ہین حضرت علی کہتی ہین کہ مین نے پوچھا پس محب اور دوست ہمارے
کب داخل ہونگے آپ نے فرمایا پیچھے پیچھے تمہارے **روایت** ہی حضرت عمر سے
رضی اللہ عنہ کہ کہتی تھے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہر سبب
اور ہر نسبت منقطع اور کٹ جاویگا دن قیامت کی سوای سبب اور نسبت میرے کے
اور ایک روایت بیچ ہے کہ سوا اسکے صہرہای میرے کی اور سبب اور نسبت میرے

میری کے اور ایکر روایت یہہ ہے کہ فرمایا آپ نی نسبت میرا اور سمد ہیانا میرا اور آوین کے دن قیامت کی پس شفاعت کروائین کے اونکی کہ جن سے یہہ تعلق رکہتی ہین روایت ہے فرمایا رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے سوال کیا مین نے پروردگار اپنی سے کہ نہ داخل ہو کوئے اہل بیت میرے سی بیچ دوزخ کے پس قبول فرمایا حق تعالے نے اسبات کو اور فرمایا اول سب سی داخل ہونیکے حوض کوثر پر اہل بیت میرے اور دوست میرے اور فرمایا کہ ہم اولاد عبد المطلب کے سردار بہشتیون کے ہین اور حمزہ اور علی اور جعفر ابن ابی طالب اور حسن اور حسین اور مہدی ہے اور فرمایا لازم پکڑو ای آدمیون دوستی ہماری کہ اہل بیت ہین ہم یعنے دوستی میری اور آل میری کی پس تحقیق حال یہ ہے کہ جو شخص کہ بہیجے گا خدا اسکے روبرو اور وہ دوستی رکہتا ہوگا ہم سے داخل ہوگا بہشت مین ساتہہ شفاعت ہماری کے قسم ہے اوس شخص کے کہ جان میری بیچ ہات اوسکی کے ہی یعنی خدا کے نہ نفع کرے گا اور نہ کام اویگا بندہ کے لئی عمل نیک اوسکا بغیر دریافت کرنے حق ہمارے کی یعنی جو کہ اہل بیت کا حق پہچانے گا اور اونسے دوستی رکہی گا اوسکا عمل نیک ہے کام کا ہے والا کچہہ کام کا نہین کسی شاعر نے خوب کہا ہے **فرد** ہے

حب اہل بیت عبادت حرام ہے ؛ زاہد تری نماز کو میرا اسلام ہے ؛ اور ربدوایت ہے کہ نہین کوئی اہل بیت نبی سے صلی اللہ علیہ والہ وسلم مگر واسطی اوسکی عہدہ شفاعت کا ہے یعنی ہر ہر شخص اہل بیت کا شفاعت گنہ گارون کے کرے گا اور بخشوایگا

روایت ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے جو شخص کہ بغض رکہی اہل بیت سے پس وہ منافق ہے جامع ترمذی مین روایت ہی جابر سے کہ ہم منافقون کو ساتہہ بغض علی ہے کی پہچانتی ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص کہ ارادہ کرے

کو وسیلہ پکڑے مجکو اور یہہ کہ ہوے واسطی اوسکے میرے پاس ہات کہ شفاعت کرون مین واسطے اوسکی ساتھہ اوس ہات کی پس چاہیئی جانا اوسے کہ ملاقات اور اخلاص کرے میری اہلبیت سے اور خوش کرے اونکی تئین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے فاطمہ سردار ہے بہشت کی بی بیون کے اور حسین اور حسن سردار ہین بہشت کی جوانون کے اور فرمایا حسن اور حسین پہول ہیرے ہین دنیامین اور فرمایا جس شخص نے کہ دوستی رکہی حسن اور حسین سے اوسنی دوستی رکہی مجہ سے اور جس نے بغض رکہا اونسی بغض رکہا مجسی

فصل

چاہیے جاننا کہ شمایل اور فضایل جناب ولایت مآب محبوب رسول مقبول زوج بتول شیر خدا علی مرتضے کے بی انتہا اور لاتعد ولاتحصی ہین کہا امام احمد حنبل نے رحمتہ اللہ علیہ نہین پہنچی ہمکو فضایل اور بزرگیان کسی کے اسقدر کہ پہنچی ہین علی مرتضے کرم اللہ وجہہ کے کہا قاضی اسماعیل بخاری نے اور نسائی اور ابو علی نیشاپوری نے نہین وارد ہوی فضایل اور مناقب حق کسی کے اصحاب کرام سے ساتھہ سندون حسن اور قوی کے زیادہ اون فضایل اور مناقب سے کہ وارد ہوے ہین بیچ حق علی کے پس وہ جناب کرامت انتساب اول سلمان کان عرفان برادر رسول زوج بتول عالم ربانی شجاع یزدانی زاہد وعابد خطیب غریب جامع وحافظ قران ناصر وحامی اہل ایمان ہے رسالت کے ظاہر ہونے سی پہلی بہی اوس بندہ خدا نے بت کی طرف نہین کبہی رخ کیا اور نہ کبہی اوسے پوجا اسی واسطی کہا جاتا ہے اوس جناب کو کرم اللہ وجہہ یعنی بزرگ کیا اللہ تعالی نے مہنہ اوسکا اور فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے دیکہنا علی کے طرف عبادت ہے اور فرمایا ذکر علی کا عبادت ہے اور جب کہ ہجرت کی نبی صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے مدینہ کو امر کیا علی کو کہ اقامت کرے پیچہے کئی تک بیچ مکہ کے تاکہ امانت اد

اور وصیت نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے جو کہ تھے اوسکی پاس اوسکو ادا کریے اور لوگون
کو ابلاغ اور ارشاد کریے چنانچہ حضرت ولایت پناہ حقیقت آگاہ حکم جناب رسالت مآب
کا بجا لایے اور نایب حضرت کی ہوکر چند روز مکہ مین رہیے بعد چند روز کے مدینہ مین
آنحضرت کی خدمت مین حاضر ہوے اور وہ شیر نیستان شجاعت شہسوار میدان
جلالت سب لڑائیون مین ہمراہ رکاب رسالتمآب کے رہے اور نشان اونکے پاس
تھا مگر تبوک کے لڑائی مین آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اوس جناب کو اپنا خلیفہ کر کر
مدینہ مین چھوڑا تھا اور فرمایا تھا کہ تو مجہ سے بمنزلہ ہارون کے ہے موسی سے اور آثار اور جہاد
حضرت اسد اللہ الغالب کے شجاعت اور جراءت اور فتح اور نصرت کے مشہور ہین
اور معروف ہین کتابین کے کتابین اوسسے بہرین ہوئین ہین سولہ زخم احد
کے جنگ مین بدن مبارک کے اوپر آئی تھے اور جنگ خیبر مین نشان آپ کے
ہات مین تھا اور فتح بہی آپ ہی کے ہات ہوے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے
پہلی خبر دی تھی کہ فتح علی کے ہات ہی چنانچہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم سے ثابت
ہے اور یہ بہی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کل کو نشان اوس
شخص کو دونگا کہ خدا اور رسول اوسکا محبوب ہے اور وہ خدا اور رسول کا محبوب
ہے اور دروازہ قلعہ خیبر کا شیر خدا نے اوکھاڑ کر اپنے سپر کیے تھی اور اپنی پشت
مبارک پر رکھ کر اوسکا پل بنایا تھا خندق کے اوپر تو دلاور اور بہادر اوسپر چڑھ کر اوس
عبور کر کر خیبر کے قلعہ پر جا چڑہے تھے اوس دروازہ کو جب کہ شیر خدا نے اپنے
ہات سے زمین پر ڈالا اٹھ آدمیون نے زور کیا ہرگز نہ ہلا اور کم چالیس آدمیون سے
نہ اوٹھا **روایت** ہی کہ ایکدن علی مرتضی مسجد مین سوتے تھے اور مٹی گندہی کو لگ

گئی ہے کہ حضرت محمد مصطفی نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنے ہات سے وہ مٹی دور کی
اور فرمایا قم یا ابو تراب یعنی کہڑا ہوا ہے باپ مٹی کے نزدیک اہل تحقیق کے یہہ بڑی ہے
منقبت اور بزرگی ہے علی مرتضی کی اسواسطے کہ مراد خاک سے اہل اللہ اور اولیاء کرام ہین
کہ فنا ہو گئے ہین اور خاک درخاک ہو گئے ہین عشق اور محبت الہی مین اور وصل ہو رہے ہین
جناب کبریائی سے اور تواضع اور عاجزی اور انکسار خاک کے مانند اونپر ختم ہے اور
باپ سی مراد اصل اور بنیاد ہے پس اصل اور بنیاد سب عارفون اور ولیون کے حضرت
شاہ سیادت پناہ مین فرمایا حضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے علی مجہسی ہے اور مین علی سے
ہون اور فرمایا مین شہر علم کا ہون اور علی دروازہ ہے اوسکا پس جو شخص چاہے
کہ شہر مین داخل ہووے پس چاہیے کہ پہلی دروازہ مین آوے اور فرمایا آدمی سب جدی جدی
درختون سے ہین اور مین اور علی ایک درخت سے ہون اور فرمایا بد بخت زیادہ
آدمیون مین سے دو شخص ہین ایک وہ کہ جس نے صالح پیغمبر کے اونٹنی کو قتل کیا تہا اور دوسرا
وہ کہ یا علی تیرے مونہہ اور داڑہی کو خون سے رنگیگا یعنی قاتل علی کا ابن ملجم اور فرمایا حضرت
ایک روز کہ بند کرو دروازے اپنی مسجد مین سے مگر علی کا دروازہ کہلا رہے پس ہر حال مین
حضرت علی کو مسجد مین آمد و رفت درست تہی مانند پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے فرمایا حضرت نے
تحقیق ہے یہہ بات کہ اللہ تعالی نے رکہی اولاد ہر نبی کے اوسکی پشت مین اور رکہی میری
اولاد بیچ پشت علی کے اور فرمایا سر نامہ نامہ اعمال مومنون کا دوستی علی ابن ابی طالب کی
ہی اور فرمایا علی مجہ سے منزلہ سر میرے کی ہے بدن سے اور فرمایا علی کے چمک ہوگی بہشت مین
جیسے کہ قریب صبح کے چمک ستارون کے ہوتی ہے اور فرمایا تحقیق بہشت مشتاق ہے تین شخص کا
علی اور عمار اور سلمان کا اور فرمایا کہ یا علی تو قسیم ہے یعنی بانٹنی والا ہی بہشت کا اور دوزخ کا

کہ روز قیامت کی رکہے گی دوزخ کہ یہہ میرے ہین اور یہہ تیرے ہین یا علی یعنی بہشتی بہشتی علی کے
طرف اوینگے اور دوزخے دوزخے دوزخکی طرف جاوینگے **روایت** ہی حضرت ابوبکر
سے رضی اللہ تعالے عنہ کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہے
نہ گذر سکیگا کوئی پل صراط پر کوئی شخص گذر جاویگا کہ جسکو علی جنتی گذارے کی لکہہ دیگا **فصل** جاننا
چاہئیے کہ مناقب حضرت خاتون قیامت مخزن امانت جناب رسالت نور دیدہ رسول سے یعنے
جناب پاک حضرت بتول کے سلام اللہ علی محمد وعلیہا زیادہ حد سی اور خارج عدد سی ہین فرمایا ہے
انحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے قیامت کی دن پکاریگا پکارنے والا یعنی ایک آواز
عرش کے نیچی سے اوے گے کہ ای حشر کے لوگون کہ جمع ہو رہے ہو بند کرو اپنی انکہون کو
تاکہ گذرے فاطمہ بیٹی محمد کے صلی اللہ علیہ والہ وسلم پل صراط کے اوپر سے پس گذریگی
فاطمہ کہ اوسکی رکاب مین ستر ہزار حور عین ہونگین بجلی کی طرح سی گذرنا اور فرمایا فاطمہ میرے
گوشت کا ٹکڑا ہے اذیت دی مجکو جو اذیت دی اوسکو اور خوش کرے اور راحت دیوے
مجکو جو کہ خوش کرے اور راحت دی اوسکو اور فرمایا محبوب زیادہ اہل بیت میرے سے
میری طرف فاطمہ ہے اور روایات سی ثابت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے
حضرت فاطمہ زہرا کو طاہر و مطہر فرمایا اسو اسطے کہ شرک اور گناہ سے پاک ہین اور حیض اور
نفاس سے یعنی جیسی کہ عورتین ہر مہینہ مین اور بعد ولادت کی یعنی بعد جننے کے بی نمازی ہوتے
ہین اپ کو یہہ عارضہ نہوتا تہا شیخ عبد الحق محدث دہلوی رحمہ اللہ نی مشکوۃ شریف کی ترجمہ
مین لکہا ہے کہ روایات مین آیا ہے کہ جب فاطمہ زہرا سلام اللہ علی محمد وعلیہا بیچ خدمت شریف
سید الابرار پدر بزرگوار اپنی کے حاضر ہوتی تہین انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کہڑے ہو جاتے
تہی اور پیشانی کو خاتون قیامت کی چوم لیتی تہے اور اپنی جگہ بٹہاتی تہی اور جب کہ انحضرت

صلی اللہ علیہ والہ وسلم نزدیک فاطمہ زہرا کے تشریف لاتی ستھے فاطمہ زہرا بھی کہ آنحضرت سکے
ساتہہ اسی طرح درپیش آتی تہین **ابیات** منزلت زہرا کی جانی ہے خدا : بعد اوسکی
اور احمد مجتبیٰ : مدح کیا اوسکی کرے کوئی رقم : ہات ہین تعداد کی اسجا قلم : خوبان اوسکے
ہین بی حد وشما : جاننا کوئی نہین جز کردگار : ہے کمان طاہر مطہر ہے وہ ذات : خاص ذات
کبریا والا صفات : پارسائی ختم ہی اوس ذات پر : یہہ سخن بہی ہی تمام ابیات پر :

فصل

چاہیے جاننا کہ فضایل اور فواضل ریحانہ رسول دُردانہ بتول حامل صد درد و محن یعنی حضرت
امام حسن سلام اللہ علی محمد و علیہ کے زیادہ حد و غایت سی اور بیرون تقریر اور کتابت سی ہین
روایت ہے صحیح بخاری اور صحیح مسلم مین براء ابن عازب سی کہ کہان اون نے دیکہا مین
نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو اوس حال مین کہ حسن انکی کندہی پر تہے اور کہتی تہے آپ
خدایا دوست رکہتا ہون مین اسکو پس دوست رکہہ تو بہی اسکو **روایت** ہے
ابن عباس سے کہ آتی تہے نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور سوار کیا تہا اپنی گردن مبارک پر حسن کو
پس اِس حال مین رستی مین ملا ایک مرد اور اون نے کہا اچہی سواری پر سوار ہو
ای لڑکے پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا اچہا سوار ہے وہ یعنی جسکی
سواری اچہی ہے سوار نہ ہے اچہا ہی **روایت** ہے عبد اللہ ابن زبیر سے کہ شبیہ تر
اولاد نبی سے ساتہہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن تہا اور دیکہا تہا مین نے اوسکو کہ
آتا تہا اور حضرت مسجد مین ہوتی تہے اور وہ آپ کی گردن پر یا پیٹہہ پر سوار ہو بیٹہتا
پس آپ اوسکو نہ اوتارتی تہی اور سجدے مین رہتی تہی یہان تک کہ وہ آپ سے اوترتا
البتہ تحقیق یہہ ہے مین نے دیکہا آپ کو کہ رکوع مین ہوتے اور پاؤن اپنی کشادہ کرتے
تہی کہ حسن اوسمین سے دوسری طرف نکل جاتی تہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ

خدایا مین حسن کو دوست رکہتا ہون تو بہی اوسکو دوست رکہہ اور دوست رکہہ اوس شخص کو
کہ جو حسن کو دوست رکہی **روایت** ہی ابو ہریرہ سے ہے کہ دیکہا انہون سے نے رسول صلی اللہ
علیہ و الہ وسلم کو کہ کہول سے تے منہ حسن ابن علی کا اور داخل کر سے تے تہی اپنا منہہ حسن کے منہہ
مین اور کہتی ہیں تہی خدایا دوست رکہتا ہون مین اسکو تو اسے دوست رکہہ اور جو کہ اسکی
دوست رکہی اوسکو دوست رکہہ **فصل** چاہیے جاننا کہ مناقب اور محامد قرۃ عین رسول
نور چشم بتول راحت جان مرتضی کان عرفان ذات کبریا شہید تیغ کرب و بلا قتیل شمشیر جور و
جفا شریف و سعید کونین سید الشہدا حضرت امام حسین سلام اللہ علی محمد و علیہ کے خارج
حد بیان سے ہے مین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے حسین مجہسی سے ہے اور مین حسین سے
ہون دوست رکہے حق تعالی اوس شخص کو کہ دوست رکہی حسین سے **روایت**
ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و الہ وسلم نے فرمایا کہ حسن اور حسین دو گوشوارہ ہین عرش کے
اور جسوقت کہ حق تعالے نے بہشت کو پیدا کیا ساتہہ اوسکے خطاب کیا کہ تو جگہہ رہنے
مسکینون اور غریبون کے ہوگے یعنی اکثر مسکین اور فقیر بہشت مین جاوینگے کہ گناہ کم کرینگے
اور فقر و فاقہ اور رنج دنیا مین اوٹہا دینگی حق تعالی اوسکے عوض اونکو نعمتین اور راحتین
بہشت کے بخشیگا بہشت نے عرض کے کہ الہی کسواسطے جا کہ مسکینون کے اور منزل
درویشون کے مجہکو کیا تو فی ندا پہنچی بہشت کو کہ آیا تو راضی اور خوش نہین ہوتے کہ ارکان
تیرے آراستہ کئے ہین ہم نے ساتہہ حسن اور حسین کے یعنی وہ دو نو بادشاہزادہ
ہین دو جہان کے بہشت نی یہ سنکر فخر اور خوشی کی اور کہا راضی ہوئی مین راضی ہو
مین پس شوکت حسن اور حسین کے اسقدر ہے کہ اگر بہشت ہی تو اوسکی ارکان آراستہ
ہین ساتہہ حسن اور حسین کے اور جو عرش مجید ہے تو گوشوارہ اور زیب و زینت او

حسن اور حسین ہین اور جو دل مومن کا ہے تو وہ روشن ہے ساتھ دوستی حسن اور
حسین کے **رباعی** آفتاب اوج عرفان ماہتاب چرخ دین شبر و شبیر ہین واللہ
اسمین شک نہین عرش و کرسی ہے روضہ رضوان دل آدم تمام نور سی اونکی
منور ہین عزیز و بالیقین **فایده** روایت ہی عایشہ صدیقہ سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ
واله وسلم نے فرمایا کہ خبر دی مجھکو جبرئیل نے بدرستی بیٹا میرا حسین قتل کیا جاوے
بعد میرے زمین نجف مین اور لایا جبرئیل میرے پاس مٹی وہان کے اور خبر دی مجھکو
اونے کہ اس مٹی مین اوسکی لاش ہوئیگی انس ابن مالک سے روایت سی ثابت ہوتا ہے
کہ حق تعالی سے اجازت اور اذن چاہا اوس فرشتی نے کہ باران اور مینہہ کے اوپر موکل
اور متعین ہے واسطی حاضر ہونے کی بیچ خدمت بابرکت آنحضرت صلی اللہ علیہ واله
وسلم کے اور حاصل شرف زیارت اوس جناب رسالت مآب کی صلی اللہ علیہ وسلم
پس حق تعالی نے اذن دیا اور اجازت فرمائی کہ جاؤ اور زیارت محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ واله وسلم سعادت اور برکت حاصل کر چنانچہ وہ فرشتہ دنیا مین حضرت کی حضور پرنور
مین حاضر ہوا اور حضرت اوس روز حضرت ام سلمہ کے گھر مین تشریف رکھتی تھے کہ آپکے
بی بی تھین پس فرمایا آپ نی ای ام سلمہ حجرے کی دروازہ پر جا بیٹھ اور نگاہبانی کر کہ کوئی
ہمارے پاس نہ آسکی ام سلمہ حکم بجا لائین کہ اتنی مین جگر پارہ مصطفی لخت دل مرتضی امیر دارین
حضرت امام حسین سلام اللہ علی محمد و علیہ حضرت کی گھر مین آ لیے ہرچند ام سلمہ نے مزاحمت
کی لیکن شاہزادہ کہ طفل ناز پرورده حضرت کی تھے بقول شخصے کہ ناز بران کن کہ خریدار تست
ام سلمہ کا منع کرنا نہ مانکر کود کر حضرت کی پاس آگئے پس حضرت نی شروع کیا یہہ کہ پیار کرتے
تھے شاہزادہ کو اور بوسے دیتی تھی اور چومتے تھے پس عرض کی اوس فرشتے نے

حضرت کی خدمت عالی مین آیا دوست رکہتا ہے تو اسکو آپ نی فرمایا ہان اوس فرشتے نے کہا امت تیرے قریب ہے کہ قتل کریگی اسکو اور اگر چاہیے تو دکہا دون اوس مکان کو کہ جہان یہ قتل کیا جاویگا پس حضرت کو زمین کرب وبلا کے دکہا دیے پس لائے حضرت اوس زمین سے کے مٹی ذرہ ذرہ سرخ اور دیے ام سلمہ کو پس لے وہ مٹی ام سلمہ نے اور اپنی چادر کے کونے مین باندہ لے اور ایک روایت یہی ہے کہ حضرت نی سونگہا اوس مٹی کو اور کہا کہ اسمین بو کرب وبلا کے آتی ہے ایک روایت یہہ ہے کہ ام سلمہ کہتی ہین کہ آنحضرت نے دی مجکو مٹی سرخ اور فرمایا کہ یہ بیٹے اوس زمین کے مٹی مین سے ہی کہ جہان میرا حسین قتل کیا جاویگا پس جس زمانہ مین اور جسوقت کہ یہہ مٹی خون اور لہو بن جاوے گی پس جانیو تو کہ تحقیق حسین قتل کیا گیا ام سلمہ کہتی ہین رکہا مین نے اوس مٹی کو ایک مین کہ میرے پاس تہا اور مین اوسی ہمیشہ دیکہتی رہی اور کہتی رہی کہ جبدن یہہ لہو ہو جاوے گی وہ دن بڑا سخت ہوگا اور ایک روایت یون ہے کہ جبرئیل امین نے خبر دیے آنحضرت کو قتل ہونے حضرت حسین کے اور کہا آیا کیا دکہاؤن مین تجہے مٹی اوسکی یعنی قتل گاہ کے پس لائے جبرئیل امین کنکریلی مٹی کے ایک مٹہی پس رکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے اوس مٹی کو شیشہ مین اور روایات سے ہی ثابت ہوتا ہے کہ جبرئیل علیہ السلام وحیہ کلبی صحابی کی صورت بن کر حضرت کی خدمت مین آتی تہے اور میوہ بہشت کا دونو صاحب زادون کو گریبان اور آستین سے نکال کر دیتے تہے او جہولا شاہزادون کا ہلاتی تہے تاکہ شاہزادہ آرام سے سوئین اور حضرت فاطمہ زہرا خدا کے بندگی خاطر جمع سے بجالاوین اور چکی حضرت خاتون قیامت کے ساتہہ پیس دیتے تہے اور محنت اور مشقت نباتے تہی حضرت خاتون کو ظاہر مین

دکہلاتے ندیتی سیتے **قطعہ** عجب درگاہ ہے آل نبی کی ؛ جبرئیل امین ہے جسکا
خادم ؛ کسی اونکی مراتب سی خبر ہے ؛ خدا اونکی مدارج کا ہے عالم ؛ **فایدہ** روایت
ہے کہ ایکروز رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم شاہزادہ حسین کو اپنی داہنی ران پر اور
فرزند صلبی اپنی کو کہ ابراہیم نام تہا بائین ران پر بٹہائی ہوئے خوش اور خرم بیٹہی ہوتے کہ
جبرئیل امین حاضر ہوئے اور کہا حق تعالی ان دونو کو تیرے واسطی جمع نکریگا ان دومین سے
ایک کو خدا کو دیدے اور ایک کو تو اختیار کر آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہا اگر
حسین وفات پاویگا تو جان میرے چلی گئے اور نہیے جان علی اور فاطمہ کے اور جو ابراہیم
نے وفات پائی تو زیادہ درد و غم میرے جان پر ہوگا مین نے موت ابراہیم کے اختیار
کی بعد تین دن کے اس قصہ سے ابراہیم نے وفات پائی بعد اسکی جب شاہزادہ
حسین حضرت کی پاس آتی تہے آپ اونہین چوم لیتے تہی اور فرماتے تہی اہلاً و مرحباً کہ فدا
کیا مین نے تجہ پر بیٹا اپنا ابراہیم **ابیات** حسین ابن علی جان نبی ہی وہ ریحان گلستان
نبی ہے نبی کے جان و دل کا ہی وہ آرام سخن یہہ جانتی ہین خاص او رعام کیا فرزند اپنا اوسپر
قربان ؛ شہ ہر دو سرا ہو کی حیران ؛ محبت تہی جو اوسکی دلمین غالب ؛ ہوی اوسکی ہی تسکین جیسی کی طالب ؛ ہوئے راضی نے
فرزند کی مرنے پر رسول خدا کی دیکہہ لی یہہ کارسازی نبی جسپر کری فرزند قربان سو اوسپر کیجے کسکی
ہی یہہ شان **مخزن چوتہا** بیچ ذکر وفات حضرت سید المرسلین خاتم النبیین احمد مجتبی
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ والہ وسلم کیے اور بیچ ذکر وفات حضرت خیر النسا بضعہ خواجہ ہر دو سرا کے
سلام اللہ علی محمد و علیہا اور پر آئینہ دل اہل صفا کے اور مرآت خاطر با نور و ضیا کے مبین
اور روشن ہو چہو کہ بعد ولادت حضرت امام حسن اور امام حسین کے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ
وسلم اکثر بیچ تربیت اور پرورش شاہزادون کے مشغول رہتی تہے اور جدائی اونکی

اور رنج اونکا مطلق گوارا نکرسکتے تہی چنانچہ ایسا ثابت ہوتا ہے روایات سی ایکدن شاہزادہ
حسین کو اپنی سینہ پر بٹہایا تہا کہ اونہون نے پیشاب کردیا دائی نے جلدی سے گہبراکر اوٹہایا
کہ شاہزادہ نے رو دیا آپ کو اونکی رونے سی کمال رنج ہوا اور رقت آگئی
اور فرمایا کہ تو نہین جانتی کہ یہہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے جو اسکو اذیت دیگا مجھکو اذیت دیگا
تدارک اسکی پیشاب کرنے کا ہوسکتا ہے کہ مین دہوڈالونگا جامہ کو پاک ہوجاویگا لیکن
علاج اسکے رنج کا کہ یہہ رو پڑا اب کیا ہوسکتا ہے اور شاہزادون کے ناک بہے آپ
پاک کیا کرتے تہی اور گریہ کو اسکام کے واسطی نفرماتی تہے ایسا ہی ثابت ہوتا ہے
بعضے روایتون سے الغرض دونو شاہزادے آپ کی دامن عنایت مین پرورش پاتے
تہے اور حضرت زہرا اور علی مرتضی اپنی خدمت سراپا برکت کے حاضر رہتی تہے اور
سعادت عبادت کی اور نعمت معرفت کے رات دن حاصل کرتے تہی اور آنحضرت
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شب وروز اپنی اہل بیت مین خوش وخورم رہتی تہے اور شکر خدائے
عزوجل کا بجالاتی تہی اور عالم کو ہدایت اور ارشاد اور کافرونکو تنبیہہ اور تعذیب کرتی تہے اور تمام طرف زمین
عالم کے آپکی طرف سے امیر اور قاضی اور حاکم واسطے جاری کرنی دین اور ایمان کے پہیلے ہوئے تہی کہ اسی اثنا مین یعنی جبکہ دسوان
برس ہوا ہجرت سی حضرت کا ارادہ ہوا خدا کے حکم سے حج کرنے کا خلق کثیر واسطے
ساتہہ ہونے رکاب رسالت مآب کی مدینی مین جمع ہوئے حضرت ہفتہ کے دن چوبیسوین
تاریخ ذیقعد کے احرام حج کا باندہ کر یعنی غسل کرکر اور کنگہی سر مین پہیرکر اور تیل بالون
مین لگاکر اور خوشبو بدن مبارک کو ملکر رشک افزائے صد مشک وعنبر ہوکر اور سیئے ہوئے
کپڑے اوتار کر اور لنگ باندہ کر اور سفید چادر اوڑہ کر آفتاب اور ماہتاب کو شرمندہ کرتے
ہوئے دولت خانہ مبارک سے طالع اور برآمد ہوئے اور نماز ظہر کی مدینی کی مسجد مین ادا کرکے

مکہ طرف مع اہل بیت اور اصحاب اور ملازمین اور احباب کی ساتھہ حشمت وجاہ سے اوتائید
اور امداد اللہ سے روانہ ہوئے حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ نے کہ یمن مین تشریف رکہتے
تہے بحسب طلب حضرت رسالت مآب کی صلی اللہ علیہ والہ وسلم وہان سے روانہ ہوکر بیچ
اثنای راہ سے شرف ملازمت سرور دوجہان صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے اور ہمراہ
رکاب سعادت مآب کی مکہ کو راہی ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نی بعد
رسول ہونے کی یہہ ہی ایک حج کیا ہے کہ اسکو حجۃ الوداع کہتی ہین اور اس حج مین حضرت
نی یارون کو بلا کر وداع کیا ہے اور فرمایا ہے کہ سیکہو مجہ سے احکام حج سے پس
تحقیق نہ حج کرون گا مین بعد اس برس کی اسواسطی کہ بعد اس حج کی آپ کی وفات ہوئی ہے
روایت ہی کہ حضرت نی مکہ مین عرفہ کی دن عرفات کی میدان مین بطن وادی سے
مین خطبہ پڑہا اور وصیتین آل و اصحاب اور اصداق اور احباب کو کین اور فرمایا ڈرو تم خدا
سے بیچ حق بی بیون اپنی کے کہ اونکو اپنی تحت نکاح مین لائی ہو تم اور اونکی شرمگاہون پر تصرف
کیا ہے تم نے ساتھہ کلمہ خدا تعالی کے اور ساتھہ حکم اوسکی کے تمہارا حق اونپر یہہ ہے
کہ وہ بیبیان تمہاری فرش پر کسو نامحرم مرد کو قدم نہ رکہنی دین یعنی بیگانہ مرد کو ہو اور نامحرم
اگرچہ کیسی سے قرابت رکہتا ہو اور رشتہ داری رکہتا ہو اپنی پاس جگہ نہ دیوین
اور اوسسی دور رہین اور حتراز کرین یعنی اوسکی شیطنت سی ڈرین اور پارسائی اپنی کو
جانی نہ دیوین اور جو وہ بیبیان ایسا کچہہ کرین کہ تم برا وہ اوسکو جانتی ہو اور برا جانتی ہو پس تم تنبیہ
کرو اور مارو مارنا نہیں مارنا نرم کہ بہت دردمند ہوے اور بدن مین نشان نہ پڑے اور حق بیبیون
کا تم پر یہہ ہے کہ تم روٹی کپڑا دو اونہین خوشی سے اور اچہی طرح سے اور انصاف کرو یعنی
اونکو ہر صورت راضی رکہو اور ناحق آزردہ نکرو پہر فرمایا حضرت نی کہ چہوڑتا ہون بیچ تم مین

وہ چیز کہ اگر اوسکو مضبوط پکڑوگے اور اوسپر عمل کروگے ہرگز گمراہ نہ ہوگے وہ چیز
کیا ہے کہ قران ہے پہر فرمایا کہ قیامت کی روز پوچہے جاؤگے تم کہ محمد نے صلی اللہ علیہ
وسلم کیون کر تم مین زندگی کیے اور کیا معاملہ کیا پس کیا کہوگے تم سب نی کہا کہ ہم کہینگے
کہ آپ نی احکام خدا کے ہم پاس پہنچائے اور امت کو نصیحت بواجبی کیے اور
جو کہ امانت تمہارے پاس تہے اسکو بخوبی ادا کیا اور جو کہ حق رسالت کے اور دعوت کے
تہے آپ بجالائے اور خدا کے راہ مین جہاد کیئے اور سعی اور کوشش فرمائے
پس آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے انگشت سبابہ یعنی انگوٹہے کی پاس کے
اونگلی آسمان کے طرف تین مرتبہ اوٹہائی اور زمین کے طرف نیچی کے اور کہا خدایا گواہ
رہ خدایا گواہ رہ خدایا گواہ رہ پہر فرمایا ای گروہ مسلمانون کے جانو تم تین چیزین سینون کو
صاف اور پاک کرتے ہین ایک اخلاص عمل یعنے عمل نیک دلسی اور خالص نیت سے
کرنا کسی کی دکہانی کے واسطی اور سنانی کے واسطی نہو اور دوسرے لازم پکڑنا
مسلمانون کے جماعت کو اور تیسرے خیرخواہی اور نیک خواہی مسلمان بہائے
کی یعنی ہر مسلمان کے کہ وہ دین کا بہائی ہی روایت کی گئی ہی کہ بیچ حجۃ الوداع کے
دس روز حضرت مکہ مین رہے اور نماز قصر کے گذارتے رہی اور جب کہ مکہ سے
مراجعت کی اور مدینی کو تشریف لی چلے اثنائے راہ مین خم غدیر کے منزل مین کہ وا
محفہ کے درمیان مکہ اور مدینہ کے ہی نماز ظہر کے اول وقت پڑہے غدیر کہتے ہین حوض
کو اور خم ساتہہ خ کے پیش کے نام جگہ کا ہے کہ جہان لشکر ظفر پیکر کا مقام ہوا
تہا پس بعد نماز کے حضرت نی مونہہ طرف اصحاب کی کیا اور فرمایا آیا نہین جانتے
ہو تم کہ مین اولی ہون ساتہہ مومنون کے ذاتون اونکی سے کہا اصحاب نے

بلی یعنی ہان ہم جانتی ہین کہ تو اولی ہی ساتہہ مسلمانون کے ذاتون اونکی سے
لکہا ہے۔ کہ معنی اس کلام کے یہہ ہین کہ مین نزدیک تر اور دوست تر ہون ساتہہ مسلمانون
کے اونکی ذاتون سے یعنی مین امر کرتا ہون مومنون کو ساتہہ صلاح اور نجات کے
باتون کے اور ساتہہ خیر کے کامون کے کہ اوس مین دنیا اور آخرت کی خیر ہوتی
ہے بخلاف نفسون اور ذاتون اونکی کے کہ وہ حکم کیتے اونسی برے کام اور شر و فساد
کے کروا دیتی ہین اور ایک روایت یہہ ہے کہ آپ نی فرمایا کہ گویا مجکو عالم بقا کو بلاتے
ہین اور مین نے اوس عالم کا ارادہ مصمم کرلیا اور وہان کا جانا قبول کیا ہے جانو تم کہ مین
تم مین تعلقین چہوڑتا ہون یعنی دو چیزین بہاری کہ متاع نفیس ہین ایک دوسری سے
بزرگ زیادہ ہے وہ دو چیزین کون سے ہین ایک قران اور دوسرے اہل بیت
میرے دیکہو تم اور احتیاط کرو تم کہ بعد میرے ساتہہ ان دو چیزون کے کیسا سلوک
کروگے تم اور بیچ رعایت کرنے حق ان کے کی کیا معاملہ پیش لاوگے اور وہ دو چیزین
آپس مین ایک دوسرے سی ہرگز جدا نہین ہونگے یہانتک کہ دونو وارد ہونگے
اوپر حوض کوثر کے یعنی قیامت کو میرے پاس حوض کوثر پر اگر تمہارا شکریہ یا جو معاملہ کہ
کرتمنی اون کے ساتہہ کیا ہر کا میرے حضور مین کہین گے پہر آپ نی فرمایا کہ خدا مولا
میرا ہے اور مین مولا سب مسلمانون کا ہون بعد اسکی علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کا ہات
پکڑا اور فرمایا اللہم من کنت مولاہ فعلی مولاہ خدایا وہ شخص کہ مین مولا اوسکا ہون پس علی مولا
اوسکا ہے یعنی جسکا مین مولا ہون علی بہی اوسکا مولا ہے اللہم وال من والاہ و عاد من
عاداہ خدایا دوست رکہہ تو اوس شخص کو کہ دوست رکہی علی کو اور دشمن رکہہ اوس شخص کو
کہ دشمن رکہے علی کی تئین **روایت** ہی کہ قدوہ عمر ابن خطاب نے ہات علی مرتضی

پڑا اور کہانیکی اور خوشی ہوتی تہے ابی بیٹے ابی طالب کی کہ ہر دن کے صبح کہ تجلو ہوا کرتے
گے حال یہہ ہوگا کہ تو مولا ہر مرد مسلمان اور ہر عورت مسلمان کا ہوگا بعد اوسکی نزول
بمنزل حضرت مدینہ منورہ مین داخل ہوئے **فصل** چاہیے جاننا کہ اس حج مین حقیقت
اپنی انتقال کے بیچ جو حضرت ذی الجلال سے آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو معلوم
ہوگئے تہی اور سورہ اذا جا نصر اللہ اور آیہ الیوم اکملت لکم دینکم کہ اونہین دنون مین نازل
ہوئی تہے آپ نی جان لیا تہا کہ پیغام رب الانام کا قریب آیا چاہتا ہے پس حضرت
کوشش اور سعی بیچ کار آخرت کی نہایت کرتی تہے عبد اللہ ابن مسعود سے روایت ہے
کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ایک مہینے پہلی اپنی وفات سے ہمین اپنی رحلت سی خبردار کر دیا
تہا اور عایشہ صدیقہ کے گہر مین اصحاب کو بلا کر نصیحتین اور وصیتین اونکی حق مین اور دعائین کین
تہین اور از راہ شفقت کی اور درد فراق اور جدائی اوس جماعت کے آپ نی گریہ کیا اور روئے اور آہ
آخر ماہ صفر کے حضرت نی خدا کے حکم سے گورستان بقیع مین جا کر استغفار کے موتی کے
واسطے اور شہداء احد کے لئی استغفار کر روایت کی گئی ہے کہ اٹہائیسوین تاریخ ماہ صفر کے
بدہ کے دن آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کو مرض لاحق ہوا یعنے تپ اور درد سر عارض
ہوا روایات سے ثابت ہی کہ حق تعالی نے حضرت جبرئیل کے معرفت پیغام بہیجا کہ
محمد صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اگر چاہین دنیا کو اور زندگی کو اور دنیا کے ناز نعمت کو اختیار
کرین کہ مین سب اون کو عطا کر دونگا اور دونگا اگر چاہین کے مجہ سے اور چاہین آخرت کو
اور میری ملاقات اور ملازمت کو اختیار کرین حضرت نی آخرت کو اور وصال ذوالجلال
کو اختیار کیا **فصل** چاہیے جاننا کہ بیچ ارباب سیر کے اختلاف ہے کہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کتنی دن بیمار رہے اکثر یہہ کہتے ہین کہ تیرہ دن بیمار رہے

اور بعضے کہتی ہین کہ چودہ دن اور نزدیک بعضون کے بارہ دن اور ایک قول یہہ ہی کہ دس
دن اور اندون کے بیچ مین ایک آدہ دن تخفیف بہی کچہہ ہوگئی تہی اور بیماری انکو میمونہ کے
گہر ہوئی ہیتہے پہر سب بی بیان آپ کی اور اہل بیت انکی متفق ہوکر آپ کو عایشہ صدیقہ کے گہر
لی آئے اور عایشہ صدیقہ حضرت صدیق اکبر کے بیٹی ہین اور آنحضرت کی بیبی ہین چاہتی سب
بیبیونسی تہی بعد حضرت خدیجہ کبری کے **روایت** ہی عایشہ صدیقہ سے کہ تہین ہم
سب بیبیان نزدیک پیغمبر خدا کے صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم یعنی اس مرض آخری کے دنون مین ایک وقت
کہ پس آئی فاطمہ اور جدی نہ تہے ہیبت اور روش اور رفتار فاطمہ کے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے
ہیبت اور روش اور رفتار سے اور روایت کی گئے ہی کہ جب وہ حاضر ہوتے تہین حضرت
کے خدمت مین حضرت کہڑے ہو جاتے تہی اور متوجہ اور مستقبل اونکی طرف ہو جاتی تہے اور اونکو
چومتے تہے اور سونگتے تہے اور اپنی جگہ پر اون کو بٹہاتے تہی اور حضرت جبکہ خاتون قیامت کے
گہر جاتی تہے وہ بہی اپنی پدر بزرگوار کے ساتہہ اوسی طرح درپیش اتی تہین کہ جسطرح آپ
درپیش آتے تہی الغرض عایشہ صدیقہ کہتی ہین پس جسوقت کہ دیکہا حضرت نی فاطمہ کو کہا کہ
مرحبا اور خوش آمدید ہو بیٹی میرے کو پہر بٹہایا فاطمہ کو اپنی پاس پہر کان مین فاطمہ کے چپکی سے
کہا کچہہ پس رو دیا فاطمہ نے اور روئی بہت پس جسوقت کہ دیکہا حضرت نی فاطمہ کو غمگین
اور اندوہگین کان مین چپکی سے پہر کچہہ کہا پس ناگاہ فاطمہ ہنسنی لگی عایشہ صدیقہ کہتی ہین
پس جسوقت کہ حضرت اوس جگہ سے کہڑے ہو گئے اور اوس مجلس سے برخواست ہوئے
پوچہا مین نے کہ اے فاطمہ کیا سر گوشی کی حضرت نے تجہ سے اور کیا پوشیدہ بات کے
کہا فاطمہ نے نہین مین ایسی کہ ظاہر کرون مین بہید حضرت کا یہان سے ثابت ہوتا ہی کہ مستحب ہے
اور بہتر ہے چہپانا بہید بزرگون کا اور ایسے ہی چاہئے مریدون کو بہید اپنے پیر کا کہ سکہے رو برو خاص

نگرین ایسا ہے لکہا ہے شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے ترجمہ مشکوۃ مین الغرض عائشہ
صدیقہ کہتی ہین جب کہ وفات ہوے حضرت کی ایک دن فاطمہ سے مین نے کہا کہ قسم
دلاتی ہون مین تجکو بسبب اسکی کہ میرا حق تجہ پر ہے جو مادر ہے اور حق صحبت کا اور محبت
کہ نہ چہوڑون گی مین تجکو مگر جب کہ خبر دیگی تو مجکو اوس دن کے سرگوشی کی کہ حضرت
نے کیا تجہ سے پوشیدہ کہا تہا فاطمہ نے کہا ہان اب کہ آنحضرت نی صلی اللہ علیہ والہ وسلم
اس عالم سے رحلت فرمائی ہے کہون گی مین ای پر اوس وقت کہ پوشیدہ کلام کیا تہا جسی
بیچ اول مرتبہ کے پس وہ یہہ تہا کہ حضرت نی خبر دیے تہی مجکو یہہ کہ جبرئیل دور کیا کرتا تہا
مجہسے قران کا ہر برس مین ایک مرتبہ یعنی رمضان مین اور تحقیق اوسنی دور کیے ہی قران کے
مجہ سے اس برس مین دو مرتبہ تاکہ کامل ہو امر دین کا اور گویا یہہ وصیت ہی حفظ قران کے
اور حفظ احکام قران کے اور نہین گمان کیے جاتا مین مگر یہہ کہ تحقیق اجل قریب آئی پس اے
فاطمہ تو تقوے اور پرہیزگاری کیجیو اور جزع فزع نہ کرنا اور صبر کرنا پس تحقیق مین بہتر آگے
جانی والا ہون واسطی تیرے پس جسوقت کہ دیکہی حضرت نی ناصبری میری یعنی یہہ
سنکر مین رونے لگی اور صبر و قرار میرا جاتا رہا اور حضرت نی میری ناصبری اور غم دیکہا پوشیدہ
کہا دوسری بار مجہسے کہ ای فاطمہ آیا نہین راضی ہوتی تو یعنی چاہیے کہ راضی ہو تو کہ ہے تو
اور رہیگی تو سردار اور بہتر ساری عالم کے بیبیون سے یا یہہ کہا کہ سردار ہو وے بہتر
سب بہشت کی بیبیون سے حاصل یہہ کہ تو دل تنگ مت ہو اور خدا سے راضی رہ
اور شکر کر کہ خدا نے تجکو یہہ مرتبہ دیا ہے اور ایک روایت یہہ ہے کہ کہا فاطمہ نے حالیکہ بیچ
کہ پہلی سرگوشی مین حضرت نی مجکو خبر دیے تہی کہ مین وفات پاونگا اس مرض مین پس مین
رونے لگی پس خبر دیے آپ نی دوسری سرگوشی مین کہ سب اہل بیت میرے سے

تو بہی پہلی میرے پاس آ دیوے گی اور مجہسے ملی گے پس خوش ہوئے اور ہنسی مین **فایدہ**
جاننا چاہیے کہ جیسی خبر دی تہے صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہرا کو ویسی
ہی ہوا ہے کہ حضرت خاتون قیامت حضرت کی وفات سے چھ مہینے بعد عالم فنا سے عالم
بقا کو تشریف لے گئین امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ مختار اور دین ہمارا یہ ہے کہ سب
بیبیون سے افضل فاطمہ ہین بعد اونکی خدیجہ والدہ اونکی بعد خدیجہ کے عایشہ روایت ہے
کہ جب حضرت کو شدت مرض کے ہوی اور آپ نی دولت خانہ مین تشریف رکہی قوم انصار
اور اصحاب اخیار گرد مسجد نبوی کے سراسیمہ اور حیران اور پریشان پہرتے تہی اور روتے
اور کہتی تہے کہ دیکہا چاہیے کہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ہمارا احوال
کیا ہووے گا حضرت یہہ خبر سنکر اور اوٹہہ کر ایک ہات علی کے کندہی پر رکہہ کر اور ایک ہات
فضل ابن عباس کے کندہی پر رکہہ کر مسجد کی طرف تشریف لائے اور عباس آگے آگے
چلتی تہے مسجد مین آکر منبر کے اول پایہ پر رونق افزا ہو کر اور بیٹہہ کر لوگون کو بلایا اور عصابہ
حضرت کی سر پر بندہا ہوا تہا لوگ سب جمع ہوئے آپ نی خدا کے حمد و ثنا کی اور کہا کہ
کوئی پیغمبر ہمیشہ دنیا مین نہین رہا تا مین بہی رہتا اور نصیحتین اور وصیتین بہت سی کین فضل ابن عباس سے

روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم اس مرض مین ایک دن
ہر اہات پر گہر سے باہر نکلی اور مسجد مین تشریف لا کر منبر پر بیٹہے اور عصابہ سر سے بندہا ہوا
تہا بلال سے کہ خادم آپ کا ہے اور اذان کہنے والا ہے فرمایا لوگون کو ندا کر تو سب جمع
ہو وین کہ مین اونکو نصیحت اور وصیت کرون اور یہ آخر یہ وصیت ہی پس بلال حکم بجالایا اور
لوگ سب اپنی گہر اور مکان اور دوکان کہلی ہوئے چہوڑ چہاڑ کر آئی اور مسجد مین جمع ہوئے
کہ مسجد مین گنجایش نہ رہے تہی اور آپ نے ساتہہ بلاغت اور فصاحت کے خطبہ پڑہا اور

اور خداے کی حمد اور ثنا کہے اور فرمایا کہ مین تم سے جدا ہوا چاہتا ہون جس کسیکو کہ مین نے کبھی
مارا ہو یا گالی دیے ہو یا کسیکا قصور کیا ہو یا کسی کا مجہپر قرض آتا ہو اس وقت مجہسے بدلہ اور
عوض لے لیوے یا معاف کرے یہہ فرما کر پہر آپ نے نماز ظہر کی باجماعت ادا فرمائے بعد نماز کے
پہر منبر پر رونق افزا ہو کر تاکید اور تشدید فرمایا کہ جسکا حق مجہپر ہو آج چاہیئے کہ فیصلہ کر لے اس مین
ایک شخص اوٹہا اور کہا کہ تین درم میرے آپ پر آتے ہین کسی درویش کو آپ نے مجہسے دلوائے
تہے آپ نے فضل بن عباس سے کہا کہ تین درم اسکو دیدے پہر آپ نے فرمایا کہ جسکسی کی اوپر حق
ہووے چاہیئے کہ اپنی گردن سے ادا کرے کہ فضیحت دنیا کے آسان ہے آخرت کی فضیحت
سے اسمین ایک شخص اوٹہا اور اوسنے کہا کہ مین نے ایک مرتبہ بسبب محتاج ہونیکے تین درہم غنیمت کے
مال مین سے چرا لیے تہے آپ نے فضل ابن عباس سے فرمایا کہ تین درم اس سے لیلے بعد اسکے
حضرت نے لوگون کے واسطے دعاے خیر کی **فایده** جاننا چاہیئے کہ مدت مرض مین جبکہ وقت
نماز کا ہوتا تہا بلال جاکر آپ کو خبر کرتے تہے اور آپ برآمد ہوتے تہے اور نماز پڑہواتے تہے لیکن
آخر مرض مین تین دن بسبب ضعف اور کمال ناتوانی کے تشریف باہر نہ لاسکتے تہے عشا کی نماز کا
وقت تہا کہ حضرت بلال دروازے پر آئے اور کہا الصلوٰة یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
حضرت کو کمال ماندگی تہی باہر نہ آسکے بلال کو کہلا بہیجا کہ ابوبکر سے کہہ کہ امامت قوم کی بجا لاوے
حضرت بلال سنکر روئے اور کہا آہ کون میرے فریاد کو پہونچے آہ امید میری اور پشت پناہ
میرے ٹوٹے آہ کیا ہوتا کہ مان نے مجہے نہ جنتی کاشکے اس سے پہلی مین موا ہوتا الغرض حضرت بلال
روتے ہوئے حضرت ابوبکر کے پاس آئے اور کہا ابوبکر اوٹہیے جو ہین نظر ابوبکر صدیق کی محراب پر
پڑے اور اوس مکان کو قبلہ دوجہان کعبہ دین و ایمان اپنی سے خالی پایا بے اختیار رو پڑے
اور بیہوش ہو کر گر گئے شور و فغان یاران سے اوٹہا اور ایک قیامت برپا ہوئی **ابیات**

قبلہ دو جہان کہان جاؤن کس وسیلہ سی آپ کو پاؤن مجکو تم بن اندہیرا ہے عالم ہو گئے
خلق درہم وبرہم اب دکہا دیجئی جمال مجہے شوق دیدار ہی کمال مجہے حضرت نے
فاطمہ زہرا سے پوچہا کہ کیا شور وفغان ہے عرض کے حضرت فاطمہ نے کہ خادم اور یار اور
دوست غمخوار آپ کی جدائی کی غم سے روتے ہین اور نالہ وزاری کرتے ہین پس آپ
حضرت علی اور حضرت عباس پر اعتماد اور تکیہ کرکر مسجد مین تشریف لائے اور نماز گذاری
ایک روایت ہی کہ دوسرے دن حضرت کو مرض مین کچہہ تخفیف معلوم ہوئی دو مرد کے سہارے
سے کہ ایک اون مین سے عباس ہے مسجد مین تشریف لائے ابو بکر صدیق ظہر کی نماز پڑہاتے
تہے آپ نے فرمایا کہ مجکو ابو بکر کے پہلو مین بٹہا دو ویسا ہی کیا ابو بکر نے چاہا کہ امامت کے مقام
سے ہٹی آپ نی اشارہ کیا کہ اپنی مقام ہی مین رہ پس سرور عالم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے نماز گذاری
ابو بکر مقتدی حضرت کی تہے اور سب لوگ مقتدی ابو بکر کے **روایت** ہی کہ دوشنبہ کے
روز یعنی پیر کے دن ابو بکر صدیق صبح کی نماز پڑہاتے تہی کہ حضرت نی دو شخص پر تکیہ کرکر چاہا
کہ مسجد مین تشریف لاوین لیکن بسبب ضعف کی حجرہ کے دروازے ہی تک آسکے کہ پردہ حجرے کا
اوٹہا کر دیکہا اور نمازیون کے صفون کو دیکہہ کر خوش وخورم ہوئے اور مسکرائے پس ابو بکر صدیق
نے چاہا کہ خود صف مین ہین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم امام ہوین آپ نے ساتہہ دست
مبارک اپنی کے اشارہ کیا کہ تم نماز اپنی تمام کرو اور پردہ حجرے کا چہوڑ دیا اور اوسی دن آپ کے
وفات ہوئی **روایت** ہی یارون نے بیچ مقدمہ تجہیز اور تکفین کے پوچہا تہا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم نے فرمایا غسل دینا میرا اور کفن پہنانا میرا اور قبر مین رکہنا میرا چاہئے کہ اہل بیت میرے
بجالاوین اور سفید کپڑون سے کفن کرین اور چاہئے کہ کفن مین مجہے کرکر جنازہ میرے کو قبر کے کنارہ
رکہہ سب ہٹ جاوین اور دروازہ اس مکان کا کہ یہان قبر ہوئی ہے بند کردین کہ اول نماز مجہہ پر حقتعالی

پڑہیگا یعنی رحمت خاص نازل کریگا پہر جبرئیل پہر میکائیل پہر اسرافیل پہر عزرائیل بعد
اوسکے فوج فوج فرشتے آوینگے اور نماز گذارینگے اور چاہیے کہ میری روح کو اذیت بذریعہ
ساتھہ چلّا کر رونے کی اور نوحہ وغیرہ کے اور چاہئیے کہ اول مرد اہل بیت کی مجہپر نماز پڑہین پہر
بی بیان اہل بیت مین سے پہر اصحاب و احباب پڑہین اور میرا سلام اون لوگون اور یارون کو
کہ اس وقت حاضر نہین ہین پہنچانا اور اوپر ہر شخص کے کہ پیروی دین میری کے کرے اور متابعت
سنت میری کے قیامت تک سلام میرا پہنچے **ابیات** زہی نصیب ہمارے کہ ای نبی
کریم : سلام آپ کا پہنچے ہمین بلطف عمیم : سوا جناب کی ہے کونسا نبی ایسا : کہ ہوی امت عاصی جسے اسقدر
وہ رحیم : **روایت** ہی کہ حضرت فاطمہ زہرا دو نوشاہزادۂ دو جہان کو لیکر حضرت کی خدمت
مین آئین اور عرض کیے کہ اپنی نواسون کو کچھہ میراث بخشیے آپ نے فرمایا حسن کو خصلت اور سیادت میری
نصیب ہوئے اور حسین کو سخاوت اور شجاعت بخشی **روایت** ہے عائشہ صدیقہ سے کہ فرمائی تہی حضرت نے جسموی کہ ای عائشہ
ہمیشہ پاتا تہا مین اپنی بیچ اذیت اوس طعام کے کہ جسمین زہر مجکو دیا تہا اور اس وقت اسقدر اذیت
پاتا ہون مین کہ میرے دل کے رگ جیسے کٹی جاتی ہی **روایت** ہی ام سلمہ سے کہ حضرت
اپنی شدت مرض مین ایک دن اپنی لب ہلاتے تہی کہ مین نے کان رکہہ کر سنا کہتی تہے الٰہی امت
میری کو دوزخ کے آگ سی نجات دے اور حساب قیامت کا ان پر آسان کر **روایت**
ہے کہ جب تین دن باقی رہے حضرت کی وفات مین جبرئیل حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے
اور کہا کہ پروردگار تمہارے نے تمکو سلام کہا ہے اور مجکو واسطے تعظیم اور اکرام اور افضال
خاص تمہارے کی بہیجا ہے اور ایک چیز پوچہی ہے کہ وہ دانا ہے ساتھہ اوس چیز کے
تم سے وہ یہہ ہے کہ پوچہا ہے اپنی تئین کیا پاتے ہو تم اس حال مین اور کیا ہے حال آپ کا
فرمایا کہ پاتا ہون مین اپنی تئین ای جبرئیل غمگین یعنے امت کے طرف سے اور پاتا ہون مین اپنی تئین

اندر وہ گئین پس چلی گئے جبرئیل پہر دوسرے دن آکر وہ ہی کہا جو پہلی دن کہا تہا اور حضرت سے
وہ ہی جواب سنا جو پہلی دن سنا تہا پہر تیسرے دن حضرت جبرئیل آئی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے
وہی سوال وجواب ہوا جو پہلی دو دن ہوا تہا اور اوس دن جبرئیل کے ساتہہ ایک فرشتہ بہی آیا کہ نام
اوسکا اسماعیل ہے اور وہ سردار اور حاکم ہے لاکہہ فرشتون کا ایسے لاکہہ فرشتے کہ ہر ایک ہر ایک
اونمین سے سردار اور حاکم ہے لاکہہ فرشتون کا پس اجازت اور اذن چاہا اوس فرشتے نے اندر آنیکا
حضرت نے جبرئیل امین سے پوچہا کہ یہ کون فرشتہ ہے جبرئیل امین نے بیان کیا یہ اب ہے
اور اب ہے پہر کہا جبرئیل امین نے کہ عزرائیل ملک الموت بہی دروازہ پر حاضر ہے اجازت
اور اذن اندر آنے کا چاہتا ہے اور نہین اذن چاہا کسی آدمی سے اسنے پہلے تمہارے اور نہ
اذن چاہے گا کسی آدمی سے پیچہے یعنی معمول اوسکا یہ ہے کہ کسیکے اذن اور بغیر اذن سے اوسکا کام
نہین ہے یہہ خدا کے حکم سے آتا ہی نبیون کے اور ولیون کے اور عام وخاص کے روح
قبض کرتا ہے نہ کسی سے پوچہتا ہے نہ کچہتا ہے یہہ بزرگی اور کرامت خاص آپ ہی کے واسطے
ہی کہ آپ سے آ اذن مانگتا ہے اور بی اذن اندر نہین آتا پس فرمایا آپ نے کہ اذن دو تم اوسکو

روایت ہی کہ ملک الموت ساتہہ ہزار فرشتون کے کہ ملازم اور مصاحب اوسکی تہے
اور سب ابلق گہوڑون پر سوار تہے زیبائش کئی ہوئے ساتہہ پوشاک تحفہ اور سوتے اور یاقوت
کے آیا تہا اور ملک الموت اعرابی کی شکل بنا ہوا تہا اور ہات مین ایک نامہ لئے ہوا تہا پروردگار
عالم کے طرف سی الغرض ملک الموت نے باہر سے کہا السلام علیک یا اہل بیت نبوت اور ا
کان رسالت اذن دو ہمکو تو ہم اندر آوین تم پر رحمت خدا تعالی کی ہی جیو فاطمہ زہرا حضرت کے
سرہانی بیٹہین تہین اونہونے فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم اپنی حال مین مشغول ہین ملاقات
میسر نہین ہو سکتی پہر دوسرے مرتبہ وہ ہی آواز آئی حضرت فاطمہ نے پہلا سا

جواب دیا پہر تیسرے بار وہ آواز ایسی ہیبت سی آئی کہ سب لرز گیے حضرت نی کہ بیہوش

ہو رہے تہی ہوش مین آکر انکہین کہولین اور پوچہا اہل بیت نی صورت حال کے عرض کیے آپ نے

پوچہا ای فاطمہ تو جانتی ہے کہ وہ کون ہے عرض کیے کہ خدا اور رسول خدا کا علم ہے فرمایا

کہ وہ کاٹنی والا آرزون کا اور جدائی کرنے والا عزیزون اور یارون کا اور بیوہ کرنے والا بیبیون

کا اور یتیم کرنے والا بیٹیون اور بیٹون کا ہے یعنی ملک الموت ہی **روایت** ہی کہ آپ نے

بیبیون کو بلا کر وصیت کی کہ اپنی گہر کے کونے مین بیٹہنا اور پردہ ستر مین رہنا اور نامحرم کے

طرف نظر نکہنا اور فاطمہ زہرا سے کہا کہ اپنی بیٹون کو بلا لے حضرت فاطمہ امام حسن اور امام حسین کو

کہ دو نوشاہزادے خورد سال تہے لی آئین حضرت نبی نے اپنی سینہ بی کینہ سے لگایا

اور شاہزادے بہت روئے اور حضرت بہی اونکے رونی سے روئی اور آپ نے

علی مرتضی کو بہی بلایا اور اپنی بغل مین پکڑا اور نعمتین دو جہان کے بخشین اور نصیحت اور وصیت کیے

روایت ہی کہ سکرات موت کی اور تلخی اور شدت اوسکی حضرت کو بہت تہی کہ کبہی

سرخ ہو جاتے تہی اور کبہی زرد اور ہاتون کو کہینچتی تہے اور پسینا چہرہ مبارک پر بہت تہا

اور ایک قدح پانی کا آپ نی روبرو رکہا تہا کہ اوسمین ہاتہ ڈالتی تہے اور مونہہ کو ملتی تہے

اور یہہ کہتی تہے کہ خدا یا مدد کر میرے بیچ تلخیون اور شدتون موت کی **روایت** ہی ابو رفت

حضرت عائشہ صدیقہ کے سینہ سے لگی ہو ہی بیٹہے تہی اور پشت مبارک آپ کی عائشہ صدیقہ کے

سینہ سے چسپیدہ اور لگ رہی تہے کہ ناگہان عبد الرحمن ابن ابی بکر بہائی عائشہ صدیقہ کے

ایک مسواک سبز پوست ہات مین لیے ہو ہی ائی روبرو حضرت کے پس عائشہ صدیقہ نے

رغبت حضرت کی طرف مسواک کے دیکہہ کر اور حضرت سے پوچہکر مسواک اپنی بہائی کے

ہات مین سے لیکر آپ کو دیے آپ نے دہن مبارک مین کے وہ سخت معلوم ہوئے حضرت نے

عائشہ کو دیے تا نرم کر دیے عائشہ نے اپنی دانتون سے اوس مسواک کو نرم کر دیا پہر حضرت
نے اوس مسواک کو اپنی دہن مین اور دانتون پر پہیرا اور کہا حضرت عائشہ کہتی ہین کہ یہ خدا کے
دولت اور نعمت مجکو میسر ہوئی کہ آخری وقت حبیب خدا کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرا
لعاب دہن اور آپ کا جمع ہوا اور حق تعالے نے درمیان سینہ اور گردن میرے کی اونکی روح
قبض کی کہ آپ عائشہ صدیقہ کے سینہ سی لگے ہوئی بیٹھی تہے **روایت** ہی کہ اوس وقت
کہا فاطمہ زہرا نے واکرب اباہ یعنی ای سختی اور قلق تیرا ای باپ میرے فرمایا حضرت نے
فاطمہ سے نہین اذیت اور سختی آج کے دن کی بعد اوپر باپ تیرے کے یعنی اذیت جتنی ہے اس
جہان مین ہے پہر بعد وفات کی وہان تمام خوشی اور سرور اور حضور ہے اور کہا الٰہی
فاطمہ کو صبر عطا فرما **روایت** ہی کہ کسی نے چند دینار آپکی نیاز بہیجی تہے آپ نے درویشون
کو بانٹ دی تہے کہ چہہ یا سات دینار اوسمین سے عائشہ صدیقہ کی پاس تہے وقت وفات
کے جبکہ آپکو ہوش آتا تہا عائشہ صدیقہ سے کہتی تہی کہ وہ دینار درویشون کو بانٹ دیے اور عائشہ خدمت
مین اور بیمارداری مین مشغول تہین آخر کو حضرت نی وہ دینار منگا کر اور گنکر یہہ فرمایا کہ کیا گمان تہا محمد
کو صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ساتہہ خدا اپنی کے کہ خدا کے پاس پہنچتا اور یہہ دینار اوسکی پاس ہوتے
پس وہ دینار علی مرتضے کی پاس بہیجدیئے تو فقیرون کو دیدیوے القصہ ملک الموت اذن لیکر آپکے
روبرو حاضر ہوا اور آپ کو سلام اور عرض کیا کہ یا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحقیق خدا نے میرے
تئین بہیجا ہے تمہارے پاس پس اگر فرمایئے تو مین قبض کرون تمہارے روح کو اور اگر فرمائیے
تو ترک کرون اور نہ قبض کرون پس آپ نے فرمایا تو میرے روح کو قبض کرے گا عرض کیے کہ
ساتہہ اسبات کی حکم کیا گیا ہون اور یہہ بہی مجکو حکم ہے کہ آپ کی بہی اطاعت اور فرمان
بردار ہے کرون پس جو مرضی مبارک ہو دیے پس نظر کے حضرت نے جبرئیل امین کے

طرف جبرئیل سے نے عرض کیے یا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم بدرستی کہ اللہ تعالے مشتاق ہے
تمہارے دیدار کا **روایت** ہے کہ جبرئیل امین سے نے کہا کہ حکم خدا کا دوزخ کو پہنچا کہ اپنی
آگ کو بجہا دیوے اور بہشت کو اور حورون کو حکم پہنچا ہے کہ اپنی تئین آراستہ کرین اور ملائکہ
ملکوت کو اور ساکنان جبروت کو حکم خدا ہوا ہے کہ صف بصف استادہ ہوین کہ روح محمد صلی اللہ
علیہ والہ وسلم کے اعلی علیین کو آتی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا یہہ سب بشارتین
خوب ہین لیکن مجہے ایسی بات کہہ کہ جس سے میرا دل خوشحال ہووے جبرئیل امین نے کہا
تحقیق بہشت سب نبیون اور سب امتون پر حرام ہے جب تک کہ تم اور امت تمہاری بہشت
مین داخل نہووے گی حضرت نے فرمایا اس سے بہی زیادہ تر بشارت دی جبرئیل امین نے
کہا یا محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم تحقیق خدائیتعالی نے تمکو مقام محمود اور حوض کوثر عطا فرمایا ہے اور
فرداے قیامت کو آپکی شفاعت سی آپ کی امت اسقدر بخشی جاویگی کہ آپ راضے
اور خوش ہون گے آپ نے فرمایا کہ اب راضے اور خوش ہوا مین اور دل میرا خوش ہوا اور
آنکہہ میری روشن ہوئے ای ملک الموت آگے میرے آ اور جس کام کے واسطے تجکو حکم ہے
بجا لا ملک الموت ساتہہ قبض کرنے روح پاک حضرت لولاک کے صلی اللہ علیہ والہ وسلم
مشغول ہوا پس اوٹہایا حضرت نے ہات اپنا اور کہنے لگے الرفیق الاعلے یعنی اختیار
کیا مین نے رفیق بلند اور برتر کو کہ حضرت رب العزت ہے تا کہ انتقال فرمایا سرور نے
دنیا سے عالم بقا کو جبرئیل امین نے کہا یا احمد علیک السلام بہر مین وحی لیکر زمین پر نہ کا
آون گا مقصود اور مطلوب میرا اہل دنیا سے آپکی ذات ہے **رباعی** مرا لبان تو باید
شکر چہ سود کند ۞ مرا میان تو باید کمر چہ سود کند ۞ چو یوسفم تو بباشے مرا بصر چہ کار ۞ چو ہمنشینم
تو نباشے سفر چہ سود کند ۞ **ابیات** مجہی نہ قند سے مطلب نہ کچہہ شکر سے کام فقط ہے

اوس لب شیرین خوش اثر سے کام ہزار جان سے اوس کو میان یہ ہون مایل بغرض
نہ زلف تابان سے نہ ہے کمر سے کام عزیز مصر مین اپنا اگر نہ ہو یوسف تو مصر کے
نہین کچھ خیر اور خبر سے کام رفیق و یار ہے اپنا اگر نہین ہمراہ تو کس لئے
ہو بھلا سیر اور سفر سے کام وصال کیونکہ ہون غافل مین یاد سے اسکے مجھی ہے
اللہ پہر افضل البشر سے کام

اور حضرت خاتون قیامت روتی تھین اور گریہ و زاری بی اختیار کرتی تھین اور کہتی تھین ای پدر بزرگوار میرے قبول کئے دعوت پروردگار کے کہ بلایا اوسکو اہ باپ میرے جنت الفردوس ہے جگہ اوسکی اہ باپ میرے جبرئیل کو پہنچاون خبر اوسکی اور نزدیک اوسکی تعزیت کردن اور کہتے فی کیہ حضرت کی وفات کی بعد فاطمہ زہرا کو ہنستے نہ دیکہا اور عائشہ صدیقہ زاری کرتی تہین اور کہتین تہین دریغ آہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کہ فقر کو اختیار کیا اور دولت دنیا کے طرف التفات نکیا اور رات دن درد امت کی گناہون کے غم سے کسے رات بستر راحت پر تمام شب آرام نہ کیا اور ابی طرح کے کلام کرتے تہین اور زار زار بے اختیار روتے تہین اور ایسے ہی سب آل اور اصحاب اور سب دوست اور احباب اور خورد و کلان اور جن و انسان زاری رہے ہین اور بیقرار ہو رہے تہے اور شہر مدینہ مین گویا حشر برپا ہوا تہا اور گہر کے کونہ سے یہ آواز آتی تہی السلام علیکم یا اہل بیت و رحمت اللہ و برکاتہ کل نفس ذایقۃ الموت وانما توفون اجورکم یوم القیامۃ تہے سلامتی ہو تم پر ای اہل بیت نبی کے اور رحمۃ اللہ کے اور برکتین اوسکی ہر جان ہے چکہنی والے ہی مزا موت کا اور سوا اسکے نہین پورے دی جاؤگے تم اجر او ثواب دن قیامت کے اور یہ آواز آتی تہی کہ ہر مصیبت کی بیچ خدا کے پاس تسلی ہے اور ہر فوت ہونے کا خلیفہ ہے پس ساتھہ خدا کے اعتقاد او اعتماد وثیق رکہو اور اوسکے طرف رجوع کرو

اور جزع فزع مت کرو اور حقیقت مین مصیبت زدہ وہ ہے کہ جو ثواب سے محروم رہوے
یعنے جو کہ مصیبت مین صبر کرے اور ثواب حاصل کرے گویا اوسپر مصیبت نہین ہے کہ ثواب
آخرت کا اوسکے ہات لگتا ہے علی مرتضے نے فرمایا کہ یہہ آواز خواجہ خضر کی ہے کہ تعزیت
اور عذر خواہی کرتا ہے اور آسمان مین سے آواز آتی تہے وا محمداہ اور اس واقعہ جان کاہ
سے اصحاب کا یہہ حال ہوا کہ گویا روحین اونکی بدنونمین سے پرواز کر گئین اور بعضون کے
عقل سلب ہوگئی اور بعضون کے گویائی جاتی رہے اور بعضون کو جنون ہوگیا اور بعضے
شل ہوگئے اور جسوقت کہ روح مبارک بدن اطہر سے نکلی سب نے ایک خوشبو سونگہی
کہ کبہی اوس لطافت کی بو نسونگہی تہے اور بعضے بی بیون کے ہات مین ازواج مطہرات
کے بدن مبارک کو ہات لگاتی تہین اور خدمت بجالاتی تہین تو ان تک خوشبو رہے کہ بو مشک
اور عنبر کے اوسسے منفعل اور شرمندہ ہوتی تہے **روایت** ہی کہ ابوبکر صدیق نے تین
بار حضرت کی پیشانی چومے اور بکمال زار رہے اور بیقرار رہے کی اور عمر فاروق کو اس حادثہ
عظیم سے ہوش و حواس نرہے تہی اور کہتی تہے کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے وفات نہین
پائی ہے اور جو کوئی یہہ بات کہیگا مین اوسکو قتل کرونگا حضرت صدیق اکبر نے ہر چند فہمایش
کے لیکن اوسوقت اونہون نے نہ مانا کہ صدیق اکبر کو حق تعالے نے صبر اور استقلال عطا
فرمایا اور منبر پر چہڑہے اور خطبہ پڑہا اور وہ آیتین کلام اللہ کے جن مین حق تعالی نے خبر دی
ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے وفات کی پڑہین سب لوگ حضرت عمر کو چہوڑ کر حضرت
ابوبکر کے طرف متوجہ ہوے اور اون کے کلام کو سچ جانا اور یقین جانا کہ حضرت نے وفات
پائی اور صدیق اکبر نے اہل بیت کی تشفی اور تسلی اور تعزیت کی اور کہا غسل اور تجہیز او
تکفین حضرت کی تم بجالاؤ حضرت مرتضی علی اور فضل بن عباس نے غسل دیا اور فرشتون نے

کہ وہ دکہائی دیتی تہی اور آپ کو برہنہ نہین کیا اور پیراہن کے اوپر سے غسل دیا اور
بعد غسل کے چند قطرہ حضرت کی گوشہ چشم مین اور ناف مین رہ گئے کہ علی مرتضی نی پی لیے
اور وہ سبب زیادتی عرفان اور علم اور حفظ کا ہوا اور تین سفید کپڑون مین آپ کو کفن کیا اور
ارگجا کہ جبرئیل بہشت سے لاکر حضرت کو دے گئی تہی کفن پر ملا اور سجدہ گاہون کو لگایا
اور مرتضی علی نے اوس مین سے کچہہ اپنی واسطے رکہا اور جسطرح آپ نی وصیت کی تہی
اوسی طرح آپ کا جنازہ رکہا کہ لوگ فوج فوج آتی تہے اور نماز جنازہ کی پڑہتے تہی اور کسی
نے ان نماز مین امامت نہین کی اور وفات آپ کی پیر کے دن ہوئی اور منگل کے دن
قبر مین رکہی گئے اور درمیان مین اس اثنا کے آپ قبر کی جگہ مقرر کرنے مین آپس مین اختلاف
رہا پہر صدیق اکبر نے کہی ہے وہی جگہ مقرر ہوئی کہ جس جگہ آپ نے انتقال فرمایا
تہا کہ معمول پیغمبرون کا یون سے ہوتا رہا ہے اور علی اور عباس اور عقیل وغیرہ اہل بیت
کے مردون نے قبر مین رکہا اور پہر سب پہلی فاطمہ زہرا کے گہر عذر خواہی کو آئے
اور حضرت فاطمہ نے کہا کہ کیون کر تمہارے دل نے یاری دی کہ تم نے اپنی نبی پر خاک کو ڈالا
اور دفن کیا سب نی عرض کی کہ مقام لاچاری ہے اور ایسے طرح حکم باری سے روایات سے
ثابت ہوتا ہے کہ اصحاب نی اور اہل بیت نی آپ کی درد جدائی مین مرثیے کہی ہین کہ
جان حضرت کی عاشقون کی اور مہجورون اور مشتاقون کی بیتاب مثل سیماب کے
ہوتی ہے ابن جوزی نی لکہا ہے کہ وفات پیغمبر صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کی بارہوین ۱۲ تاریخ
ربیع الاول کی ہوئی اور اٹہائیسوین ۲۸ تاریخ صفر کی آپ گسلمند ہوئے تہے اور روایت
ہے سلمان سے کہ راوی ہی ثقہ راویون سے بطریق یقین کے کہ شروع مرض کا
بائیسوین ۲۲ صفر کی مین تہا اور وفات دوسری تاریخ ربیع الاول کی ہوئی اور پہر

یہہ روایت غالب ہے اسواسطے کہ سب راوی متفق ہین اس بات پر کہ حضرت خاتون
قیامت بعد وفات حضرت کے چھہ مہینے زندہ رہین ہین اور تیسرے تاریخ رمضان شریف
کے آپ کی وفات ہوئے ہی پس تیسرے ربیع الاول سے آخر رمضان تک چھہ مہینے پورے
ہوتی ہین اور روایت ہی کہ آپ کی اس بیماری مین ابوبکر صدیق نے سترہ نمازین مسجد
نبوی مین لوگون کو پڑہائین اور ایک روایت یہہ ہے کہ وفات پائی حضرت نے
پیر کو قبر مین رکہے گئی بدھ کو رات کے وقت اور بعضون نے کہا ہے منگل کو بوقت پہر کے
لکہا ہے کہ پہلی روایت بہت صحیح ہے واللہ اعلم **روایت** ہی کہ جو آنکہہ کہ روئے
گئے اوپر پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے ہرگز دوزخ کی آگ نہ دیکہی گے اور عمر حضرت کی
ترسیٹھہ ۶۳ برس کی ہوئی تہی یعنے تین بیسی اور تین برس کے چالیس برس کی بعد پیغمبر ہوئے
اور بعد پیغمبر ہونے کی تیرہ برس مکہ مین تشریف رکہے اور دس برس مدینہ مین اور جب
کہ حضرت کی وفات ہوئی حضرت امام حسن ساڑہے سات برس کی تہے اور حضرت امام
حسین موافق ایک روایت کی چھہ ۶ برس اور دس مہینے اور دس دن کے تہی اور موافق
ایک روایت کے ساڑہی چھہ برس یعنی چھہ برس اور چھہ مہینے کے **فایدہ** جاننا چاہیے
کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے گیارہ بی بیان نکاحی تہین پہلی خدیجہ دوسرے
سودہ تیسرے عائشہ صدیقہ بیٹی حضرت ابوبکر صدیق کے چوتہی حفصہ بیٹی حضرت
عمر فاروق کے پانچوین زینب بیٹی خزیمہ کے چہٹی ام سلمہ ساتوین زینب بیٹی حجش آٹہوین
جویریہ نوین ام حبیبہ بیٹی ابی سفیان کے بہن امیر معاویہ کے دسوین صفیہ گیارہوین میمونہ
حضرت خدیجہ اور حفصہ نے وفات پائی تہے حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے
روبرو یعنے آپ کی زندگی مین اور نو بی بیان اوسوقت موجود تہین کہ جس وقت حضرت کے

وفات ہوئے ہی **روایت** ہی کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا کہ مین
نے جس عورت سی کہ نکاح کیا ہے بغیر حکم خدا کے اور بغیر پیغام پہنچانے جبرئیل کے خدا
کیطرف سے نہین کیا ہے اور ایسے ہی جس شخص کو کہ اپنی بیٹی ساتھہ نکاح کے دیے
ہے بغیر حکم خدا کے اور بغیر پیغام جبرئیل کے نہین دی اور حرم مین حضرت کی چار تہین
پہلی ماریہ قبطیہ دوسرے ریحانہ اور ادس نے حضرت کی زندگی مین آپ کے
سامنے وفات پائی تیسرے کنیزک صاحب جمال کہ بندی مین ائی سے تہی چوتہی کنیزک
زینب بنت جحش نے کنارہ لئے تہی **فایدہ** جاننا چاہیئے کہ سب اولاد حضرت کی بی بی
خدیجہ سے ہی مگر ابراہیم کہ ماریہ قبطیہ سے ہی اور بہت صحیح روایت یہ ہے کہ حضرت کے
تین بیٹے اور چار بیٹیان تہین بیٹے قاسم اور عبداللہ اور ابراہیم ہین اور طاہر اور طیب لقب
عبداللہ کا ہے کہ بعد پیغمبری ہونے کی پیدا ہوا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ طاہر اور طیب جدے
دو بیٹے ہین اس قول کے موافق بیٹے پانچ ہوتے ہین قاسم نے دو برس کے عمر پاکر وفات پا
مکہ مین اور عبداللہ نے بہی مکہ مین وفات پائے اور عمر بہت چھوٹی تہے شاید کہ برس دن
کے بہی نہوئی تہے اور ابراہیم مدینہ مین اٹہوین برس ہجرت کی پیدا ہوا تہا اور عمر
ایک برس اور قریب چہہ مہینے کے پاکر وفات پائے اور حقیقت حضرت کی بیٹیون کے
یہہ ہے کہ پہلی بیٹی زینب ہی سب بیٹیون مین بڑے نبوت سی پہلی پیدا ہوئے تہی اور
نکاح اوسکا اوسکے خالہ کے بیٹے سے کہ نام اوسکا ابوالعاص ہے ہوا تہا اور وہ اسلام
لایا تہا اور اوز اصحاب سے تہا وفات زینب کی حضرت کی زندگی مین ہوئے اٹہوین
برس ہجرت کی دوسرے رقیہ ہے اور نکاح اوسکا حضرت نے حضرت عثمان سے
کیا وہ بہی حضرت کے زندگی مین اس جہان فانی سے عالم جاودانی کو تشریف

لی گئے **روایت** ہی کہ فاطمہ زہرا رقیہ کی قبر پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے پہلو مین بیٹہی ہوئی
روتی ہین اور حضرت اپنی چادر کے کونہ سے آنسو اونکے پونچہتے تہے اور تسلی کرتی تہے تیسری
ام کلثوم ہے حضرت بی رقیہ کی وفات کی بعد ام کلثوم کا نکاح حضرت عثمان کے ساتہہ کیا
وفات ام کلثوم کے بہی حضرت کے زندگی مین نوین برس ہجرت کی ہوئے چوتہی بضعہ مصطفی
فاطمہ زہرا سلام اللہ علی سید الورا و علیہا ہین سب سی عمر مین چہوٹی اور مرتبہ مین بڑے

فایدہ بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے سب اصحاب اور احباب نے
متفق ہوکر ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ کو خلیفہ اور جانشین آپ کا کیا اور صدیق اکبر نے
اون لوگون کو کہ کافر اور مرتد ہو گئے تہی اور آپ کی وفات کے بعد اسلام سے پہر گئے
تہے اور زکوۃ دینی موقوف کر دیے تہی تنبیہ اور تعذیب کر کر اور فہمایش اور نصیحت فرماکر
پہر درست کیا اور دین کے راہ پر لائے اور مسیلمہ کذاب نے کہ دعوے پیغمبری کا کیا تہا
اور ہزارہا خلق اللہ کو گمراہ کر دیا تہا اوس پر لشکر اہل اسلام کا بہیجا اور خالد ابن ولید کو امیر کیا
جنگ عظیم ہوئی خلق اللہ کثیر کام آئے آخر کو فتح اہل اسلام کے ہاتہہ ہوئی اور مسیلمہ مارا
گیا اور جہنم کو پہنچا حقیقت یہہ ہے کہ بعد پیغمبر صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وفات کی تختہ
کا تختہ اسلام بہہ چلا تہا حقتعالے نے اپنی حبیب کی برکت سی ابوبکر صدیق کو نوح اس کشتی کا
بنایا کہ ایسے طوفان کو دفع کیا مناقب اور فضایل ابوبکر صدیق کے بی حد و بیشمار ہین کلام اللہ
اور حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے ثابت ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم نے محبت ابی بکر کے اور عمر کے ایمان ہے اور بغض اونکا کفر ہے اور فرمایا محبت
ابوبکر کے اور شکر اوسکا واجب ہی اوپر ہر مسلمان کے امت میرے سی اور فرمایا کہ
روح القدس جبرئیل نے خبر دی مجکو کہ افضل اور بہتر تیرے امت کا بعد تیرے

فصل جاننا چاہیے کہ روح روان نبی شمع شبستان علی زاہد زاہدان عارفہ عارفان ابو بکرہے
دوران معدن رشد و ہدایت حضرت خاتون قیامت علیہ التحیہ والرضوان من الخالق الانس
والجان ساتہہ کمال تقوے اور طہارت اور ریاضت اور معرفت کی موصوف تہین
چنانچہ القاب آپ کی مبارک طاہر اور زاکیہ اور راضیہ اور مرضیہ اور بتول ہین اور آپکو
اپنی پدر بزرگوار کے ساتہہ اسقدر محبت تہی کہ حالت عشق کے تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کو بہی حضرت خاتون کے ساتہہ اس مرتبہ الفت تہی کہ اپنی اہل بیت مین سے اور
اپنی اولاد مین سے کسی کے ساتہہ نہین رکہتے تہے چنانچہ حضرت جبکہ سفر کو تشریف لی جاتے
تہی سب گہر کے لوگون کو وداع کرکر آخر کو حضرت خاتون سے ملکر اور وداع کرکر سوار ہوتے
تہے اور جبکہ سفر سے آتی تہی پہلی سب سی حضرت فاطمہ سے ملتی تہے پہر اپنی بی بیون کے
حجرے مین تشریف لی جاتے تہی اور ملاقات کرتے تہے شیخ نجم الدین عمر نسفے رحمتہ اللہ نے
روایت لکہی ہے کہ ایک دن پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت فاطمہ کے گہر رونق افزا ہوے
اور دیکہا کہ خاتون قیامت ملول اور خفا بیٹہی ہین اور روتے ہین حضرت نی سبب رونیکا
پوچہا حضرت خاتون نے عرض کیے کہ یا رسول اللہ بر سبیل حکایت کہتی ہون نہ بر سبیل شکایت
کے کہ تین دن پورے ہوے ہین کہ ہمارے گہر مین کچہہ کہانے کو نہین حسن اور حسین کو کہ طفل
صغیر ہین تاب صبر کے نہین رہے اور آج ان دو نو لڑکون نے یہہ کہا کو کوئے لڑکا جہان مین
ایسا نہوگا جیسے کہ ہم ہوے ہین یہہ بات سنکر مجہپر جہان تاریک ہوگیا ہے ای باپ
میرے اگر کوئے بندہ ساتہہ خدا تعالی کے دعا مین اور مناجات مین گستاخی کرے کچہہ عجب تو
نہین ہے حضرت نی فرمایا خدا تعالے اپنی خاص بندون کے گستاخی کو دوست رکہتا ہے
پس حضرت خاتون گہر کے ایک کونے مین گئین اور نماز پڑہے اور دعا کی اور ہات اوٹہاے

اور روئین اور کہا اے خدا جانتا ہے تو کہ عورتون کو طاقت پیغمبرون کے سی نہین ہوتی اگر
تیرے تئین ساتہہ باپ میرے کی راز اور بہید ہے وہ پیغمبر ہے میرے تئین طاقت اون اسرار
اور راز اور بہید کے نہین یا تو مجکو ویسی طاقت دے یا اس رنج اور بلا سے مجکو راحت اور مخلصی
دے یہہ حضرت خاتون نے اور بیہوش ہوگئین کہ اسمین جبرئیل امین نازل ہوے اور کہا یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم اُٹہو حضرت نے فرمایا کیا ہے جبرئیل نے کہا فاطمہ نے فرشتون کو رولا دیا ہے
کہ سب خروش مین ہین آپ اوٹہہ کر فاطمہ کے سُدہ اور خبر لیجیے حضرت سرور دو عالم صلی اللہ علیہ واٰلہ
وسلم حضرت خاتون کے پاس گئے دیکہا کہ بیہوش ہین اونکے سر کو زمین سے اُوٹہا کر اپنے
گودی مین رکہا حضرت خاتون ہوش مین آئین اور اُنہین شرمندگی سی سر نیچے ڈالے ہوے
حضرت نے فرمایا اے فاطمہ نحن قسمنا کی آیت پڑہ اور خدا کو قسام یعنے بہت قسمت کرنے والا اور
بانٹنے والا جان تو مشقتین تجہپر آسان ہووین اور حضرت نے ہات مبارک اپنا حضرت فاطمہ کے
سینہ نے کینہ پر رکہا اور دعا کے خدایا اسکو بہوک کی رنج سے بیخوف کر دیے حضرت
خاتون فرماتے ہین کہ اوسدن سے اذیت گرسنگی کی اور بہوک کے میرے دل سے
جاتی رہے یعنی ہر چند کہ فاقے ہوتے تہی لیکن اوسکا رنج اور اذیت ہرگز بہی جیسی کچہہ معلوم
ہوتی تہے اسی پر جانا چاہئے کہ یہہ اختیار کرنا ریاضت اور نفس کشتے کا اپنے واسطے اور اپنے
اہل بیت کی واسطے تہا والا نہ حضرت صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم جیسے دعا اون کے فراغت اور
ترقی دنیا کے واسطے مانگتی قبول ہوتے کہ پیغمبرون کے دعا رد نہین ہوتے ہی القصہ حضرت خاتون
قیامت کو سوا ہے درد جدا ای پدر بزرگوار کے اور غم فراق سید الابرار کے کچہہ بیمار ہے
اور رنج نہ تہا **فرد** عاشقے پیداست از زاری دل نیست بیماری چو بیماری دل رات
دن بیقرار رہتی ہتین اور زار و نزار روتے ہتین **روایت** ہی پانچ شخصون کے

برابر کوئی جہان مین نہین رویا ایک حضرت آدم کہ جب بہشت سے نکالی گئے دوسرے
حضرت یعقوب حضرت یوسف کی غم مین تیسرے حضرت یوسف قید خانہ مین چوتہے فاطمہ
زہرا آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے غم سے پانچوین حضرت زین العابدین حضرت امام
حسین کی غم مین الغرض تاب و توانائی حضرت فاطمہ زہرا کے بالکل جاتے رہے اور طاقت
نشست و برخاست کی مطلق نرہی اور زمانہ رحلت فرمانے کا عنقریب آپہنچا حضرت خاتون
نے حضرت مرتضی کو اپنی پاس بلایا اور کہا کہ یا حیدر کرار اور ای دوست غمخوار چار وصیتین
رکہتی ہون مین اول یہہ کہ اگر کبہی میری طرف سی تیری خدمت گذاری مین اور اطاعت
اور فرمان برداری مین کچہہ قصور ہوا ہو اور غبار ملال کا تیری آئینہ خاطر پر بیٹہا ہوے
تو مجکو معاف فرما اور بخش دے حضرت علی نے کہا مین شکر گذار ہون تیرا اور دل میرا تیری
طرف سی صاف ہی کہ تو صاحب اوصاف ہے اور تو میری یار غمگسار رہی نہ دل آزار
جفاکار رہی اور تو گل بوستان رسالت ہی نہ خار مغیلان ضلالت ہی حاشا کہ مین تجسی خفا ہون
اب وصیت دوسری فرما حضرت فاطمہ نے کہا دوسری وصیت یہہ ہے کہ میری حسن اور
حسین کو اور اون کے بہنون کو بہت عزیز رکہو اور اونسی کوئی دقیقہ شفقت اور رحمت کا
فروگذاشت نہ کیجو تیسری وصیت یہہ ہی کہ مجکو رات کی وقت دفن کیجو اور قبر مین رکہیو کہ
جیسے کیسے بیگانی کی نظر زندگی مین مجہپر نہین پڑی ہی ایسی چاہیئے کہ بعد مرنے کے
بہی کیسے کی نظر میری جنازہ پر نہ پڑے اور چوتہی وصیت یہہ ہی کہ میری قبر پر آیا کیجو اور
زیارت میری موقوف نفرمائیو کہ میرا تو جب راحت اور آرام کا تو تہا اور مونس اوقات
صبح و شام کا تو تہا حضرت شیر یزدان شاہ مردان سنکر خروش مین آئی اور بی اختیار
زار زار رونے لگی اور ساتہہ زبان حال کے مضمون اس مقال کا کہتی تہی **قطعہ** دلدار ما کنارہ

میطلبد ؎ در کوے فراق خانہ میطلبد ؎ تیرے ز کمان ہجر می اندازد و ز سینہ نشانہ میطلبد
قطعہ وہ اپنی جانی کا مجھ سے بہانہ کرتا ہے دیار ہجر مین ترتیب خانہ کرتا ہے کمان
زفت و دورے سی تیر باری ہے ہمارے سینہ کو او نشانہ کرتا ہے **قطعہ**
سفر کا ارادہ ہے دلدار کا تو ان بخش جان و دل زار کا وہ گل جب ہوا اس گلستان سے
دور تو پہر زور ہے ہجر کے خار کا بعد اسکے حضرت علی مرتضے نی کہا ای فاطمہ وصیتین
تیرے سب قبول کین مین نے اور سب انشاء اللہ تعالے بجالاؤن گا اب تو کرم فرما کر
میرے بہی وصیتین سن سے حضرت فاطمہ نے کہا فرمائیے علی مرتضے نی کہا اوّل یہہ کہ جو
مجہ سے تیری خدمت مین کچہہ تقصیر ہوئے ہو وے تو معاف فرما اور بخش دے دوسرے
یہہ کہ جس وقت کہ فردوس برین مین اپنی پدر بزرگوار کے خدمت مین پہنچی تو میرے
طرف سی کہ ہجران زدہ اور غم خوردہ ہون بیچ جناب رسالت مآب کی سلام پہنچائیو
تیسرے یہہ کہ میرے کچہہ شکایت جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے نہ کیجو حضرت فاطمہ
نے کہا تہا کہ اتنی مدت مین کہ مین ساتہہ تیرے رہی کبہی ذات بابرکات تیری سے ایسے
چیز نہین دیکہی مین نے اور ایسی بات تیرے زبان فیض بیان سے نہین سنیے مین نے
کہ موجب شکایت کا ہووے بلکہ مدام تجہسے مردانگی اور مروت اور جوانمردی اور
فتوت اور حسن مقال اور لطف افعال دیکہا ہے مین نے **بیت** ای ز سر تا پا چو جسم
خویش عین مردمی چون تواند بود چندین لطف در یک آدمی **قطعہ** تجہہ مین خوبیان جو
ہین میرے جان یہہ کہان جیسا ہے باکمال تو انسان یہہ کہان یون خوب اور نیک
ہون جہان بیچ تو مگر اوصاف بی شمار کے ہی گان یہہ کہان روایات سے ثابت
ہے کہ شاہزادہ کونین حضرت امام حسن اور حسین اپنی والدہ ماجدہ کا حال تنگ دیکہہ کر

دم بدم آتی تہے اور گریہ وزاری مچاتے اور مادر شفق کے سینۂ بی کینہ سے لگ کر روتی
تہے اور اپنی جان کہوتے تہی اور حضرت خاتون دلداری اور غمخواری اونکی طرح طرح
سے کرتی تہین لیکن تاب وطاقت اونکی رنج کے دیکہنی کے نہین رکہتی تہین اسواسطے حضرت
علی سے کہہ کر اون کو حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے روضہ مبارک پر بہیجدیا کرتے تہین
روایات سی ثابت ہوتا ہی کہ حضرت خاتون قیامت خاتمہ عصمت وعفت کو عنقریب رحلت کے
یہہ فکر بہت تہا کہ ایسا نہو کہ کوئی میری جنازے کو دیکہے اور کسیکی نظر میرے قد وقامت
پر پڑے کہ اسمین ایک بی بی نے کہ حبشہ سے نقشہ گہوارے کا دیکہہ کر آئی تہے حضرت فاطمہ کے
واسطے کہجور کے لکڑیون سے گہوارہ بنایا کہ اوسمین کچہہ بدن نہین معلوم ہوتا تہا حضرت فاطمہ نے
دیکہہ کر پسند کیا اور راضی ہوئین اور مسکرائین لکہا ہے کہ بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ
والہ وسلم کے بس ایک مرتبہ یہہ گہوارہ دیکہہ کر مسکرائین ہین ورالا نہ حضرت کی وفات
کے بعد اپنی زندگی مین ان چہہ مہینے مین کبہی نہین ہنسین **روایت** ہی جب دن کہ
فاطمہ زہرا اس دنیا سے انتقال فرماوینگے حضرت علی گہر سے باہر تشریف لے
گئی تہے کہ حضرت فاطمہ نے سلمے سے کہ کنیز کی آزادکی ہوی پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم
کے تہی فرمایا کہ پانی میرے غسل کے واسطے تیار کر سلمے حکم بجالائے حضرت فاطمہ نے
غسل کیا اور پوشاک پاکیزہ پہنی اور بستر اپنا حجرے مین بچہوایا اور بستر پر تشریف لیجا کر
رو بقبلہ لیٹین اور ردا اپنا ہات سر کے تلی رکہا اور اسما بنت عمیس کو بلاکر کہا کہ خلانے جگہ
کافور بہشت کہ میرے باپ کے واسطے جبرئیل لایا تہا اور آپ نے ایک حصہ اپنی واسطے
لیا تہا اور دو حصہ مجکو دئی تہے تو وہ لے آ کہ ایک حصہ اوسمین سے مین لگاؤنگی
اور ایک حصہ علی کا ہے اسما بموجب فرمودہ کے حکم بجالائے اور فرمایا مجہے اپنے

کپڑون مین دفن کیجو اور قبر مین رکھیو اور مجکو برہنہ نہ کیجو اور ارشاد کیا کہ اب تم میرے حجرے سے
باہر جاؤ اور دروازہ بند کردو کہ مین اپنی اللہ سے مناجات کرون اسما کہتی ہین کہ مین نے
دروازہ بند کرکر کان اپنا دروازے سی لگایا کہ سنون مین کہ حضرت خاتون کیا مناجات
کرتے ہین کہ حضرت فاطمہ نے گریہ وزاری اور مناجات بیچ درگاہ حضرت باری کے
شروع کئے کہ ای خدا تعالے بحرمت پدر بزرگوار میرے کی اور بحرمت شوق دیدار
میرے کے اور بحق درد دل مرتضی کے میرے مفارقت سے اور بحق سوز حسن اور
حسین کے میرے مصیبت سی اوپر گنہ گارون کے میرے پدر بزرگوار کے امت سے
رحمت کر اور سر گناہ سیہ کار بیچارون سے درگذر پس مناجات کرتی ہوئے حجرہ عنا
اور کلبہ فنا سے ساتھہ حجلہ بقا اور روضۂ بقا کے انتقال فرمایا اور مضیق باوحشت وکلال
سے طرف نزہت اباد قرب وصال کے تشریف لی گئین شاہزادون نے یہ حال اپنی مادر
شفیق کا دیکھہ کر کمال زاری اور بیقراری کی حضرت مرتضی علی گھر مین تشریف لائے اور یہہ ماجرا
دیکھا اور کہا ای فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعد جناب رسالت مآب کے صلوۃ اللہ سلامہ علیہ
دل دردمنزل کو ساتھہ تیرے تسکین دیتا تہا مین بعد تیرے کس کے ساتھہ تسکین دونگا
اور حضرت علی بہت روئے اور نہایت غمگین اور پریشان ہوئے اور یہہ دو بیتین فاطمہ
زہرا کے مرثیہ مین کہین **قطعه** لکل اجتماع من خلیلین فرقة وکل الذی دون الفراق قلیل یعنی
ہر دوستون مین کو مل بیٹھتی مین جدائی ہوتے والی ہی اور ہر بلا کہ ہوئے آسان ہے
سوائے جدائی کی بلا کے کہ یہہ بہت سخت ہی وان افتقادی فاطمہ بعد احمد دلیل
علی ان لایدوم خلیل اور تحقیق گم کرنا میرا فاطمہ کو بعد احمد کے جدائی کی صلی اللہ علیہ والہ وسلم
دلیل ظاہر ہے اسپر کہ کوئی دوست کسیکا عالم مین ہمیشہ نہ رہیگا **رباعی**

لذت وصل جسنی پائی ہے اوسکے دل پی غم جدائی ہے مرض ہجر سخت ہی جز وصل
نہین اس درد کی دوائی ہے القصہ حضرت علی نے بموجب وصیت فاطمہ زہرا کے او سے
غسل ہے کہ حضرت خاتون نے اپنی جیتیجی کیا تہا اور اونہین کپڑون مین دفن کیا اور قبر مین
رکہا اور لکہتی ہین کہ یہہ مخصوصات فاطمہ سے ہی تہے یہہ بات اونہین کے لئی خاص تہے
اور کسی کی لیئے درست نہین ہے اور مشہور روایت ہی ہے کہ بموجب وصیت اور فرمودہ حضرت
فاطمہ کے اسما بنت عمیس نے غسل دیا اور حسن اور حسین پانی لاتی تہے اور اپنی دامن ہا غسل کا
ڈالتی تہے اور غم وفات مادر بزرگوار سے روتی تہے اور بموجب وصیت فاطمہ زہرا کے
علی مرتضےٰ نے گہوارے مین جنازہ بناکر رات ہی کو دفن کیا اور قبر مین رکہا اور نماز جنازے
کے حضرت علی نے یا عباس نے پڑہوائے صبح کو سب اصحاب اور اشراف نے حضرت
علی سے گلہ کیا کہ ہمین دفن کرنے کی خبر نہ کے حضرت علی نے عذر کیا کہ وصیت حضرت خاتون
قیامت کی ایسے ہی تہے وفات فاطمہ زہرا کے بیر کے دن منگل کے رات کو تیسرے تاریخ رمضان
شریف کی چہہ مہنی پیچہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وفات سی ہوئے عمر شریف آپکی ۲۸
اٹہائیس برس کی تہے اور قبر شریف آپ کی موافق ایک روایت کی آنحضرت
صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم کے پاس ہے اور بحسب روایت دوسرے کی بقیع مین اور اب دونو
مقام مین زیارت کرتی ہین اور دونو مقام مین قبر بنی ہوئے ہی یہہ بہی اثر آپکی عفت اور عصمت کا
ہے کہ بعد موت کی بہی پردہ قبر کا رہا کونسے ہے **فایدہ** حقیقت فاطمہ زہرا کے
اولاد کے یہہ ہے کہ تین تو بیٹی ہین اور تین بیٹیان بیٹے حضرت امام حسن اور امام حسین اور
محسن اور بیٹیان زینب اور ام کلثوم اور رقیہ محسن اور رقیہ نے سن طفولیت مین وفات
پائے یعنی بہت چہوٹی اور خورد سال تہے کہ فوت ہوئے اور زینب کا نکاح علی مرتضےٰ

بھتیجی سے ہوا تھے یعنے عبد اللہ بیٹا جعفر طیار کا اور اُم کلثوم کا نکاح علی مرتضے نے حضرت عمر ابن الخطاب کی ساتھہ کیا ہر چند کہ اُم کلثوم بہت چھوٹی تھین اور عمر خطاب سے بہت بڑے عمر سے تھے لیکن حضرت عمر نے یہہ فایدہ سمجھا تہا کہ میرا رشتہ اہل بیت سے ہوا اور یہہ شرف اور سعادت مجکو حاصل ہو اور قیامت کو یہہ بات میرے کام آوے اور حضرت علی نے یہہ فایدہ سمجھا تہا کہ عمر کے برابر کوئی شخص اس زمانے مین مقرب اور مقبول خدا و رسول کا نہین ہے صلی اللہ علی محمد والہ وسلم واصحابہ اجمعین

مخزن پانچوان

بیچ ذکر وفات اسد اللہ الغالب مظہر العجایب والغرایب شیخ المشارق والمغارب علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ اور بیچ ذکر وفات گل گلستان رسول سرور دل و جان جناب بتول مقبول بارگاہ ذی المنن حضرت امام حسن کے سلام اللہ علی محمد وعلیہ ارباب سیر اور اصحاب باخبر لکھتے ہین کہ بعد وفات حضرت سید کاینات فخر موجودات علیہ افضل الصلوٰۃ واکمل التحیات کے ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ نے دو برس اور تین مہینے خلافت کی اور ایک عالم کو ارشاد اور ہدایت کی بعد اسکے رنجور اور بیمار ہوئے بائیسوین ۲۲ تاریخ جمادی الثانی کے منگل کے دن تیرہوان ۱۳ برس تہا ہجرت کا سراے دنیا سے طرف دار عقبی کے تشریف لے گئے اور عمر انکی تریسٹھ ۶۳ برس کی تہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے روضہ مطہرہ مین دفن کیے گئے بعد اونکی باتفاق سب اصحاب کی حضرت عمر فاروق خلیفہ ہوئے اور حضرت عمر نے دین محمدی کو کمال رونق دیے اور کوہ اور شہر اور بر اور بحر دین محمد سے صلی اللہ علیہ وسلم معمور ہو گئے اور مناقب حضرت عمر کے حد سے افزون ہین **روایت** ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے تحقیق اللہ نے کیا ہے حق کو اوپر زبان عمر کے اور اوپر دل عمر کے اور عمر فرق کرنے والا ہے کہ فرق کیا ہے اللہ نے ساتھہ اوسکے حق مین اور باطل مین

روایت ہی کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے عمر سے کہ ای بہائی میرے نہ بہولنا
ہمکو اپنی دعای خیر مین اور فرمایا کہ عمر چراغ ہے بہشت کے لوگون کا اور حقیقت اونکی وفات
پانے کی یہ ہے کہ ایک شخص تہا ابو لولو آتش پرست وہ مسجد مین اگر اندہیرے مین
مسجد کے کونے سی الگ کہڑا ہو رہا جب حضرت عمر مسجد مین صبح کے نماز کے
واسطے آئے اور لوگون کو نماز کے واسطے جگانے لگی ابو لولو نے خنجر مارا پہلو مین اور زیر ان
مین زخم آیا حضرت عمر کے اور بدہ کے دن زخمی ہوئے تہی اور ہفتہ کو رحلت فرمائے ۲۶ چہبیسوین
تاریخ ذی الحجہ کے اور تیئسوین ۲۳ برس ہجرت کے اور مدت آپ کے خلافت کے دس
برس اور چہہ مہینے اور چار دن ہین موافق ایک روایت کے اور دفن کیے گئی حضرت عمر بیچ
روضہ مبارک آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سال حضرت عمر کے عمر کی ۶۳ تریسٹھ
تہے بعد اونکی وفات کی باتفاق سب اصحاب کے حضرت عثمان ذو النورین خلیفہ ہوئے
زیب و زینت روئے اسلام کو اونسے بہی بہت ہوئی اور مناقب حضرت عثمان کے بہی بہت
ہین کلام اللہ کو جمع کیا اوس ترتیب سی کہ وہ مقبول خدا اور روح مصطفے کا اور تمام اہل دنیا کا
ہے **روایت** ہی عایشہ صدیقہ سے جسوقت کی داخل ہوتا تہا عثمان اوپر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ والہ وسلم کے حضرت اپنی بدن کے کپڑون کو جمع کر لیا کرتی تہے اور بدن کو خوب ڈہانک
لیا کرتی تہے اور فرماتی تہے ایا حیا نہ کرون مین اوس شخص سے کہ جسسے خدا کے فرشتے حیا کرتے
ہین فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے ایکدن جاتا تہا ساتہہ میرے عثمان کہ نزدیک
میرے اوسوقت ایک فرشتہ تہا کہا اوس فرشتہ نے کہ عثمان شہید ہے قتل کریگے
اسکو قوم اوسکے اور ہم فرشتے حیا کرتی ہین اس سے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ داخل
ہونگے بہشت مین بغیر حساب کی ستر ہزار شخص بسبب شفاعت کرنے عثمان کے

اونکی واسطے اور حالانکہ وہ ستّر ہزار آدمی ایسے گنہ گار ہون گے کہ قابل اور لایق دوزخ
اور نار کے ہونگے یعنی دوزخ مین ڈالنا اونکی واسطے واجب اور مقرر ہو گیا ہوگا لیکن بسبب شفاعت
عثمان کے بہشت مین داخل ہون گے **فصل** چاہیئے جاننا کہ قصہ حضرت عثمان کے وفات کا
مختصر یہہ ہے کہ ابن ابی شرح حضرت عثمان کے طرف سی شہر مصر کا حاکم اور عامل تہا لیکن
نہایت ظالم اور جاہل تہا مصر کے لوگون پر ظلم اور تعدی کمال اونی کے تہی یہان تک کہ سات
سو آدمی مصر کے اور سردار وہان کے مدینہ مبارک مین بیچ خدمت حضرت عثمان کے
حاضر ہوے اور اوسکا ظلم اور تعدی سب بیان کیا حضرت عثمان نے محمد کو کہ بیٹے حضرت
ابوبکر صدیق کے ہین حاکم کیا اور فرمان حکومت کا اون کے نام لکہہ دیا اور اون کو ساتہہ
اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے مہاجرین و انصار سے اور ساتہہ مصر کے لوگون کے
کہ آئی ہوے تہی مصر کے طرف روانہ کیا اور ابن ابی شرح کی واسطے حکم بہیجا کہ وہ برطرف
اور معزول ہو وے تو وہ نامعقول معقول ہو وے محمد ابن ابی بکر اور اہل مصر رخصت ہو کر
مصر کے طرف روانہ ہوے تین منزل چلی تہے کہ کیا دیکہتی ہین کہ ناگاہ ایک کالا سا شتر
سوار دوڑائے ہوے اونٹ کو چلا جاتا ہے لوگون نے پوچہا تو کون ہے اور کہان جاتا ہے
اونی کہا کہ مین غلام امیر المومنین عثمان کا ہون مصر کے حاکم پاس امیر نے مجہی بہیجا ہے لوگون
نے کہا حاکم مصر کا تو ہم مین ہے یہہ محمد ابن ابی بکر کہا کہ مجکو ابن ابی شرح کے پاس بہیجا ہے
پوچہا کوئی خط بہی تجکو دیا ہے اونی انکار کیا لوگون نے جو تلاشی کی تو اوسکے چہاگل مین سے
خط حضرت عثمان کا نکلا کہ اوسپر مہر تہے حضرت عثمان کے پڑہکر دیکہا تو اوسمین لکہا تہا کہ ہمنی
محمد ابن ابی بکر کو فلان دیگر مصر کے لوگون کے ساتہہ بہیجا ہے تو کسی حیلہ سے محمد کو اور فلان
فلان کو مصر کے لوگون مین سے قتل کیجو اور اپنی کام پر قایم رہیو سب لوگ یہہ دیکہہ کر حیران

ہوئے اور غلام کو ساتھ لی کر اولٹی مدینہ کو پہر آئے اور حضرت علی کو ساتھ لیکر حضرت عثمان کے
خدمت مین حاضر ہوئے حضرت علی نے حضرت عثمان سے پوچہا یہہ غلام کسکا ہے کہا میرا
ہے پوچہا یہہ اونٹ کسکا ہے کہا میرا ہے پوچہا یہہ خط مہر کسکی ہے کہا میری ہے لیکن واللہ
باللہ مجکو خط لکہنی کے اور مہر کرنی کے اور غلام کے جانے کی مطلق خبر نہین ہے سب لوگون نے
خط کی نوشت مین اور اوسکے حرفون مین نظر کے پہچانا کہ خط مروان کا ہے کہ وہ ہی حضرت
عثمان کا منشی تہا اور مہر اوسکی پاس رہتی تہی اور مروان حضرت عثمان کا رشتہ دار بہی تہا
سب اصحاب کو حضرت عثمان کے قول کا یقین ہوا اور یہہ بہی سب جانتی تہے کہ عثمان نے کبہی
جہوٹی قسم نکہا ویگا حاشا کہ عثمان سے ایسی بات ہوئی لیکن مصر والون کو اعتبار نہ آیا اور
اونہون نے حضرت عثمان کے شہید کرنی کا دل مین ارادہ مصمم کیا اور مروان کو حضرت عثمان
سے طلب کیا حضرت عثمان نے مروان کو اون کے حوالہ نہ کر دیا اس خوف سی کہ کہین مروان کو
لوگ مار نہ ڈالین اصحاب سب وہان سے رنجیدہ ہو کر چلی آئے اور مصر کے اور کوفہ کے
لوگون نے حضرت عثمان کے مکان کو گہیر لیا اور بلواہ عام ہو گیا اور حضرت عثمان کے
قتل کرنے کا ارادہ کیا اور دانہ اور پانی بند کیا اور ہنگامہ کئی دن رہا ہر چند اصحاب
لوگون کو فہمایش کرتے تہی اور سمجہاتی تہے لیکن لوگ نہین مانتی تہے آخر کو حضرت عثمان نے
کوٹہی پر چڑہ کر پکارا کہ ای قوم تم مین علی ہے کہا نہین پہر کہا سعد ہے کہا نہین پہر حضرت
عثمان نے کہا کوئی علی کو میری مصیبت کی خبر کرے پس جب حضرت علی کو خبر پہنچی
اور آپ نے جانا کہ عثمان تشنہ ہے اور پانی اوسکو نہین پہنچتا اور لوگ اوسکے قتل کے فکر
مین ہین تین مشکین پانی کی ساتہہ کتنی لوگون کے بنی ہاشم اور بنی امیہ سے بہیجین وہ پانی
بوقت تمام حضرت عثمان کے پاس پہنچا اور کئی غلام بنی ہاشم اور بنی امیہ کے زخمی ہوئے

جب یقین ہوا حضرت علی کو کہ لوگ عثمان کو قتل کرینگے پس حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین
اور قنبر کو کہ اونکا غلام تہے بہجوایا اور فرمایا کہ تم تلوارین باندہے ہوئے جاؤ اور عثمان کے
دروازہ پر کہڑے رہو اور خبردار کسیکو اندر جانے نہ دینا اور حضرت طلحہ نے اور حضرت زبیر نے اور بعضے
اصحاب اور نے بہی اپنی اپنی بیٹونکو ساتہہ شاہزادون کے کر دیا اور سمجہا دیا کہ کسیکے فسادی
کو پاس عثمان کے جانے نہ دیجو اور اوسکی حفاظت قرار واقعی کیجو پس دونو شاہزادون نے
اور اصحاب کی فرزندون نے آکر دیکہا کہ بلوہ عام اور غوغا تمام ہو رہا ہے اور حضرت
عثمان کے گہر کے اندر اوپر سے تیر مار رہے ہین چنانچہ مروان کہ اندر تہا اوسکی بہی تیر لگا
لیکن کارگر نہوا شاہزادون نے ہر چند مزاحمت اور محافظت کی لیکن از بسکہ ہجوم
کثیر تہا اور سنگ اندازی اور تیر اندازی لوگ کر رہے تہی حضرت امام حسن کا چہرہ مبارک
خون آلودہ ہوا اور محمد ابن طلحہ کا چہرہ خون آلودہ ہوا اور قنبر کے سر مین چوٹ آئی
کہ سر اوسکا پہٹ گیا پس یہہ حال دیکہہ کر محمد ابن ابی بکر کو خوف آیا کہ ایسا نہو کہ بنی ہاشم حسن
اور حسین کا یہہ حال دیکہہ کر غصہ مین آوین اور جنگ عظیم درپیش آوے اور جو کہ ارادہ اپنا ہے
قتل عثمان کا وہ نہو سکے یہہ سوچ کر اور دو شخص کو مفسدون مین سے اپنے ساتہہ لیکر
حضرت عثمان کے گہر مین دیوار پر سے کودا جبکہ یہہ تین شخص گہر مین پہنچے اوس وقت حضرت
عثمان کلام اللہ کی تلاوت کرتے تہے اور لوگ حضرت عثمان کے ساتہہ کے کوٹہون پر چڑہے
ہوئے تہے اور دو شاہزادے دروازے پر تہے الغرض کسو کو خبر نہ تہی کہ اندر کیا ہوتا ہے
پس محمد ابن ابی بکر نے حضرت عثمان کے ڈاڑہی پکڑی حضرت عثمان نے فرمایا واللہ اگر ترا دیکہتا
تجکو باب تیرا اس حال مین کہ تو مجہ سے درپیش آیا ہے بہت تجہ سے بیزار اور خفا ہوتا
یہہ سنکر محمد کا ہات ڈہیلا پڑا اور حضرت عثمان کو چہوڑ دیا پس وہ دو شخص انسان صورت

شیطان سیرت نزدیک حضرت عثمان کے ہوئے اور اوس امام بررہ اور قاتل فجرہ کو
مقتول اور شہید کیا شمشیر دغا اور تیغ جفا سے   قطرہ آپ کی لہو کے قران شریف کے
اس آیت پر پڑے فسیکفیکہم اللہ وہو السمیع العلیم معنے آیت کی یہہ ہین کہ بس قریب ہے
کہ کفایت کرے گا اور عوض لیوے گا تیرا اللہ اون لوگون سے اور وہ یعنی اللہ سننے والا ہے
اور جاننے والا ہے پہر محمد اور وہ دونون قاتل بہاگ کر دیوارون پر سے اوتر گئی بی بی نے حضرت
عثمان کے کہ آپ کی پاس تہے کوٹہی پر چڑہ کر چلائے کہ امیر المومنین قتل کیا گیا اور شہید ہوا تو آکر
داخل ہوئے گہر مین لوگ پس پایا اون کو ذبح کیا گیا اور وہ جماعت بدذاتون اور شیاطین کے
متفرق اور تتر بتر ہو گئے اور پہنچی یہہ خبر حضرت علی اور طلحہ اور زبیر اور سعد کو یہہ سب اور مدینہ
کے لوگ ملکر حضرت عثمان کے گہر آئے اور اون کو دیکہہ کر کہا انا للہ وانا الیہ راجعون اور روئے
اور عقلین سب کی گم ہوگئین کہ یہہ کیا ہوگیا کہ امیر المومنین یون مظلوم شہید ہوا حضرت علی نے
غصہ مین آکر حضرت امام حسن کو طمانچہ مارا اور حضرت امام حسین کے سینہ مین ہات مارا اور
حضرت طلحہ اور زبیر کے بیٹون کو سخت اور سست کہا اور فرمایا کہ کیون کر خلیفہ رسول خدا
کا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مارا گیا اور تم دروازہ پر بیٹہی رہے حالانکہ اسواسطے بہیجا تہا کہ اوسکو
دشمنون سے بچانا اور اوسکی خوب سے محافظت کرنا سب نے عذر کیا کہ ہم دروازہ پر
رہے اور اندر کسو جانے نہ دیتی رہے مکان کے پیچہے کے ہمکو خبر نہ تہی پہر حضرت مرتضی علی نے
حضرت عثمان کے بی بی سے جاکر پوچہا کہ یہہ ماجرا کیون کر ہوا کہا اوسنی کہ دو شخص آئے
گہر مین اور ساتہہ اونکی محمد ابن ابی بکر تہا اور اون دونو شخص نے قتل کیا حضرت شاہ نے
محمد سے کہا کہ یہہ کیا کہتی ہے اوسنی کہا یہہ جہوٹی نہین ہے تحقیق قسم خدا کے کہ مین داخل
ہوا تہا عثمان پر اور مین نے ارادہ کیا تہا کہ قتل کرون عثمان نے میرے باپ کا ذکر کیا پس مین نے

چھوڑ دیا اور توبہ کی طرف اللہ کے اور وہ دو شخص بہاگ کر نکل گئے اور بہاگ گئی خدا جانے
کہان گئے **روایت** ہی کہ مروان اپنی پسر کو ساتھ لیکر اس ہنگامہ مین نکل گیا اور بہاگ
گیا الغرض وفات حضرت عثمان کے جمعہ کی دن اٹھارۂوین تاریخ ذی الحجہ کے یا چوبیسوین
تاریخ ہوے اور اکثر روایتون سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ ایام تشریق کے بیچ مین وفات
ہوی ہے کہ گیارۂوین بارۂوین تیرۂوین ہے واللہ عالم بالصواب اور برس ہجرت کی تہے
مین پینتیس اور عمر آپ کی تہے اسی اور دو برس کے یعنی بیاسی برس کے اور حشر کوکب مین
کہ بقیع مین زمین کا نام ہے دفن کیے گئی اور بارۂ برس بارۂ دن کم خلافت کی ہے **فایدہ** پہر
دوسرے دن حضرت عثمان کے وفات سی سب اصحاب نی متفق ہوکر حضرت علی کو خلیفہ
کیا اور سب نی حضرت شاہ محبوب الہ سے بیعت کی لیکن بعضے اصحاب کو یہہ شبہ اور دغدغہ
دلمین رہا کہ حضرت عثمان کو حضرت علی نے قتل کروایا ہے اور عثمان کے قاتلون کو علی نے چہپایا ہے
پس حضرت طلحہ اور حضرت زبیر مکہ کے طرف گئی اور حضرت عایشہ صدیقہ کہ حج کے واسطے
گئین ہوئین تہین اونسے ملی اور قصہ حضرت عثمان کے قتل ہونے کا اور حضرت علی کے خلیفہ ہونے
کا سب کہا اور تہمت قتل عثمان کے حضرت علی پر کیے اور حضرت عایشہ کو اوپر مخالفت حضرت
علی کے برانگیختہ کیا اور سب طرفون سے لوگون کو بلایا اور جمع کیا اور لشکر کشی کرکر بصرہ کو آئے
اور مشہور کیا کہ ام المومنین عایشہ صدیقہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بی بی نے علی سے قصاص
عثمان کا چاہتی ہین اور عثمان کے قاتل کہ علی نے چہپا رکہی ہین اونہون کو طلب کرتی ہین اور مانگتی ہین
چونکہ قاتلون کو نہین دیتا اسواسطے لڑائی پڑے ہی تو امر حق ظاہر ہووے پس جبکہ یہہ خبر
حضرت علی کو پہنچی اپنی رفیقون اور دوستون اور خادمون کو ہمراہ رکاب کی لیے ہوئی عراق
کی طرف روانہ ہوئے بصرہ کے پاس ملاقات کی حضرت عایشہ اور طلحہ اور زبیر سے اور

خدر درمیان مین لائے اور کہا کہ عثمان کے قاتل میرے پاس نہین مین اگر مجکو معلوم ہوتے تو
مین خود اون سے امیر المومنین عثمان کا قصاص لیتا القصہ شبہ حضرت علی کیطرف سے کچہ تو نہین تہا
بالکل رفع نہوا اور جنتیون کے جنتیون سے لڑائی ہوئے اسواسطے کہ حضرت عایشہ کی طرف
ہے وہ اصحاب تہی کہ جنکی واسطے پیغمبر صلی اللہ علیہ واٰلہ وسلم نے خبر دین دین مین بہشت ان لوگون کیلئے
واجب ہی اور ایسی ہے حضرت مرتضیٰ علیے کی طرف تہی کہ اون کو بشارتین بہشت کی دی ہوئی
اخر الامر دونو فرقون مین جنگ عظیم ہوئے آخر کے لڑائی مین کہ جسکو جنگ جمل کہتی ہین عایشہ
صدیقہ جمل پر یعنی اونٹ پر کجاوہ مین سوار تہین اور گرد اونکی شیران کارزار اور دلیران شیر شکار
حاضر تہے اور آتش جدال و قتال کے شعلہ زن تہے غازیے ان دونو طرف کی داد شجاعت کے
دی رہی تہی یہان تک دونو گروہ فی بیچ مردیے اور مردانگی کے کشش اور کوشش سے کہ زبان
قلم کے اوسحال کے لکہنی سے زخمی ہوتی ہے اور شگاف کہاتی ہے اور مالک اشتر نے کہ سپہ سالار
فوج حیدر کرار قاتل کفار کا ہے نہایت کی مرتبہ مین جرات اور دلاوری کی آخر کو حضرت عایشہ کے
اونٹ کی پاؤن کٹ گئی اور اونٹ گرا حضرت علی نے محمد ابن ابی بکر کو عایشہ صدیقہ کے اونٹ کے
پاس بہیجا تا اپنی بہن کے حفاظت کریے اور بی بی پردگی ام المومنین کے تئین بعد فتح یاب ہونے
جناب ولایت مآب کی یہہ ہوا کہ حضرت علی نے حضرت عایشہ صدیقہ کو باعزاز و اکرام تمام
مدینہ منورہ کو بہجوا دیا تا اپنی مکان مین بعزت و حرمت رونق افزا رہے **روایت** ہے
کہ جنگ جمل مین سترہ ہزار آدمی حضرت عایشہ صدیقہ کی طرف کی اور تین ہزار آدمی حضرت
علی کیطرف کی کام آئی **روایت** ہی کہ ایکدن حضرت عایشہ صدیقہ مدح اور تعریف حضرت
علی کے کرتی تہین کہ لوگون نے کہا کہ تم نے کیون اونسی جدال اور قتال اور لڑائی ٹہرائی تہی
حضرت عایشہ صدیقہ روئین اور کہا مجسی خطا ہوئی اور مین نے توبہ کی اللہ کیطرف اور فرمایا کہ علی

کہ علی نزدیک میرے سب سی بہتر اور اچہا ہے پہر حضرت شاہ شجاعت دستگاہ بصرہ سے
کوفہ کو تشریف لائے معاویہ ابن ابی سفیان نے ملک شام کی فوجین لیکر حضرت علی پر خروج
کیا اور قصاص خون عثمان کا حیلہ اوٹہا کر حضرت شاہ ولایت پناہ سے ارادہ جنگ کا کیا کوفہ سے
حضرت علی چلی اور شام سے امیر معاویہ صفین مین آکر مقابلہ ہوا کتنی مدت لڑائی درپیش رہی
اور صفین ایک مقام کا نام ہے آخر کی لڑائی مین کہ جسکو لیلۃ الہریر کہتی ہین حضرت شاہ دلدل سوار
ہزبر میدان کارزار شہامت و صرامت پناہ جلالت و بسالت دستگاہ قامع باب خیبر
قالع بنیان ہر ستمگر رافع اعلام شرع مصطفے دافع اقوام جور و جفا ناصر دین سید المرسلین
قاہر اعدا دین متین اسد اللہ الملک العلام قاتل اہل وغا در ملک شام غالب کل غالب علی ابن ابی
طالب کرم اللہ وجہہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گہوڑے پر سوار تہے اور دستار مبارک نبوی
سر مبارک سی بندہی ہوئے تہی اور داد دلاوری اور اسد اللہی کی میدان کارزار مین دی رہے
تہے کہ ایک مرتبہ اوس شیر کردگار حیدر کرار نے ساتھ دس ہزار سوار کاردیدہ اور جنگ آزمودہ
کے اوپر قوم بغی اور فساد کے اور اہل شقاق و عناد کے حملہ کیا صفین کے صفین دشمنونکے
برہم مارین اور اولٹ دین اور کشتون کے پشتے بنا دیے اور نالہ خون کے بہہ گئے کہ دست و پا
گہوڑون کے بسبب پامال ہونے خون کے ایسی معلوم ہوتی تہے کہ گویا مہندی سی رنگین ہین
اور بازو لشکر شام کا ٹوٹ گیا اور قوت حس و حرکت شامیون کی زایل ہو گئے امیر معاویہ نے
عمر عاص سے کہا کہ وہ اونکا وزیر اور مصاحب ہی یا ابا عبد اللہ آج کی دن استقامت اور
صبر کیا چاہیے تو کل کو ہم فخر کرین گے عمر عاص نے کہا کہ سچ کہتی ہین لیکن آج موت برحق ہے
او زندگی باطل اگر ایک حملہ ایسا ہے حیدر کرار شیر پروردگار نے اور کیا تو پہر ہم مین سے ایک
باقی نہ رہیگا اور اوسدن مالک اشتر نے بہت دلاورون اور پہلوانون کو بی سر و پا کیا اور بہت

دل سپاہ نصرت پناہ کے بہی گلگونہ شہادت سی سرخ رو ہوکر عروس وار بطرف دار القرار کے
راہی ہوے بعد اسکے پہر دو نو لشکر مانند دریای اخضر کے موج مارنی لگی اور شل دو کوہ فولاد
کے ایک نی دوسرے پر حملہ کیا اور آوازہ نقارہ رعد مثال سے ان زلزلۃ الساعۃ شئی
عظیم کا مضمون روشن ہوگیا اور حقیقت تکاد السموات یتفطرن کے دلون پر کہل گئی اور گرد
غبار سپاہ سے درمیان آسمان و زمین کے سیاہی چہا گئی سردار اسلام کے مقابل مخالفون کے
تکبیر کہتی ہوے بیچ پناہ نصر من اللہ و فتح قریب کی کوشش مین آئی اور آتش حرب کی نہایت
تیز اور گرم ہوئی حال جنگ کا یہان تک پہنچا کہ سوار پیادہ ہوے اور زانو زمین پر ٹیک
کر خنجرون سے اور تلوارون سے لڑی اور ہزارون خنجر زمرد پیکر خون دلاورون سی شنگرف
خون ہوے اور سیاہی غبار مین کوئی کسی کو نہ پہچانتا تہا اور اوسدن نماز نمازیون کے فقط اشارہ
سے ہوئی یہان تک کہ آفتاب غروب ہوگیا لیکن جنگ قایم رہی اور علم گر گئے اور نیزے اور
تلوارین ٹوٹ گئین دلاور اور بہادر باہم دست گریبان تہے اور خنجر اور تیغ افشان تہے روایت
ہی کہ بوڑہے بوڑہے لوگ ملک شام کے بیچ لیلۃ الہریر کے بیچ اثنای دار و گیر کے یعنی بوقت کشت و
خون کے روتی تہے اور چلاتی تہے اور کہتی تہے خدا کے واسطی لڑائی موقوف کرو اور خدا سے ڈرو کہ
ہزارہا مردون مین کچہہ تہوڑے سی باقی رہی ہین رحم کرو اور ہمارے خون اور فرزندون پر بخشش فرماؤ
کوئی نہ سنتا تہا کہ یہہ کہتی تہی مگر اوس رات مین حضرت شجاعت مآب کرامت انتساب صاحب
ذو الفقار حیدر کرار نے پانسو تئیس دلاورون کو اپنی ہات سی قتل کیا تہا اور ایک روایت
ہی کہ زیادہ نو سو سے قتل کئی تہے آخر کو صبح ہوئے اور آفتاب بلند ہوا اوس وقت قتال اور جنگ
موقوف ہوئی موافق ایک روایت کی لیلۃ الہریر مین تین تیس ہزار آدمی طرفین کے کام آئے
اور موافق دوسرے روایت کی دو ہزار اور اکثر آدمی سپاہ ظفر پناہ شاہ عالی جاہ کے اور باقی تہے

ہزار آدمی طرف ثانی کی قتل ہوئے اور ان سب لڑائیون مین کل آدمی
حضرت شاہ جلادت دستگاہ کے طرف کی قریب اسی ہزار کے اور طرف ثانی کے
فوج سے ایک لاکھہ اور قریب تیس ہزار کے قتل ہوئے اور رات گئی الغرض لیلۃ الہریر
کے صبح کو یعنے جبکہ وہ رات تمام ہو چکی معاویہ ابن ابی سفیان نے خط اپنا کہ جسمین بکمال
عاجزی اور منت زاری لکھی تھی بخدمت سراپا جرأت امام المسلمین امیر المومنین کے بھیجا
اور صلح اور معاف کرنا چاہا حضرت شاہ انجم سپاہ نے درجواب اوسکے باتین سخت
اور درشت لکھین اور اوسدن مردم طرفین کے کشتون کے لاشین اوٹھانے مین
اور دفن کرنے مین مشغول رہے اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اپنی لشکر ظفر پیکر مین حکم دیا کہ
کل کے لڑائی کے واسطے اسباب اور آلات حرب و جنگ کی تیار کرو کہ کل پھر جنگ
اور پاس نام و ننگ درپیش ہے معاویہ ابن ابی سفیان کے فوج مین خوف اور ہراس بکمال تھی
اور معاویہ حکم امیر کبیر روشن ضمیر کا سنکر مانند بید کی لرزان اور بہت حیران و پریشان ہوا اور عمر
عاص کو بلا کر کہا کہ کچھہ حیلہ کیا جائے تو شاہ مردان شیر یزدان کے ہات سی مخلصی ہو اور
جان بچی عمر عاص نے یہہ تدبیر کی کہ لڑائی کے دن جسوقت صفین طرفین کے فوج کی مقابل ہو کے
استادہ ہوئین قریب ساڑہی پانسو کے قران شریف نیزون پر اوٹہا اون کے سر سے بلند ہوا اور
اپنی فوج مین اور سردار قوم شام کی ساتہہ کمال عاجزی کی آگی آئی فوج شیر خدا علی مرتضی کی
اور متصل ہو کر آواز بلند کہا کہ ای قوم عرب کی خدا سے درو اور اپنی زن و فرزند پر رحم کرو
اور ہات جنگ اور لڑائی سے باز رکھو نہین تو جب تم سب فنا ہو جاؤگے تو پہر فوج روم
اور فارس کے آکر سب تمہارے زن و فرزند کو پکڑ کر لیجاوینگی اور اسیر اور دستگیر کرینگی
اور دیکھو یہہ کہ ہم مین اور تم مین قران درمیان مین ہے اور آپ کا عورکہ سید یالا ترہے

معاویہ کے فوج کا قرآن شریف سر پر رکھہ کر بیچ میں دونو فوجوں کے ایک گھوڑے پر سوار ہوکر آکھڑا ہوا اور کہا یہہ کتاب خدا کی ہم میں تم میں حاکم ہے اور ہمارے تمہارے درمیان میں ہے حضرت شاہ حقایق آگاہ ہر چند فرماتی تھے اپنی فوج کے لوگوں سے کہ یہہ مکر اور فریب ہی اور یہہ اپنی جان بچانے کی لیئے حیلہ کرتے ہیں والا خدائی کریم اور قرآن عظیم سے کب یہہ ڈرتی ہیں لوگ لڑائیوں سے بہ تنگ آگئی تھے اور اکثر معاویہ کی طرف سے مال رشوت کا او ڑا گئی تھے اور اکثر اس حیلہ سے بھی فریب کھا گئی تھے صلح پر راضی ہوگئے اور خواہ مخواہ صلح کروا دیے اور آخر کو ایسا ہی ہوا کہ جو حضرت شاہ دل آگاہ نے فرمایا تہا کہ طرف ثانی نے عہد و پیمان پر قایم نر ہے اور ہوا بعد اسکے جو کچھہ کہ ہوا بس گیئے امیر معاویہ طرف شام کے اور حضرت ولایت مآب طرف کوفہ کے اور آپ نے کوفہ میں رہنا اختیار کیا پہر خوارج نے یعنی خارجیوں کے قوم نے خروج کیا حضرت حیدر کرار قاتل اشرار نے نہروان پر جاکر اونکی فوج سے مقابلہ کیا جنگ عظیم درپیش آئی آخر کو حضرت شاہ ولایت مہر امارت نے فتح پایئے اور سردار اوس قوم کا مارا گیا کہ وہ پستان در از رکھتا تہا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسکی خبر دیے تہی کہ علی سے لڑیگا اور مغلوب اور مقتول ہوگا **فایدہ** جاننا چاہیئے کہ احوال ان لڑائیوں کے بیشمار ہیں اور کرامتیں اور معجزات اور عجائب حضرت علی سے ظاہر ہوئے ہیں بسیار از بسیار ہیں یہہ کتاب مختصر گنجایش اونکی لکھنی کی نہیں رکھتی علاوہ یہہ ہے کہ اختصار اور تہوڑا بیان کرنا ایسی مقام میں لایق اور مناسب ہے اسواسطے کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جسوقت ذکر کیا جاوے میرے اصحاب کا بس چاہئی کہ خاموش اور چپ رہو تم غرض یہہ کہ مبادا کہیں تمسی کسیکی جناب میں گستاخی اور بے ادبی کا حرف صادر ہو وے کہ اوسکا مواخذہ اور عذاب بڑا سخت ہے اور دوسرے

یہہ کہ مقصود اصلی اور مطلوب دلی مرتب کرنی اور لکھنی اس کتاب سی ذکر شہادت حضرت سید الشہدا
حسین ابن علے مرتضے علی محمد و علیہ السلام کا ہے اور باقی احوال تہوڑے تہوڑے اس لیئے
لکھی گئے تو تمہید اور ترتیب کتاب کی استوار رہے اور مطالعہ کرنیوالا اسکا اول اور آخر قصہ
کے سے خبردار رہے تو بہرہ کافی اور حظ وافی حاصل کرے

فصل

جاننا چاہیئے کہ سپہر ولایت ماہ فلک ہدایت کرامت مآب شہامت انتساب امام المشارق والمغارب
علی ابن ابی طالب کرم اللہ وجہہ عابد زاہد عالم فاضل تہے اور عارف نافع حافظ عامل تہے جری
شجاع جواد کریم اور خلیق رحیم شریف حلیم تہے حکایات عجیبہ آپکی سب کتابون مین مسطور ہین اور
کرامات غریبہ سارے عالم مین مشہور ہین فصاحت اور بلاغت مین وحید زمان اور معرفت اور
ولایت مین فرد دوران تہے علم صرف کا اور نحو کا اور سیاق سب آپ نی مرتب کیا ہے
اور اہل اسلام کے عالمون نے اکثر آپ کی قولون پر فتوے دیا ہے اہل بیت اور سب اصحاب
انکی مدح خوان ہین اور اولیا اور اہل معرفت آپ کے نام پر دل و جان سے قربان ہین حضرت عمر نے
بارہا حق تعالے سی یہہ دعا کی ہے خدایا اوس زمانہ مین مجکو نہ جلانا کہ جس زمانہ مین علی ابن ابیطالب
نہووے اور یہہ بہی بارہا کہا ہے اگر نہوتا علی تو ہلاک ہوتا عمر اکثر قضایا آپ نی ایسے فیصل
اور حل کئے ہین کہ کسے کی عقل مین نہ آتی تہے اور اصحاب انکو سنکر گہبراتے تہی ناصر اور معین اور
مددگار حضرت ابوبکر کے اور حضرت عمر کے اور حضرت عثمان کے حضرت علی تہے حضرت سید ابرار آپکے
رضے اور جناب کردگار کے ولی تہے روایت ہے ابن عباس سے کہ نہین نازل ہوئین اسقدر آیتین
کسی کے شان مین کلام اللہ مین جسقدر علی کے شان مین نازل ہوئین ہین کہا ابن عباس نے
کہ تین سو آیت علی کے شان مین فرمایا حضرت علی نے جو آیت کلام اللہ کی ہے مین جانتا ہون کہ کب
نازل ہوئے اور کس مقدمہ مین اور کس مقام مین اور کسکے شان مین نازل ہوئے حق تعالے

سے نے مجکو دل عقل کا بہرا ہوا اور زبان فصاحت گویا عطا فرمایئے ہی **روایت** ہے کہ ابن ملجم
کہ حضرت علی کے لشکر ظفر پیکر میں رہتا تہا ایک سفر میں اوسکا گہوڑا گم ہوگیا آپ کی خدمت میں
آکر گہوڑا طلب کیا آپ نے اوسکو دیکہہ کر فرمایا کہ مجکو اسکے ساتہہ ارادہ عطا ہے اور اسی کے
ہات سے میری قضا ہے **فایدہ** جاننا چاہیئے کہ اسد البجار حیدر کرار عنقریب زمانہ وفات کے
ایک رات حضرت امام حسن کے گہر اور ایک رات حضرت امام حسین کے گہر اور ایک رات
حضرت عبد اللہ ابن جعفر کے گہر کہ آپ کی بہتیجی تہے روزہ افطار کیا کرتی تہے اور تین لقمون سے
زیادہ نہ تناول کرتی تہے اور فرمایا کرتی تہے کہ دوست رکہتا ہون میں یہہ کہ خدا سے ملاقات کرون
حالانکہ پیٹ میرا خالی ہو طعام سے اور سبب آپکی وفات کا یہہ ہے کہ عبد الرحمن ابن ملجم اور
برگ تمیمی اور عمر تمیمی کہ یہہ تینو خارجی تہے ایکبار مکہ میں ایک جا جمع ہوئے اور مشورت کی
اور مصلحت کی آپس میں کہ تین شخصون کو قتل کیا چاہیئے علی کو اور معاویہ کو اور عمر عاص کو تو ہمارے
دل ہی سے خوش ہوین اور بندہ خدا کے راحت اور آرام پاوین ایک ایک شخص نے ایک ایک کے
قتل کا ذمہ کیا ابن ملجم نے علی مرتضی کا اور برگ نے معاویہ کا اور عمر نے عمر عاص کا اور یہہ بات
آپس میں ٹہرائے کہ سترہوین تاریخ رمضان کی رات کے وقت چاہیئے کہ تینون سے یہہ تین کام ہون آدمین برگ
دمشق کو گیا کہ وہان امیر معاویہ کا مقام تہا اور عمر مصر کو روانہ ہوا کہ وہان عمر عاص کا مکان تہا اور
ابن ملجم کوفہ کو آیا کہ وہان شیر الہی ولایت پناہی تشریف رکہتے تہے ابن ملجم جو نہین کوفہ میں داخل
ہوا نظر اوسکی ایک عورت صاحب جمال پر پڑی دل اوسکا فریفتہ اور جان اوسکی شیفتہ
ہوئی ابن ملجم نے اوس سے پیغام نکاح کا کیا عورت نے کہا کہ مہر میرا تین ہزار درم اور ایک
غلام اور ایک لونڈی ہے اور قتل کرنا علی کا ہے اوسنے سب قبول کیا اور کہا کہ میں اسی کام کے
واسطے کوفہ آیا ہون عورت نے کہا میں تیرے ساتہہ ایک مددگار کر دیتی ہون شبیب ابن عجرہ

اشجعی کو کہ خارجی ہی اوسکے متفق کر دیا اور نام اوس عورت کا قطام ہے قوم خوارج مین سے
ہی اور خاندان اوسکا نہروان کے لڑائی مین جہنم واصل ہوا تہا کہ حضرت علی کے فوج نے اوسی مارا تہا
الغرض سترہوین تاریخ رمضان کے برک نے دمشق مین امیر معاویہ کو زخمی کیا امیر معاویہ نے چند روز
مین شفا پائی اور برک کو بہت زبون حال کرکر اور اذیت دیکر مروا ڈالا اور عمر نے مصر مین خارجہ
عامری کو عمر عاص کے شبہ مین مار ڈالا اوس رات عمر عاص کے پیٹ مین درد تہا خارجہ کو اپنی
طرف سی مسجد مین بہیجا تہا کہ امامت کری سجدہ مین وہ تہا کہ عمر تمیمی نے ساتھہ ایک ضربہ شمشیر کے
کام اوسکا ادا کیا پہر تمیمی پکڑا گیا اور مارا گیا اور کوفہ مین ماجرا یہہ ہوا کہ سترہوین تاریخ رمضان کے رات کو
حضرت ولایت منقبت نور الہدی بدر الدجی صاحب لوا علی مرتضے کی تئین عجب حالت شوق و
ذوق عالی تہے اور بی تابی تہے اور اضطرابی عاشقانہ دم بدم فوق مافوق تہے کبہی صحن خانہ
مین آتی تہے اور کبہی اندر جاتے تہی اور بار بار نظر طرف آسمان کے کرتی تہی اور زبان کرامت
بیان سے فرماتی تہے کہ قسم خدا کی نہین جہوٹا مین نہین جہوٹا مین یہہ وہ ہے رات ہے
کہ جس کا مجہہ سے حق تعالے نے وعدہ کیا ہی اور کہا حضرت امام حسن سے کہ بیٹا مین نے آج کے
رات سید اولو ا پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکہا اور کہا یا رسول اللہ آپ کی امت کی ہاتونسی مجکو کس قدر
تکلیفین اور مشقتین پہنچی ہین فرمایا کہ تو ان پر بد دعا کر مین نے یہہ دعا کی کہ خدایا مجکو جو ان سے بہتر
ہون اون کے صحبت نصیب کر اور جو کہ مجہہ سے بدتر ہون انکو ان پر قایم کر بعد اسکے جناب
بوتراب نے خاطر عاطر کو اوپر جدائی آل اور اولاد اور احباب اور اعتقاد کے قرار دیکر قصد مسجد کا
کیا **بیت** رخت بربستیم و دل برداشتیم صحبت دیرینہ را بگذاشتیم **مثنوی**
دلکو صحبت سی اب اوٹہاتے ہین لو میرے جان ہم تو جاتے ہین **بطمین** آپ کے
چہرہ مبارک کے طرف رخ کرکر لگین چلانے اور غل مچانے اور بعضی لوگ لگی اون کو ہانکنی فرمایا

آپ نی کہ چہوڑدو ان کو اور کچھہ مت کہو کہ یہہ مجھہ پر نوحہ کرتی ہین اور روتی ہین القصہ حضرت شاہ
دل آگاہ دولت خانہ سی قریب صبح کے اندہیرے مین برآمد ہوے اور مسجد کو چلی اور کہتی جاتے
تہی الصلوٰۃ الصلوٰۃ جون مسجد کے دروازہ مین داخل ہوے شبیب نے حملہ کیا اور تروار چلائے
کہ وہ تروار دروازہ پر پڑے کہ دوسری ضرب تروار کے ابن ملجم نے دی اوسنی پیشانی
سے لیکر دماغ تک کاٹا اور آپ نی فرمایا فزت برب الکعبۃ یعنی مخلصے پائی مین نے اور اپنی مراد کو
پہنچا مین قسم ہے رب کعبہ کے اور شبیب بہاگ کر اپنی گہر مین جا چہپا بنی امیہ مین سے ایک مرد
تہا کہ اوسنی جا کر شبیب کو قتل کیا اور دوزخ کو بہیجا اور ابن ملجم کو لوگون نے کہیر کر پکڑ لیا اور
تروار چہین لی اور اوس ملعون کو حضرت قتیل تیغ جفا شہید عشق خدا بازوے محمد مصطفی علی
مرتضے سلام اللہ علی محمد و علیہ کے روبرو لے آئی آپ نی اوسکو دیکھہ کر فرمایا کہ جسوقت مین مر جاؤن
تو اسکو قتل کیجو اور جو مین بچا تو پہر جیسے میرے سمجھہ مین آویگا ویسے کرونگا مگر جو مین
کہاؤن ویون اسکو کہلانا پلانا اور کچھہ اذیت نہ دینا دونو شاہزادے نالان اور گریان
بیقرار اور زار و نزار آئی اور اپنی پدر بزرگوار کے تلوے سے آنکہین ملتی تہے اور بی اختیار روتی
تہی اور شہر کوفہ مین واویلا اور وامصیبتاہ کا شور تہا **رباعی** افغان کہ راحت دل
آرام جان برفت شاہ زمان و قدوہ خلق جہان برفت غم شد محیط مرکز دلہا زہر طرف کان
مرکز محیط کرم از میان برفت **رباعی** افسوس راحت دل و آرام جان گیا شاہ زمان قدوہ
اہل جہان گیا غم کا فلک یہہ مرکز دل پر ہوا محیط وہ آفتاب شرف الٰہی کہان گیا بعد
آپکو دولت خانہ مین لائی آپ نی اپنی اہل و عیال کو جمع کر کر نصیحتین اور وصیتین فرمائین اور پہر کلمہ
لا الہ الا اللہ پڑہنا شروع کیا اور سوا اسکی بیچ مین کچھہ کلام نہین فرمایا یہان تک کہ اس جہان
فانی سے جنان سے روضہ رضوان کو خواہان ہوے اور سترہوین تاریخ رمضان کے آخر شب زخم سے

ہوی تھے اور بیسوین تاریخ اتوار کے دن رات کی وقت وفات پائی اور رات ہی کو دفن کئی گئے
اور قبر آپکی بے نشان رکھی اور ہموار کر دیے تا خارجی لوگ کچھ بے ادبی نکرین اور بہت صحیح روایت ہے
کہ آپکا مزار نجف اشرف مین ہے کہ جہان اب زیارت گاہ ہی اور ایک روایت یہہ ہی کہ حضرت امام حسن
آپ کی تابوت کو مدینہ کو لیگئے اور ایک روایت یہہ ہی کہ لیجاتی تھے مدینہ کو کہ رات کی وقت وہ اونٹ
جسپر آپ کا تابوت تہا رات کو غایب ہو گیا عراق کے لوگ کہتی ہین کہ وہ تابوت آسمان کو اوپر چلا گیا
اور بعضے کہتی ہین کہ پہاڑ دون مین چھپ گیا اور عمر شریف آپکی ترسٹھہ برس کی تھے اور ہجرت کا برس
چالیسوان تہا کہ اپ کا وصال ہوا بعد آپ کی انتقال کے ابن ملجم کو قتل کیا اور حضرت علی کے دو دوستون
اور مخلصون نے بوریئی مین اوسکو رکھہ کر پہونک دیا اور خلافت حضرت شاہ عالی جاہ نے چار برس
اور نو مہینے کی **فایدہ** جاننا چاہئے کہ نکاح حضرت علی خدا کے ولی نے نو کئی تھے جب تک
حضرت بتول عذرا فاطمہ زہرا قید حیات مین رہین کوئی نکاح اور نہین کیا اور بعد اونکے اٹھ نکاح کا
اتفاق پڑا اور بیٹے آپ کی پندرہ ہین امام حسن امام حسین محسن حضرت فاطمہ سے اور عثمان عباس
جعفر عبد اللہ ابو بکر کہ یہہ پانچون کربلا مین ہمراہ رکاب جناب شہادت مآب حسین ابن ابی تراب
کے شہید ہوئے ہین اور بعضے راویون سے ثابت ہوتا ہے کہ چھہ فرزند حضرت مرتضے علی
کے کربلا مین شہید ہوئے سوائے حضرت امام حسین کے اور یحیی عون محمد اکبر محمد اوسط محمد اصغر محمد
حنفیہ عمر اور نسل آپکی پانچ بیٹون سے جاری ہے ہی امام حسن اور امام حسین محمد حنفیہ عباس عمر اور
بیٹیان آپ کی سترہ ہین زینب اور کلثوم حضرت فاطمہ زہرا سے اور باقی اور بی بیون سے ہین واللہ
عالم بالصواب **فصل** چاہیئے جاننا کہ نور دیدہ نبی فرزند پسندیدہ علی محبوب عالم سرور عالمین حضرت
امام حسن سلام اللہ علیہ حبیب النبی سید حکیم علیم زاہد و عابد صاحب وقار و حشمت جواد خلیق صاحب
کرامت تہی روایت ہے کہ کہا حضرت امام حسن نے حیا آتی ہی مجکو کہ مین خدا سے ملاقات کرون

اور مین نے پا پیادہ حج خدا کیواسطے کیا ہو پہر آپ نے پا پیادہ سفر کر کے پچیس حج کیے اور گہوڑے کوتل
آگی آگے چلتے تہے **روایت** ہی کہ آپ نے ایکشخص کو سنا کہ خدا تعالے سے دس ہزار درم
مانگتا ہے آپ نے اپنی پاس سے اوسکو بہیجدیئے روایت ہی کہ ایک شخص آپکی خدمت مین آیا اور احوال اپنے
فقر فاقہ کا بیان کیا اور کہا کہ مین پہلے مالدار تہا اور اب محتاج ہون آپ نے فرمایا تیرے لایق دینی کو
میرے پاس نہین ہے اگر قدر قلیل پر قناعت کرے تو مین کچہہ بہجوا دون اوسنے کہا کہ اے فرزند
رسول خدا کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اگر تو جس قدر کہ دیگا مین شکر کرونگا اور جو نہ دیگا مین عذر کرونگا
آپنے پچاس ہزار درم اور سو دینار اوسکو بہیجے اور بہت سا عذر کیا الغرض صفات کمالیہ
اور کرامات عالیہ آپ کی خارج از حد بیان ہین **فرد** اگر عمر بیارایم سخن را نشاید نظم من نعت روے
حسن را **فرد** تمام عمر جو آراستہ کرون مین سخن نہ تو بہی ہو سکی مجہ سے بیان نعت حسن
کہ بعد وصال شیر ذی الجلال کے سب اصحاب و احباب نے حضرت امام حسن کو مسند خلافت پر
بٹہایا اور آپ کی ہات پر بیعت کی جب یہہ خبر معاویہ ابن ابی سفیان کو پہونچی ضحاک بن قیس کو
شام مین اپنا نایب کر کر اور اوسکا چہوڑ کر آپ ساتہہ ساٹہہ ہزار مرد سپاہ کے کوفہ کے طرف قصد
عمل کرنیکی اور تحت مین لانے ملکون عراق اور عرب کی متوجہ ہوئے اور امیر المومنین ریحان نبی گل
جان علی برگزیدہ خدا حسن مجتبی یہہ سنکر ساتہہ چالیس ہزار جوانون کے کوفہ سے برآمد ہوئے
کوچ کرتے ہوئے قریب مداین کے پہونچے اور وہان کے مقام کیے اثنای راہ مین یہہ اتفاق ہوا کہ
خریج بن قبیصہ نے کہ شخص خارجے ہی چہپ کر آپکی ران مین خنجر مارا اور جراحون نے زخم کا علاج
کیا حق تعالے نے شفا بخشے روایت ہی کہ جب حضرت امام برحق خبیر مطلق کے لشکر ظفر پیکر کے
خبر مفصل معاویہ اور عمر عاص کو پہونچے عمر عاص نے معاویہ سے کہا متوجہ ہوا ہے تیرے طرف
حسن ابن علے ساتہہ فوجون کے کہ پہاڑون کے مانند ہین بیتہہ بہیر سینے وا ایسے نہین ہین مرنیوالے

اور یار سینے والی یمن بہیجا معاویہ سینے عبدالرحمن بن سمرہ اور عبدالرحمن عامرہ کو بیچ خدمت امام امام کے
واسطی پہونچانیے پیغام کے کہ اوسمین اشارہ اور ایما صلح کا تہا حضرت امام حسن نے پہلی ہی .. اپنے
یارون سے فرمایا کہ میرے دلمین کسیکی طرف سے کینہ نہین ہے اور مین یہہ چاہتا ہون کہ مسلمانون مین خونریزی
نہو اگرچہ خلافت کا امر معاویہ کے طرف جاوے بلکہ یہہ بات سنکر اکثر لوگ آپ سی بیزار ہوی تہے
اور بعضے لوگون نے آپ ہی کے لشکر مین سے کہ بد اعتقاد اور مایہ فساد تہی آپ کی جناب کرامت مآب مین
بی ادبیان کین اور اذیتین دین تہین القصہ حضرت امام نے اون دو شخصون سے صلح کے کتنی شرطین
کین جو ریکہون دونون نے قبول کین اور کہا ہم ضامن ہین اور ہمارا ذمہ ہے کہ یہہ باتین سب معاویہ قبول
کریگا اور اون پر عمل فرماویگا بعد اوسکی وہ دو شخص امیر معاویہ کے پاس آئے اور شرطین صلح کے
بیان کین امیر معاویہ نی ایک اقرار نامہ اپنی طرف سی لکہدیا اور جو کہ حضرت امام حسن نے فرمایا
تہا قبول کیا اور شام کے سردارون کے مہر کرواکر اوس خط پر امام حسن کے
خدمت مین عامر کے ہات بہیجا اور امر خلافت کا اپنی طرف چاہا اور صلحنامہ حضرت امام حسن سے
طلب کیا امام نے کہ وارث نبوت تہی اور خلافت ظاہری سی کچہہ غرض اور مطلب نہین رکہتی تہے
صلحنامہ لکہہ کر امیر معاویہ کے پاس بہیجدیا مضمون صلحنامہ کا یہہ ہی کہ صلح کی حسن ابن علی نے
معاویہ ابن ابی سفیان سے اور خلافت دی اوسی اس شرط پر کہ معاویہ عمل کرے بیچ خلق اللہ کے
ساتہہ کتاب اللہ کے اور سنت رسول اللہ کے صلی اللہ علیہ والہ وسلم اور اوپر طریق پہلی خلیفون
کے کہ ہدایت کرنیوالے تہی اور ہدایت کئے گئے تہی اور نہ کرے معاویہ اپنی زندگی مین یہہ بات
کہ کسی کو اپنا ولیعہد کرے بلکہ اوسکی مرنے کی بعد مسلمان اہل علم مشورہ کرکر جس کو مناسب جانین اور
لائق خلافت کی سمجہین اوسکو خلیفہ کرین اس شرط پر کہ امن مین رہین لوگ شام مین اور عراق مین
اور حجاز مین اور امن مین رہین دوست اور یار علی کے اپنی جان سے اور مال سے

اور زن و فرزند سے جہان کہین کہ ہو دین اور اوپر معاویہ کے واجب ہی ان باتون پر عمل
کرنا اور یہہ اوسکا عہد و پیمان ہے اور حسن اور حسین کو یہ اہل بیت مین سے اوس سے
ظاہر اور پوشیدہ دشمنی اور کینہ نرکہیگا ان شرطون کے بجالانے پر اور گواہ ہوا اسپر فلان
فلان وکفے باللہ شہیدا حب کہ صلحنامہ امیر معاویہ کے پاس پہچا وہان سے کوچ
کرکر کوفہ مین وارد ہوے اور حضرت بہی مداین سے کوفہ مین تشریف لائے امیر معاویہ نے
چاہا کہ حضرت امام حسن میرے مجلس مین اوین اور میرے بیعت کرین تا سب کو معلوم ہو
خلافت مجکو ہوے حضرت امام حسن حسب طلب امیر معاویہ کے تشریف لائی اور امیر معاویہ نے
بیعت کی پہر التماس کیا معاویہ نے حضرت امام ہمام سے تو خطبہ پڑہین اور سب لوگون پر اچہی طرح
بیان کرین کہ مین نے امر خلافت کا معاویہ کے سپرد کیا پس حضرت امام علی محمد و علیہ واله
وسلم نے منبر پر چڑہ کر خطبہ ساتہہ کمال فصاحت اور بلاغت کے پڑہا بعد حمد و صلواۃ کے
کلمات نصیحت و ہدایت زبان فیض ترجمان سے ادا کئی اور فرمایا ای امت محمد کے صلی اللہ
علیہ واله وسلم حق تعالے نی میرے نانا کے سبب تمکو گمراہی اور جہالت سی نکالا اور
پہلی تم ذلیل اور خوار تہے میرے نانا کے سبب تمکو عزیز کیا اور امتیاز دیا اور بعد قلت کے
تمکو کثیر کیا اور تحقیق ہے یہہ بات کہ معاویہ نے مخالفت کی مجہسی اور جہگڑا کیا امر خلافت مین
کہ وہ حق میرا ہے نہ اوسکا پس مصلحت امت پر مین نے نظر کی اور کشت و خون سے اونکو
بچایا کہ اپنا حق معاویہ کو بخشا اور حالانکہ تم نے مجہہ سے بیعت کی تہی اور عہد کیا تہا کہ
جسسے میرے صلح ہوگے تم بہی اوسسے صلح کروگے اور جس سے مین لڑون گا اوس سے تم
لڑوگے اب مین نے امر خلافت کا معاویہ کو دیا اور اوس سے صلح کی اور نیک توفیق
کے تمہاری صلاح اور بقا کے واسطے اور تمہاری محافظت جانکی کے واسطے امیر معاویہ نے

پڑ ہوا گر بہت شرمندہ ہوئے اور معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا ظاہر ہوا کہ فرمایا تھا حسن
کے حق مین کہ یہہ بیٹا میرا سید ہے اور صلح کروادیگا حق تعالے سبب اوسکی درمیان دو فرقون
بڑون کے مسلمانون مین سے اور فرمایا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے کہ خلافت بعد
میرے تیس برس رہیگے اور پہر اوسکی سلطنت اور امرائی ہوگئے جب حضرت مرتضی علی کا
انتقال ہوا تھا تیس برس مین چہہ مہینے کم تھے جب چہہ مہینے حضرت امام حسن نے خلافت کی تیس برس
پورے ہوئے کہ اس مین متصل خلافت برحق رہے بعد اسکی پہر رہے اکثر خلیفہ نام کے خلیفہ رہے
نفسانیت اور طمع جاہ ومال اور عہد شکنی اور ظلم اور جور جفا اونکا پیشہ رہا بعد اس صلح کے
معاویہ ابن ابی سفیان شام مین گئے اور حضرت امام حسن مدینہ معظمہ مین رونق افزا ہوئے اور
اقامت اور رہنا مدینہ مین مقرر کیا اور ملک کے آمدنے مین سے معرفت امیر معاویہ کے کفاف اور
خرچ رکاب فیض مآب کا مقرر ہوگیا اور امیر معاویہ کے سرکار سے سال بسال
پہونچتا رہا **فصل** جاننا چاہیئے کہ حضرت امام حسن کے نکاح مین ایک عورت تھی کہ اوسکا نام جعدہ
بنت اشعث تھا یزید پلید نے کہ امیر معاویہ کا بیٹا ہے اوس عورت کو پوشیدہ پیغام بھیجا
کہ مین تجپر عاشق اور فریفتہ ہون اگر تو مجہ سے نکاح کرے تو لاکہہ درم تیرے مہر کے
دونگا اور بہت سا سلوک و انعام واکرام کرونگا مگر چاہیئے تجکو کہ چشم وچراغ دودمان
مصطفے حسن ابن علے مرتضے کو کہانے مین زہر قاتل دیکر اوسکا کام تمام کرتو یہہ
مقصود حاصل ہووے اوس عورت نابکار وقود دوزخ ونار نے کئی مرتبہ آپ کو زہر دیا
لیکن اپکے کرامت سے کارگر نہوا آخر کو الماس سودہ دیا کہ اوس سے جگر فاطمہ کے لخت جگر کا پارہ پارہ
ہوگیا **روایت** ہی کہ جسوقت ثمر شجر خیر البشر کو زہر کا اثر معلوم ہوا اپنی بہائے
پیاری حسین کو بلایا اور گلی سے لگایا اور کہا کہ بہای اب ہمارے الوداع ہے اور رخصت ہے

قطعہ ما بار فراق بر نہادیم و شدیم صد چشمہ ز خون دل کشادیم و شدیم کام دل ما تو بودی اندر عالم ناکام بنام تو گام بدادیم و شدیم **قطعہ** بار فراق سر پہ رکھا اور ہم چلے غم گین حزین فسردہ با چشم نم چلے اللہ رکھے تمکو سلامت کہ ہم تو اب ناکام اس جہان سے بدرد و الم چلے ای برادر عزیز مین نے خواب مین اپنی نانا اور باپ اور ماکو دیکھا کہ باغ بہشت مین مجکو اپنی ساتھہ لئی ہوئے سیر کرتے ہین اور نانا صاحب مجسے فرماتی ہین کہ ای حسن خوش ہو کہ تو نے دشمنو نکی ہات سی خلاصی پائی کل رات کو ہمارے پاس آویگا تو اور جنت مین بخوبی اور خوشی تمام رہو یگا پس یہہ خواب دیکھکر مین نے اس کوزہ مین سے پانی پیا اب حلق سے لیکر ناف تک پارہ پارہ ہوا جاتا ہے اور دل برہم ہو رہا ہے امام حسین نے چاہا کہ اس کوزہ کا پانی پیوین تا حقیقت معلوم ہو وے کہ حضرت امام حسن نے وہ کوزہ زمین پر دے مارا اور اوسکی پانی سی زمین پارہ پارہ ہو گئے بعد اسکے دمبدم آپ کو بیقراری اور اضطراب زیادہ ہوتی تہی اور ٹکڑے جگر کے کٹ کٹ کر قی میں نکلتی تہے اور شہید مظلوم حزین اور مغموم امام کونین جناب حسین حضرت امام حسن کے گلی سے لگی اور موںہہ سے موںہہ ملایا اور پیشانی چومے اور اسقدر بی اختیار روئے کہ کسیکو اوس حال کے دیکھنے کی طاقت نہ تہی **فرد** بگذار تا بگریم چون ابر در بہاران کز سنگ گریہ خیزد روز وداع یاران **فرد** جب مجہے وداع یار ہوا درد دل سے مین بیقرار ہوا ہمبر یہ گریہ کو دیکھ کر اسدم سنگ بہی غم سے اشکبار ہوا فصل الخطاب مین لکھا ہے کہ امیر المومنین حسن کو چہہ بار زہر دیا کار گر نہ آیا پانچ بار کا چہٹی بار کار گر آیا امام حسین نے بالین پر حاضر ہو کر پوچہا کہ ای بہائی کس شخص نے تمکو زہر دیا ہے مجہے ارشاد کر دیجے آپ نی فرمایا ای بہائی پدر میر اعلی مرتضے اچغل خور اور عیب جو نتہا اور مادر میرے فاطمہ زہرا چغل خور اور عیب جو نہ تہے اور نانا میرا محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چغل خور اور عیب جو نہ تہا اور نا مینے چغل خور اور عیب جو نہ سیکہے اہل بیت نبوی سے

سے چغل خور ہے اور عیب جوئی نہین ہوتے ہی **فرد** ریشم وغم عشق تو در سینہ نہفتیم

ہیچکس احوال دل خویش نگفتیم **فرد** عشق کے تردا سینے زخمی سدا مین کو رہا حال دل اپنا

کہ مین نے نہین ہر گز کہا سیدے بی کینہ درد وغم سے ہی معمور پر دل ہے دلمین چہپکی چہپکی درد سب

مینے سہا ای بہائیے وہ شخص کہ گمان میرا اوسکی طرف ہی اگر نفس الامر اور واقع مین وہ ہی ایسے

پس شدت عذاب اور عقاب خداتعالی سے کہ منتقم حقیقی ہی سب عذابون سے سخت تر ہے

اور جو فی الواقع وہ شخص نہوا تو حیف ہی کہ ایک بی گناہ میرے لئی مارا جاوی **روایت** ہے

کہ اپنی اوس عورتکو جسکی بیٹے تہیلی بلاکے فرمایا کہ ای یار جفاکار مین سے نے اپنی بہائیون اور فرزندون سے تیرے

اس ظلم وجفا کے خبر نہین سکے ہی اور مین سے نے تیرے پردہ پوشی کی اور ہم تیرے قیامت سے

تکو پر چہوڑ دیے دنیا مین سے ہیے تو اپنی مقصود کو نہ پہونچی گے **روایت** ہی کہ آپ سے نے

حضرت امام حسین سے فرمایا کہ میرے تئین نزدیک نانا صاحب میرے کی دفن کیجو اور جو لوگ ہنگامہ

کرین اور وہان دفن نکرنے دین تو مجکو بقیع مین میرے دادے کی قبر کے پاس دفن کیجو لیکن بہائیے تجکو

قسم ہی کہ خون ریزی نکیجو اور جنگ وجدال نہونے دیجو **روایت** ہی کہ حضرت امام

حسین سے بہی فرمایا کہ ای برادر عزیز باحیا باتمیز ہم اہل بیت نبوت سے ہین اور ہم مین نبوت ہی اور

ساتہہ نبوت کی جمع نہین ہوتے میرے باپ کی ساتہہ خلافت کی امر مین لوگون سے نے کیا کیا اور میرے

ساتہہ یہہ کچہہ ہوا اور مین خوب جانتا ہون کہ احمق اور شریر لوگ کوفے کے تجکو خروج کے ظاہر کرنے کے

واسطے بلائین سگے اور وطن سے تیرا کوچ کروائین سگے یعنی ہوگا پہر جو کچہہ کہ ہوگا الغرض اوتیسوین تاریخ

صفر کے رات کو حال آپ کا متغیر ہوا بہائیے اور بہن اور فرزند جمع ہوئے اور آپ کے

خدمت مین حاضر رہے قریب آدہے رات کی آپ سے نے اپنی فرزندون اور بہنون اور بہائیون

کے حق مین حضرت امام حسین سے سفارش سکے اور فرمایا کہ مین سے نے تمکو خدا کو سونپا اور کلمہ

شہادت کا زبان پر جاری کیا اور اس خارستان دنیا کو چھوڑکر گلستان عقبیٰ مین جاکر صدر نشین
ہوئے **مثنوی** دا حسرتا کہ سرور روان انجمن برفت یعنی کہ نور دیدۂ زہرا حسن برفت
از شوق گیسوئش جگر نافہ گشت خون وز ہجر رویش آب رخ نسترن برفت یعقوب وار دیدۂ
نرگس سفید شد کز مصر ناز یوسف گل پیرہن برفت **مثنوی** افسوس شہ حسن سدھارا
احمد کا گل چمن سدھارا زہرا کا پسر علی کا فرزند ؀ مسموم بعہد محن سدھارا کیا بزم جہان
ہوویے خونین وہ رونق انجمن سدھارا گلشن مین نہ کسطرح خزان ہو جب گل وہ نسترن سدھارا
دنیا ہی سے دل اوٹھا وصال اب ایا وہ شہ زمن سدھارا فایدہ وفات آپکی اونتیسوین [٢٩] تاریخ
صفر کے ہوئے اور بقیع مین نزدیک قبر مادر علی مرتضےٰ کی دفن کیے گئے اور عمر آپکی سینتالیس [٤٧]
برس کی تہے اور ہجرت کی برس تہے چالیس اور نو [٤٩] **روایت** ہی کہ بعد وفات پانے حسن ابن علی
کی حضرت امام حسین نے واسطے دفن کرنیکی بیچ روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حضرت عایشہ
سے اجازت چاہی فرمایا کہ بہتر ہے اور بہت خوب ہے پس جنازہ لیکر چلے اور چاہا کہ حضرت کی روضۂ مبارک
کے پاس دفن کرین مروان کہ امیر معاویہ کے طرف سی مدینہ کا حاکم تہا ہنگامہ برپا کیا اور مزاحمت کی
اور حضرت فرزند شیر خدا شہید کربلا مسلح اور تیار ہوئے اور آپکی خادم اور غلام سب لڑنیکی واسطے تیار
بلکہ طرفین سے کچھہ تیر چلے اور ایک دو تیر جنازہ مبارک پر بہی پڑی اسمین حضرت ابوہریرہ نے کہا
پیغمبر خدا سے ہین صلی اللہ علیہ والہ وسلم حضرت امام حسین کو فہمایش کیے اور کہا اپنی بہائی کے وصیت
عمل کرو اور لڑائی قصہ سے باز رہو اور بقیع مین دفن کرو خیر ویسا ہی کیا روایت ہی کہ مروان نے
جعدہ بنت اشعث کو یزید پلید کی پاس بہجوا دیا اور وہ عورت پہونچی اور اپنا مطلب اور جو کہ وعدہ یزید
طلب کیا یزید نے کہا تو نے فرزند رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی ساتھہ کیا کیا جو میرے ساتھ نہ کریگی وہ عورت زار زار
روتی تہی اور کہتی تہی کہ وای حسرت وافسوس کہ دین بہی ہات سی دیا اور مال دنیا نہی حاصل

بیت ہر کہ دین از بہر دنیا دنی از دست داد — بیشکی محروم ماند از دولت دنیا و دین

رباعی حسینی دنیا کیلئے کئی دین کو برباد کیا — حق کو ناراض کیا شیطان کو بہت شاد کیا — دین دنیا کو دیا ہات سی بیشک اوسینی — کار مردود کیا پیشہ شداد کیا

لکہا ہے کہ آپکی چودہ بیٹے اور دو بیٹیان تہین ایک بیٹی آپ کی قاسم نام ہے کربلا مین اپنی چچا صاحب کے ساتہ شہید ہوئے اور دو بیٹون سے آپکی نسل جاری ہے ہی ایک تو حسن مثنی اور دوسرے زید شہید اور حضرت محبوب سبحانی قطب ربانی سر دفتر اولیا و استاد عرفا خلاصہ دودمان نبوی گل گلستان مرتضوی حاجت روا ہر شاہ امیر و فقیر محی الدین پیران پیر دستگیر سرور دو عالم غوث اعظم معشوق صمدانی شیخ عبد القادر جیلانی قدس سرہ العزیز حضرت امام حسن مثنی ہی کے اولاد سے ہین اور والدہ ماجدہ آپکی حضرت امام حسین ہی کے اولاد تہین پس حضرت غوث اعظم حسنی حسینی سید ہین اور خوارق کرامات اور صفات حسنات آپکی اظہر من الشمس ہین اور اہل تحقیق اور تدقیق آپکو تیرہوان امام سمجھتے ہین اور کہتے ہین کہ اہل بیت نبوی مین سی امام برحق تیرہ ۱۳ ہین ایک حضرت غوث اعظم اور باقی دوازدہ امام صلوۃ اللہ علی النبی و علیہم اجمعین

چمن چہارم

بیچ ذکر وصف حمیدہ امام شہید امیر مومنین حضرت حسین ہی کے علی النبی و علیہ السلام اور بیچ ذکر حال یزید پلید کے علیہ ما علیہ اور بیچ ذکر حال مسلم ابن عقیل ہی کے علیہ الرضوان اوپر آئینہ دل ارباب باصفا کے اور اوپر مرات احباب با وفا کے مبین اور روشن ہو جیو کہ احوال سنجیدہ اور افعال پسندیدہ حضرت شہید کربلا حسین علیہ السلام کے زیادہ اس سے ہین کہ تحریر اور تقریر گنجایش رکہی سخاوت اونکی نے نامہ حاتم طائی کو طی کیا اور شجاعت اونکی نے داستان رستم دستان کو منسوخ کیا فرمایا تاریخ کی کتابون مین لکہا ہی کہ جسوقت آتش قہر اوس شہسوار میدان کارزار کے شعلہ زن ہوتے ساتہ شرارہ تیغ برق آثار کے خرمن عمر اعدا کو صاعقہ وار خاکسار کرتی اور آپ سرچشمہ لطف اوس معدن رحمت

ومنبع شفقت کا جو ترشح کرتا غبار جرایم اوزار کو صفحہ حال گنہ کارون سے محو فرماتا امام نجم الدین عمر
نسیفی رحمۃ اللہ علیہ تفسیر تیسیر مین آپکی خلق عظیم او رحلم کامل کے احوال مین لکہتا ہے کہ ایکدن ریحان
بوستان ولایت یاسمن حدیقہ ہدایت ثمرہ نخل نبی یعنی حسین ابن علی ساتہہ جماعت اشراف عرب کے
اور فرقہ اہل حلم وادب کی اوپر سر دستر خوان کے بیٹہے تہے کہ خادم کے ہاتہہ سی کاسہ آش گرم کا اوپر
سر شاہزادیکی گرا اور ٹوٹ گیا اور وہ آش جلتی ہوئی آپکی روئے مبارک پر اور رخسارون پر
گری شاہزادے نی از روئے تعلیم وادب کے از راہ تعذیب وغضب کی تیز نگاہ سے طرف
خادم کے دیکہا خادم نے آیت کلام اللہ کے پڑہی اور کہا الکاظمین الغیظ یعنی اللہ تعالی نی فرمایا
ہی کہ متقی وہ لوگ ہین کہ پی جاتے ہین غصہ کو شاہزادے نی فرمایا مین نے غصہ کو پی لیا خادم
نے کہا والعافین عن الناس یعنی بخش دینی ہین تقصیر آدمیونکی آپنی فرمایا مین نے تجکو معاف کیا
خادم بقیہ آیۃ کا پڑہا واللہ یحب المحسنین یعنے اور اللہ دوست رکہتا ہے احسان کرنیوالون کو
آپ نی فرمایا کہ مین نے اپنی ملک سے تجکو آزاد کیا اور خرچ تیرے معیشت کا اپنی ذمہ پر لازم رکہا
قطعہ آنکہ در روی سیرت نیکو بود آدمے از آدمیان او بود نیکی مردم نہ نکو رویی ہست خو
نکو مایہ نیکوئی ہست **قطعہ** جسکی ہو نیک خو وہ آدم ہی نہین تو جانور سی کیا کم ہے صورت خوب
نہین خو نیک خو بسیرت پسند عالم ہے جناب ولایت انتما خواجہ محمد پارسا فصل الخطاب مین
لکہتی ہین کہ مناقب اور خوبیان اون صاحبونکی کہ پارہ لخت دل ہین نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے اور جناب
اونکی شان مین فرمایا انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا کیا حاجت بیان کرنیکی
فصل مین جاننا چاہیئے کہ قصہ اسباب کا کہ معاویہ ابن ابی سفیان نے یزید پلید کو ولی عہد اپنا کیا
اور اوس مردود مطرود نے بعد امیر معاویہ کے خلیفہ بنگیا کیا کچہہ کیا بہت طویل اور دراز ہے اور
اگر مفصل لکہا جاوے تو یہہ کتاب بہت بڑی ہو وی کہ جس سے غبار کلال وملال کا پڑہنے والون کے

امید خاطر پر تھی اور لطف نہ تھی پس سو اسطی ذرہ بمقدار خاکسار گنہگار خاک پای آل پاک
سید الابرار نے حدیث اور تاریخ کے کتابون مین سے انتخاب کر کر اور چھانٹ کر بہت اختصار
سے اپنی اپنی موقع پر احوال رقم کیا تو کتاب بہی مختصر اور چھوٹی رہی اور مطلب بہی فوت نہ ہوا
الغرض جبکہ سبط نبی حسن ابن علی نے رخت زندگانی کا طرف سرا جاودانی کی کھینچا یعنے وفات
پائی اور رحلت فرمائی بعد اسکے حضرت امام حسین اپنی وطن مین یعنے مدینہ منورہ مین رہتے تھے
اور بندگی خدا تعالے اور ہدایت خلق اللہ کو کرتے تھی اور آنحضرت کی روضہ مبارک کی زیارت
سے بہرہ اندوز ہوتی تھے اور کسو سے کچھہ غرض نہ رکھتی تھے لیکن اتفاق یہہ درپیش آیا کہ معاویہ
ابن ابی سفیان نے جب سنا کہ حسن ابن علی نے جہان فانی سی طرف سرائی جاودانی انتقال
فرمایا ارادہ مصمم کیا کہ یزید پلید کو کہ امیر معاویہ کا پسر بد گہر ہے اپنا ولیعہد کری اور یزید پلید کمینہ
بی حیا پر ظلم و جفا زانی اور شراب خوار اور جواری بدکار حد سی زیادہ تھا اور فسق و فجور علانیہ
کرتا تھا امیر معاویہ کو یہہ فکر اور تردد تھا کہ ایسی شخص کو کیونکر ولیعہد کیا چاہیئے اور اصحاب اور احباب
اور سب مسلمان اور اہل ایمان کیونکر اس حرکت سی راضے ہو وینگے اور وہ متردد ہے یہہ اندیشہ تھا
کہ آج تک سلف سی خلافت کی امر مین کسی کو ولیعہد نہین کیا معاویہ ابن ابی سفیان کو یہہ تردد
اور تفکر رہتا تھا اور درپی تھا اس تدبیر کے کہ اس اثنا مین حاکم کوفہ کا امیر معاویہ کیطرف سے
تھا دمشق مین آیا اور امیر معاویہ کے پاس حاضر ہو کر خلوت مین کہا کہ مناسب یہہ ہی کہ اپنی
فرزند یزید کو اپنا ولیعہد کیجئی اور حق پدری بجا لائیے امیر معاویہ نی کہا یہہ کام کیونکر سر انجام ہووے
اوسنی کہا کہ کوفہ والون کو تو مین راضے کر لونگا اور حاکم بصرہ کو چاہیئے کہ بصرہ والونکو راضے
کرے اور اگر سپاہ ان دونون مقامون مین سے جسوقت کہ یہان کے لوگ راضے ہو گئے
پہر سب آسان ہی القصہ امیر معاویہ نے اس کام کا سر انجام اوسپر سونپا اور اوسنی ہزار ہا

درم کے طمع لوگون کو دیکر راضی کیا اور امیر معاویہ نے ایک خط مروان کو لکہا کہ اون دنون
مین وہ مدینہ کا حاکم تہا کہ مدینہ کے لوگون سے یزید کے بیعت طلب کرے اور لاکہہ درم عبد اللہ
ابن عمر کو بہی بہیجے کہ یزید سے بیعت کرین ابن عمر نے وہ درم پہیر دیئے اور کہا میرا دین لاکہہ
درم کو بہت سستا ہی اور کسی نے اوسکے بیعت اور ولیعہد ہونا قبول نکیا اور حضرت عایشہ نے
فرمایا کہ معاویہ یہہ کیا بدعت کرتا ہی آج تک یہہ نہین ہوئے پس مروان نے یہان کا سب حال امیر معاویہ
کو لکہا القصہ معاویہ ابن ابی سفیان نے بعضون کو درم و دنیا کے طمع دلائے اور بعضون کو ڈر
اور دہشت اپنی دکہائی اور کوفہ والون کو بصرہ والون کو اور شام کے لوگون کو راضی کیا
اور سب نے یزید کے بیعت کرنے قبول کر لی اور بعضے آدمیون نے امیر معاویہ سے کہا کہ حق بات یہہ
ہے کہ یزید کو ولیعہد کرنا برا کام ہے اور اوسکا بد انجام ہی آخر کو تو پشیمان ہوگا اور بہت پریشان
ہوگا امیر معاویہ نے یزید کو بہت سی نصیحتین کین اور سمجہایا کہ برے کام چہوڑے تو قابل خلافت
کے ہووے یزید نے ان لوگون کے دکہانے کے واسطے اور اونکا دل ہاتہہ مین لانے کے واسطے اوس
برس حج کیا اور مکہ مدینہ مین مال بہت صرف کیا اور خیرات بہت کی کہ اسباب کی ملکون مین خبر مشہور ہوئی
اور کسی شاعر نے ہجو اور کسی نے مدح کے القصہ معاویہ نے خط اور پروانہ بہیجکر سردار اور اشرف
اور نامی لوگ کوفہ اور بصرہ اور مصر اور جزیرون کے ملک شام مین بلوائے اور انبوہ کثیر گرد دمشق
کے کہ وہ شہر ہے شام مین جمع ہووے اور امیر معاویہ نے پہلے سے اپنے مصاحبون کو فہمایش کر کر
اور مکر کے باتین سمجہا کر ایکدن مجلس مرتب کی بعد حمد و صلواۃ کے یہہ آیتہ پڑہی آیتہ یا ایہا الذین آمنوا
اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم معنے آیتہ کی یہہ ہین ای مسلمانون فرمان بردار ہو خدا کے
اور فرمان بردار ہو پیغمبر کے اور فرمان بردار ہو حاکمون کے کہ تم مین سے ہین اور بعد تعریف
یزید کے بیان کیے اور اوسکی شجاعت اور سخاوت اور خلق اور حلم کا ذکر کیا وہ اہل غرض لوگ

طمع اور لالچ مین گرفتار تھے اور پہلی سسی اونکو سمجہا رکہا تہا اور مطلب اور مقصود امیر معاویہ کا جانتے
تھے باہم ہوکر ایک زبان ہوئے کہ ای امیر زندگانی کا کچہہ بہروسا اور اعتبار نہین اور انجام
ادمی کا زوال و فنا ہی تجکو لازم ہے کہ ایسی فرزند ارجمند اپنی کو ولیعہد کر دیے تو امت محمد صلی اللہ
علیہ والہ وسلم کے امن و امان مین رہی اور یزید کے خوبیان ظاہر و باہر ہین اگرچہ بعضے حق کہنی والون نے
اوسوقت بہی یہہ کہا کہ معاویہ نیک اندیشہ کر دیکہہ تو کسکو امت محمد پر والی کرتا ہی روز قیامت
کو پرشش ہونی والی ہی امیر معاویہ نے کہا یہہ بات سچ ہے مگر اصحاب سب بوڑہی ہوگئی ہین
اس کام کی نہین رہی اگرچہ اونکی فرزند ہین لیکن مجکو سب سے اپنا فرزند عزیز اور دوست زیادہ ہے
الغرض طوعاً و کرہاً یزید سے سب نے خواہ مخواہ بیعت کی اور امیر معاویہ نے مدینہ کو مروان کے تئین لکہہ بہیجا
کہ شام مین سب ملکون کے سردارون اور اشرافون نے جمع ہوکر یزید سے بیعت کری تجکو لازم ہے
کہ مدینہ کی سب اشراف و اصحاب و احباب کو جمع کر کر یزید کی بیعت کی تا خلاف نہ ہوئے اور اطمینان
ہوجاوے مروان امیر معاویہ کا فرمان بجالایا مدینہ والون نے ہرگز نہ مانا چنانچہ اوس جمع مین عبد الرحمن ابی
بکر سے کلام سست اور سخت صادر ہوئے بیچ حق مروان کے اور قریب تہا کہ خانہ جنگی اور فساد ہوے
کہ اتنی مین عایشہ صدیقہ یہہ غوغا سنکر تشریف لائین اور مروان کو برا بہلا کہا اور فرمایا تو وہ شخص ہے
کہ پیغمبر نے تجکو اور تیرے باپ کو مدینہ سی نکلوا دیا تہا اور تجہپر حضرت نے لعنت کی تہی پہر تو میرے بہائی
سے کہ صحابی اور صحابی زادہ ہی مقابلہ کرتا ہے اور درشت کلام کرتا ہے مروان خاموش اور شرمندہ
ہوا اور صدیقہ دولتخانہ اپنی مین تشریف لی گئین اور فتنہ فی تسکین پائی اور مروان نے سب احوال
امیر معاویہ کو لکہا بعد اسکی امیر معاویہ ساتہہ کئی ہزار سوار کے کوچ کر کر مدینہ منورہ کو آئے
حضرت امام حسین اور عبد الرحمن ابن ابی بکر اور عبد الرحمن ابن عمر اور عبد اللہ ابن زبیر نے استقبال
کیا اور پیشوائی کو شہر سے باہر برآمد ہوئے اور بہت لوگ پیشوائی کے واسطے نکلی امیر معاویہ نے

ان چارون صاحبون سی کلام درشت اور نامنزا کئی اور حضرت امام حسین سے کہا کہ تیری حسن سی
جوش ہا رہی خدا تعالی تیرا خون کروائیگا القصہ یہہ چارون بزرگوار اندیشہ کر کر وقت فرصت کے مدینہ
کہ کو راہی ہوئے منزل بمنزل چلکر مکہ مین جا پہنچی عایشہ صدیقہ نے یہہ حال سنکر امیر معاویہ سے ملاقات
کی اور بہت نصیحتین فرمائین اور فرمایا کہ ان چار شخصون کو آزردہ کرنا اور انکی بیادبی ادبیان کر
مناسب نہین کہ اصحاب کے اولاد مین اور حسین ابن علی پیغمبر کا نواسا ہے اوسکا ادب اور اعزاز
اکرام ہر مسلمان پر واجب ہے الغرض امیر معاویہ نے کہا ای ام المومنین جو تو نے فرمایا اوسی پر عمل کر
یہہ کہکر ان چار بزرگوار کو جو طلب کیا معلوم ہوا کہ مکہ کو گئی معاویہ ابن ابو سفیان نے بہی مکہ کیطرف کو
گیا جب کہ قریب مکہ معظمہ کے پہنچی اشراف مکہ کے استقبال کے واسطی ایئے اور حضرت امام حسین اور
ابی بکر اور ابن عمر اور ابن زبیر یہہ چند شخص پہلے پیشوائی کے واسطی تشریف لائی راہ مین امیر معاویہ
سے ملاقات ہوئی امیر معاویہ نی بہت انکا اعزاز و اکرام اور تعظیم کے اور کمال خوشی اور خورسندی
اختلاط سی اونکو اپنی ساتہہ لیکر شہر مین داخل ہوئے تحفہ تحایف اور اسباب گرانمایہ ہر ایک کے
واسطے بہیجا حضرت امام حسین نے پہیر دیا اہل بیت نبوی طمع اور حرص سی پاک ہین بعد چند روز
چارون سے وہی بیعت یزید کا پیغام موافق ہر ایک کے مرتبہ اور قدر کے کسو سی نرم اور کسو سی سخت
ہر ایک کی طرف سی جواب خلاف مرضی اپنی کے سنا الغرض کئی مرتبہ ان چار شخص سے خلوت اور
اور جلوت مین سوال بیعت یزید کا کیا اور کبہی طمع مال کی دی اور کبہی شام کی فوج سی اور اوسکی
کینہ سے ڈرایا لیکن چارون مین سے ایک نے بہی نہ مانا کہ ایسی فاسق فاجر بدذات بدصفات کی بیعت
ہم کبہی قبول نہ کرینگی اخر کو امیر معاویہ نے لاچار ہو کر یہہ تدبیر ٹہرائی کہ اپنی مصاحبون کو اور
کو تنہائی سمجہا کر ایکدن سب اشرافون اور سردارون کو قریش کے بلوایا اور ان چارون کو بہی بلایا سب
حاضر ہوئے امیر معاویہ منبر پر چڑہی اور خطبہ پڑہا اور کہا کہ مینی ایک تعجب کی بات سنی ہی کہ لوگ

ہین یہہ چار شخص یزید کے بیعت سی راضے نہین اور اوسکی بیعت قبول نہین کرتے اور حالانکہ مینی خلوت
مین انکو بلاکر پوچہا تہا اور اس امر کے مشورت کی تہی انہون نی مہربانیان مجہپر کین اور ساتہہ بیعت یزید کے
اقرار کیا او سوقت انکی رو برو اسواسطے مین نے کہا کہ جس شخصکو انکی طرف سی شبہ انکار اور تکرار کا
ہو دیے تو وہ شبہ بت جادیے امیر معاویہ یہہ کہہ رہی تہی کہ شام کے لوگون نے تلوارین میان سے
کہینچین اور یہہ بات کہی اگر یہہ چار شخص ظاہر بیعت یزید کے سب کے روبرو کرین تو خیر ہی اور نہین تو ہم
اونکی سر قلم کرتی ہین اور شوکت او عظمت یزید کے اس قدر رہی کہ ان چار شخصون کے بیعت کی کیا
احتیاج ہی اگر حکم ہو تو ان چارونکو گردن مارین ہم معاویہ نے کہا کہ تم ساکن ہو یعنی قصد نہ کرو اور تلوارین
میان مین کرو اور یہہ شخص او سدم حیران تہی کہ خداوند یہہ کیا ماجرا ہی اور خاموش رہتے کہ اگر انکار
کرتی ہین تو ناحق ماری جاتی ہین اور جو اقرار کرتی ہین تو یہہ محض کذب اور جہوٹ ہی مگر لوگون نے انکے
خاموش ہو نے سی جانا کہ پوشیدہ انہون نے بیعت قبول کیے ہی پس اب ہمین تکرار نہین چاہی سب نے
یہہ سمجہہ کر یزید کے بیعت قبول کیے اور اوسکی ولیعہد ہونی کا اقرار کیا اور وہ مجلس ختم ہو دیے پہر مکہ
کے لوگون نے ان چار شخص کو ملامت کیے کہ تمنی روز اول یزید کے بیعت سے انکار کیا اور پوشیدہ
معاویہ کے حضور مین قبول کیے ان چار شخصون نے قسمین کہائین کہ ہم اسبات سی ہرگز واقف نہین
ہین اور اوس وقت واسطی جان کے محافظت کی خاموش رہتے ہم بعد اس معاملہ کے حضرت امام حسین
اپنی یارونکی ساتہہ مدینہ معظمہ کو تشریف لیگئی اور امیر معاویہ نی شام کے طرف کوچ کیا اثنای راہ مین
امیر معاویہ لقوی کے مرض مین گرفتار ہو دیے اور سخت بیمار رہو دیے لوگ جو اونکی پاس واسطی عیادت اور
خبر پرسے کی آئی تو دیکہا کہ امیر معاویہ روتی ہین اور دل تنگ ہین مروان بہی آیا اور کہا اے
امیر عرض مرض سے جزع و فزع کرتے ہو تم امیر معاویہ نے کہا اس واسطے روتا ہون مین مرا
یہہ ارادہ تہا کہ خیر اور نیکی بہت کرون مین لیکن کچہہ مجہسے نہ ہو سکا اور دوسری یہہ مرض انسی دنکو

طارحن ہوا ہی کہ مدام اوسکو کہو لاجاییے پس دشمن دیکہکر ہنسین سگے اور دوست روئین سگے اور ڈرتا
ہون مین کہ یہہ بلا اس سبب سے نازل ہوئی ہی کہ علی ابن ابی طالب سی ناحق لڑا مین اور حق تلفی اوسکی
مینی اور یزید کو محمد صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے امت پر والی کیا مینی یہہ سب کچھ یزید کے محبت اور
دوستی کے سبب سے مجہسی ہوا اگر افراط محبت اوسکی مجکو نہوتے تو مین صراط مستقیم پر چلتا اور اونکی
توفیق اور ہدایت کو پہچانتا اور ایسی ہی باتین دیر تک امیر معاویہ نے کہین اور رو رو کر ہانپے کوچ
کوچ بکوچ شام مین پونہچی اور بیماری نے شدت کی تشنگی نی غلبہ کیا اور غش بہت رہنی لگا اور لحظہ
بلحظہ بقرار سے بیماری کی زیادہ ہوتی تہے اور جب ہوش مین آتی تہے تو یہہ کہتی تہی ای علی فرزند
ابو طالب کے ای کیون مینی تیرا خلاف کیا اور کیون مین تجہسی لڑا الہی اگر تو مجکو عذاب کری تو مین
اسکی قابل اور لایق ہون اور جو تو اپنی کرم اور لطف سی مجکو بخشدی اور عفو اور مغفرت کری تو یہہ
تیری رحمت اور لطف سی بعید نہین اور دور نہین ہے القصہ مفسد اور اوباش لوگ شام کے
کہ یزید سے سب متفق ہو رہی تہے گہبرائی کہ ایسا نہو کہ معاویہ اپنی زندگی مین خلیفہ اور کسیکو کرے
اور یزید پلید کو یہہ ہی باتین سنکر اندیشہ ہوا پہر آپسمین مشورہ اور مصلحت کرکر یزید نے امیر معاویہ کے
سر اپنی ہیٹہ کر عرض کیے کہ اگر عیاذاً باللہ نوع دیگر آپکی دشمنون کو درپیش آوے اور لوگون سے آپنی تئین
آپکی آخری وقت مجہسی بیعت نہ کی ہو وے تو یہہ خلافت پختہ نہو سگے اور اولاد ابو تراب کی سے مجکو
بہت رنج پہنچین سگے مناسب یہہ ہی کہ اپنی روبرو مجہسی سبکے بیعت کروا دیجی اور امیر معاویہ یہہ سنکر
خاموش تہی اور کچہہ نہ کہتی تہے اور کچہہ ظاہر ایسا معلوم ہوتا ہی کہ امیر معاویہ از کردہ خود پشیمان تہے اور
آخر کو یزید کے بیعت سی اور اوسکی خلیفہ ہونیسے بیزار ہوئے اور دل تنگ ہوے القصہ ایک دن
ضحاک ابن قیس اور مسلم ابن عقبہ کہ بڑے مصاحب اور مقرب اور مخصوص امیر معاویہ کے اور
یزید کے مین امیر معاویہ کے پاس آیئے اور بکمال خیر خواہی سے عرض کیے کہ ظاہر ایسا ہی کہ آپ

ظاہر ایسا ہے کہ آپ اس مرض سے جانبر اور اچھی ہونگے التماس یہہ ہی کہ آپ یزید کو خلیفہ کر دیجے
اور ہم یہہ چاہتی ہین کہ حکومت اور خلافت آپ ہی کے خاندان مین رہی اور علی ابن ابی طالب کے
خاندان مین نجاوی امیر معاویہ نے کہا مین گناہون سے بہت گرانبار ہون اور مغفرت اور رحمت
خدا کا امیدوار ہون ضحاک نے اور خلایق نے امیر معاویہ کو بہت ضعیف اور ناتوان پایا سب دل تنگ
ہوئے مسلم ابن عقبہ نے عرض کیے کہ آنکھین اور دل رعیت کی اوپر سلطنت یزید کے لگ رہی ہین اور
سب یہہ چاہتی ہین کہ آپ اپنی قید حیات مین اوسکو بالاستقلال خلیفہ کر دیجی امیر معاویہ نے کہا کہ آج
روز چارشنبہ ہی اور جو کام چہارشنبہ کو کرتی ہین آتا ہے انجام اوسکا برا ہوتا ہے ہرچند امیر معاویہ نے
عذر کیا اور بدہ کی نحوست سی حذر کیا لیکن چونکہ یزید کے قسمت مین دونوجہان کا مردود اور ملعون ہونا تہا
اور اوسکے سلطنت ناپایدار ہونی والی تہے ضحاک اور مسلم مصر ہوئے اسبابت پر کہ آج ہی یزید کو خلیفہ کیا
چاہیے کہ جماعت بہت لوگون کے محل خلافت کی دروازہ پر استادہ ہی اور یہہ کہتی ہین کہ ہم نہ جاوینگے
یہانسی جب تلک کہ یزید سے بیعت نہ کرلین گے لاچار ہو کر امیر معاویہ نے اجازت دی
اکثر سردار شام کے اندر آئی اور سلام کیا امیر معاویہ کی شکرگذاری کیے اور حضرت علی مرتضی کے
شکایت کی ولایت عراق سے اگر ہم شام والون ہزارون کو قتل کیا ہم یہہ نہین چاہتی کہ خلافت اونکے
اولاد مین جاوے اور ہم یزید کے سیکا خلیفہ ہونا نہین چاہتی امیر معاویہ نے حکم دیا کہ اور لوگ بہی
امیرزادون اور سردارون مین سے حاضر ہووین بموجب حکم کے حاضر ہوئی پہر امیر معاویہ نے کہا کہ
میرا وقت رحلت کا عنقریب ہی پس تم جس شخص کے خلافت سی راضی ہووین اوسیکو خلیفہ کر دون
سب شامیون نے کہا ہم یزید کے خلافت سے راضی ہین پہر امیر معاویہ نے کہا دل سے اور یقین سے
یہہ بات کہتا ہون کہ تم اسدم میرے خاطر نہ کیجو تمہارے مصلحت مین جو شخص کہ قابل خلافت
ہووے مجہسے کہدو کہ مین اوسکو خلیفہ کردون تو خدا تعالے کی روبرو مجہکو امر خلافت مین حجت نہ رہے

سب نی بآواز بلند کہا کہ کسیکو یزید پر فضیلت نہین اور ہم سوا اوسکی اور کسیکو نہین چاہتی کہ خلیفہ
ہووی جب امیر معاویہ نی دیکہا کہ ساری سپاہ اسی بات پر متفق ہے کہا خیر بیعت کرو پہلی سب
سے ضحاک اور مسلم نی بیعت کی یزید سے بہر سب نے کہ دار الخلافت مین تہی بیعت کی بعد اسکی
یزید خلعت خلافت کا پہن کر اور شمشیر حمایل کرکر اور پیراہن خون آلودہ حضرت عثمان کا خلعت کی اوپر
پہن کر دار الحکومت سی شہر کی جامع مسجد مین آیا اور منبر پر چڑہ کر دیر تک خطبہ پڑہا باقی لوگ شام کی
حاضر ہوے اور بیعت کی دوسرے دن امیر معاویہ نی اپنی خاص لوگون کے مجمع مین یزید کو
اور بہت نصیحتین اور وصیتین امور دنیا کی اور امور دین کے کین اور کہا چار شخصون نے کہ تیرے
بیعت قبول نہین کے اونسے یہہ معاملہ رکہیو کہ عبد الرحمن ابی بکر سے کچہہ اندیشہ نہ کیجو کہ اکل اور شراب
اور عورتون مین مشغول رہتا ہی اور ابن عمر خوش اخلاق اور زاہد عابد گوشہ نشین ہے اور ابن زبیر
مکار ہے اوس سے ہشیار رہو اور جو وہ تیرے متابعت کری تو اوس سے بہت سلوک کیجو اور
حقیقت حضرت امام حسین کے یہہ ہی کہ ای فرزند آہ آہ حسین ابن علی کو آزردہ نہ کیجو اگر وہ تیرے مخالفت کرے
تو فقط وعدہ اور وعید سے اور دہشت دکہانی سے کام نکالیو اور زیادہ اس سے اوسکی جان
مین کچہہ حرکت نہ کیجو اور جو اوسکی اہل بیعت مین سے تیری پاس کوئی آوے اوس سے بہت سلوک
اچہا اور انعام اور اکرام کرنا کہ جو خاندان نبوت مین سے ہین سوائی عزت اور حرمت اور رفعت
کے زندگانی نہ کرین گے اور زنہار اپنی تئین اوس قوم مین داخل نہ کرنا کہ وہ قوم جب خدا کی پاس جاوے
تو خون حسین کا اونکی گردن پر ہووے اور مینی سنا ہی اپنی کانون سے کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
نے قاتل حسین پر لعنت کہی ہے الغرض امیر معاویہ نی بیچ امر تعظیم اور تکریم حضرت امام حسین کے
بہت وصیتین کین اور ضحاک اور مسلم کو کہا کہ تم گواہ رہنا بعد اسکی امیر معاویہ نی کہا کہ ناخن پیغمبر
اور موی مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بطریق تبرک کی منہ سے کہہ مین ہین بس ای

دوستونکو چاہئی کہ جب مین وفات پاؤن تم اون ناخن مبارک کو ریزہ ریزہ کرکے میرے آنکھونمین رکھہ دیجیو
اور موے مبارک کو کان مین اور موہنہ مین میرے رکھیو اور مجھپر نماز پڑہکر خاک مین دفن کیجو اور کام میرا
ساتھہ رحمت اور لطف ربانی کے حوالہ کیجو بعد اسکے آواز امیر کی بیٹھہ گئی اور یزید پلید فراغت
کرکر شکار کے واسطے سوار ہو گیا اور ضحاک سے کہہ گیا کہ ہم فلانے مقام مین شکار کہیلتے ہین تو روز خبر
امیر معاویہ کی بیمار ہو دوسرے روز معاویہ ابن ابی سفیان نے منزل جاودانی کے طرف رحلت
کے اور ماہ رجب مین اونکی وفات ہی اور عمر تہی اسّی برس کے اور ہجرت کی برس تہی ساٹھہ

فصل جاننا چاہیئے کہ یزید نے تخت حکومت پر بیٹھتے ہی خزانہ مال کے کہول دیئے
اور امیرون اور سردارون اور خیل وحشم کو بقدر مراتب کی بخشش کے اور نامہ ولید ابن عقبہ
بن ابوسفیان کو بہیجا اور ولید اون دنونمین حاکم تہا مدینہ کا اور مروان حاکم نہ تہا کہ مدینہ مین تہا مضمون
خط کا یہہ تہا کہ خلیفہ روئے زمین نے یعنی معاویہ نے عالم فانی کو وداع کیا اور سرا باقی کیطرف
کوچ کیا اور اپنی قید حیات مین مجکو اپنا خلیفہ کیا تہا اور یہہ وصیت فرمائی تہی کہ اولاد ابو تراب سے
اور اونکی جماعتون سے اوپر خونریزی کی خوف اور پرحذر رہنا اور تو جانتا ہے کہ خدا تعالی نے
کینہ شہید مظلوم کا یعنی عثمان ابن عفان کا اولاد بوتراب سی رکہی گا اور اوس امر مین اولاد ابو سفیان کی
واسطے پڑے ہی یعنی اولاد ابوسفیان کے کہ یزید وغیرہ ہین مدعی خون عثمان کا اولاد علی مرتضی سی ہیوینگے
اور ای ولید تو مضمون اس خط کا دریافت کرکر مدینہ کے لوگونسے میرے بیعت لیجو اور ایک
رقعہ اوس خط مین اور ملفوف کیا اوسمین لکہا کہ حسین ابن علی اور عبداللہ ابن عمر اور عبدالرحمن ابن
ابوبکر اور عبداللہ ابن زبیر سے میرے بیعت لیجو اور جو وہ نہ مانین تو اونکی سر کاٹ کر میرے پاس بہیجیو
جب یہہ نامہ ولید کے پاس پہنچا اور اوسکی مضمون سے واقف ہوا کہا انا للہ وانا الیہ راجعون
میرے تئین حسین سے کیا مطلب کہ اوسکا سر کاٹون لیکن یزید کے خوف سی ولید نی مروان سے مشورہ

کیا اوس مردود نی کہا ابن ابوبکر سے اور ابن عمر سے اندیشہ نہیں مگر حسین سے اور ابن زبیر سے
بیعت کرنی قبول کرو تو خلافت یزید کے مستحکم ہو دے ولید نی پہلی حضرت امام حسین کو بلایا آپ نی
وعدہ آنی کا کیا اور تیس غلام اپنی مسلح کیے اور تیار کر کر اپنی ساتھ لئی اور کہا تم گھر کے آگے دروازہ
پر ٹہیرے رہنا اور مین اندر جاؤن گا جسوقت میری آواز بلند ہو تم اندر چلی آنا اور اگر تلوار چلی تم بہی
میری ساتھ داد جوانمردی کی دینا القصہ حضرت امام حسین ولید کے پاس پہونچی اور مروان بہی
وہان تہا اول ولید نے معاویہ کے وفات کی خبر سنائی حضرت امام حسین نے فرمایا انا للہ وانا الیہ
راجعون حق تعالے تمکو اس مصیبت مین صبر جزیل اور ثواب جمیل عطا فرما دے پہر ولید نے کہا کہ
سب مسلمانون نے یزید سے بیعت کی ہے تم بہی اوسکی بیعت قبول کرو آپ نی فرمایا کل مین آؤنگا
اور مسلمانون کے مجمع مین اس امر مین جیسا مناسب ہوگا دیکہا کرون گا ولید نے کہا بہتر ہے
اب آپ تشریف لیجایئے مروان ملعون نے کہا کہ ای امیر حسین کو جانی نہ دے اور جو بیعت نہ کریں
تو اسی زد و کشت کر حضرت امام حسین نے غضب سے فرمایا کسکا زہرا ہی کہ ایسی جیسی حرکت کرے جو کہ آج تم
قصد کری دیکہلی کہ ابہی زمین کو اوسکی خون سے سیراب کرتا ہون مگر مروان کو سخت سست کہا پہر ولید کی طرف
خطاب کر کر فرمایا ای ولید کیا تو نہین جانتا کہ ہم اہل بیت نبوت اور معدن رسالت ہین اور گہر ہمارا محل
رحمت کا اور آمد و رفت ملائک کا ہے اور یزید فاسق فاجر شراب خوار زانی قمار باز اور بدکار ہے
اور فسق و فجور اوسے علانیہ صادر ہوتی ہین ہم کیونکر اوس سے بیعت کرین کل کے دن کہ مجلس منعقد
ہو گئے اور مجمع ہوگا جو کہ کہنا ہی کہون گا مین اور دیکہون گا مین کہ لائق اور قابل خلافت کی کون ہے القصہ
باتون مین حضرت امام حسین کے جو آواز بلند ہوئی آپکی غلامون نے کہ ہتیار باندہی ہوی دروازہ پر
استادہ تہی قصد اندر آنی کا اور دست برد کرنی کا کیا کہ حضرت امام حسین یہہ بات سمجہکر اور فہم کر کر
جلد تیلے اوٹہ کر باہر تشریف لی آئی تو فتنہ اور فساد نہو دے مروان نے ولید سی کہا کہ تو نی میرا کہنا نہ مانا

کہ حسین ہاتھ سے نکل گیا ولید نے کہا افسوس ہے تجھپر ای مروان مجھکو سات قتل حسین ابن علی کے
اشارہ کرتا ہے تو واللہ اگر شرق سے غرب تک جہان مجھکو بخشے تو نہ ہے اوسکی خون گرانے
مین سعی نکرون مین ای مروان فردای روز قیامت کی ترازوئی اعمال قاتل حسین کے نیکیون سے
خالی ہو گئے پہر ولید نے عبد الرحمن ابن زبیر کو بلایا اونہون نے کچہہ عذر کیا کئی مرتبہ آدمی واسطے
طلب کے گیا اور ابن زبیر نہ آئے ولید نے خوف اور دہشت دکہلائے اور کہلا بہیجا کہ ناحق قید ہوگے اور
اور قتل کیا جاویگا ابن زبیر کے بہائی عروہ نے ولید سے کہا جا کر کہ وہ تیرے خوف سے نہین آتا مگر کل
دن آویگا کہا خیر مضائقہ نہین عبد اللہ ابن زبیر رات کی وقت مدینہ سے مکہ کے طرف روانہ ہو گئے
دوسرے دین ولید نے یہہ سنکر اونکی پیچھے سوار بہیجے وہ کسو کے ہاتھ نہ آئے یہان ولید نے دل تنگ ہوکر
ابن زبیر کے رشتہ دارون کو اور عبد اللہ ابن مطیع کو کہ حضرت عمر کا قرابتی ہے اور ابن زبیر کا
دوست اور یار ہے قید کیا عبد اللہ ابن عمر نے مروان کو اور ولید کو بہت فہمایش کے کہ یہ بات
مین فتنہ اوٹہتا ہے مروان نے نہ مانا اور انکو قید ہی رکہا آخر کو برادری کے لوگ ابن زبیر کے
متفق ہوکر قید خانہ پر چڑہ آئے اور دروازہ توڑ کر قیدیونکو نکال لیگئے القصہ کئی مرتبہ ولید اور مروان
نے حضرت امام حسین کے خدمت مین یزید کے بیعت کیواسطے التماس کیا آپ نے قبول نہ فرمایا آخر کو
ولید نے بصلاح مروان کے سب احوال یزید کو لکہا یزید نے نامہ ولید کو بہیجا اور لکہا اگر حسین بیعت
قبول نکرے سر اوسکا کاٹ کر اس نامہ کی جواب کی ساتہہ بہیجدے اور امیدوار انعام و اکرام ہو دے
ولید نے وہ خط پڑہ کر کہا لا حول ولا قوت الا باللہ اگر یزید تمام دنیا مجھے بخشدے تو نہ ہے یہہ کار نکرونگا
اور جو یزید مجھکو کیا ہی ضرر پونہچا دے مین نہ ڈرونگا **فایدہ** تاریخ کی کتابون مین لکہا ہے
کہ اون دنونمین حضرت امام حسین ایک رات اوپر روضہ مطہرہ حضرت مصطفے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے
گئے اور کہا یا رسول اللہ مین فرزند فاطمہ کا ہون اور تیرے فرزند کا فرزند ہون اور آپ نے میرے

حق مین امت سی کیا کیا نصیحتین اور وصیتین فرمائی تھین آپکی امت نی آپکی وصیت نہ مانی اور
مجکو منایع اور محروم چھوڑا اور اونکی بیوفائیے بوقت ملاقات کی مفصل خدمت مین عرض کرونگا
یہہ کہکر تمام رات قریب روضہ مبارک کی نماز مین مشغول رہے دوسرے رات پھر روضہ مطہرہ
پر جاکر بعد مناجات اور عرض حاجات کی سر مبارک کو قبر شریف پر رکہکر لیٹ رہی کہ آنکھہ لگ گئی
اور آنحضرت کی خواب مین زیارت کی فوج عظیم فرشتون کیے ہمراہ رکاب کی ہے اور حضرت نے
حضرت امام حسین کو اپنی سینہ بی کینہ سی لگایا اور دونو آنکھون کیے درمیان مین بوسہ دیا اور فرمایا اے
حسین گویا دیکھتا ہون مین کہ عنقریب امت میری کربلا مین تجکو قتل کریے گی اور تو اوس حال
مین تشنہ لب ہوگی اور تجکو بوند پانی کے نہ دیوینگے اور باوجود اس حرکت کی میری شفاعت
کے امیدوار ہین وہ لوگ میرے شفاعت سی محروم ہین اور اونکو میرے شفاعت نصیب نہوگی
اے حسین تیرے مادر و پدر و برادر دیدار تیری کی مشتاق ہین اور تیرے لئی بہشت مین بڑی بڑے
درجہ ہین کہ بدون شہادت پانے کیے ہاتھہ نہ آوینگے بعد اسکی آنکھہ کہل گئی حضرت امام سعید
شہید اپنی گھر مین تشریف لائی اور شوق شہادت کا دامن گیر ہوا اور دل محبت منزل
دام عشق کا اسیر ہوا خاطر فیض مآثر مین عزیمت مکہ معظمہ کیے مستحکم ہوئے یہہ سنکر جان دوستون
کے پر غم ہوئے ایک دن آدہے رات کی وقت حضرت امام حسین اپنی نانا صاحب کیے
روضہ منورہ پر حاضر ہوئے اور بعد ادا کرنے صلواۃ و مناجات کی شرط وداع کیے بجا لائے
اور رخصت ہوی اور مادر و برادر و پدر کیے قبر پر جاکر زیارت کی اور وداع کرکر دولتخانہ مین تشریف
لائی محمد ابن حنیفہ کہ آپ کی بہائی ہین آپکی خدمت مین حاضر ہوئے اور دونو بہائی آپسمین درد جدائی
سے ملکر بہت روی اور باہم ایک نی دوسرے کو نصیحت اور وصیت کی آپ نی وصیت نامہ
لکہہ کر محمد ابن حنیفہ کو دیا اور کہا اے بہائی مین مع اہل عیال کے مکہ کو جاتا ہون اور تو مدینہ مین

مقام رکہیہ کہ مجہسی کوئی سروکار نہین رکہتا اور نہ رکہی گا پس تو مجکو ہمیشہ حال یزید کا کہتا رہیو الغرض
محمد ابن حنیفہ کو وداع کرکر اور اپنی اہل و عیال کو ساتہہ لیکر بیچ شب چہارم شعبان سنہ کے یعنی شب برات
سے کے چاند مین تیسری تاریخ رات کی وقت مدینہ منورہ سے برآمد ہوکر مکہ معظمہ کیطرف کوچ فرمایا اور
وہ دن تہا جمعہ کا الغرض کوچ بکوچ اور منزل بمنزل طے مسافت کرتی ہوئے مکہ معظمہ مین پونہچی کہ
لوگونکو کمال خوشی اور خورسند ہوی رات دن آپکی خدمت مین آتی تہے اور رشد و ہدایت پاتی تہے
کہ اس اثنا مین یزید پلید نی یہہ ماجرا سنکر ولید کو مدینہ کی حکومت سی معزول اور موقوف کیا اور
عمرو بن سعد الاشدق کو حاکم مدینہ کیا اور یزید یحیی بن حکم بن صفوان بن امیہ کو کہ حاکم مکہ کا تہا موقوف کیا
اور عمر ابن سعد ابن العاص کو حاکم کیا اور اوس طرف کی شہرون کا والی کیا اس اثنای مین عبد اللہ ابن
زبیر نے کہ مکہ مین بیٹہے لوگون کو باہم کرکر مکہ مین اپنا عمل دخل کرلیا اور عامل مکہ کا چہپ کر بہاگ گیا اور
حضرت امام حسین نے اون دنونمین اپنی گہر سے نکلنا موقوف کردیا اور پہلی ابن زبیر کو کہ جب قصد
خروج کا اونہون نے کیا تہا حضرت امام حسین نے منع بہی کیا تہا لیکن اونہون نے نہ مانا تہا بعد
چند روز کے یہہ خبر یزید کو گذرین اور یزید نی حاکم مدینہ کو لکہا کہ لشکر طرف مکہ کے پونہچی تو ابن زبیر
کے شر کو دفع کرے حاکم مدینہ نی لشکر تیار کیا اور عمر ابن زبیر کو کہ بہائی ہے عبد اللہ ابن زبیر کا
لشکر کا امیر کیا اور از بسکہ دونو بہائیون مین خفگی اور نا اتفاقی پیشتر سے تہی ایسی بہائی کی لڑنا اختیار
کیا اور علاوہ یہہ کہ طمع دنیا کے بری بلا ہے کہ پاس بہائی بیٹی کا اسمین سب فنا ہی حالانکہ بعضے
لوگون نے عمر کو بہت سمجہایا کہ ایک تو سگی بہائی سے لڑنا اور دوسرے مکہ مین لڑنا ہرگز مناسب
نہین اوس شخص نے ایک نمانی اور امیر بن کر لشکر کو ساتہہ لیکر مکہ کو گیا اور ایک طوق چاندی کا
بنوایا کہ جب فتح کرونگا اور بہائی کو پکڑونگا یہہ طوق اوسکی گلی مین ڈالونگا اور یزید آگی لیجاونگا
القصہ جب عمر لشکر لیکر قریب مکہ کے پونہچا نصف فوج انیس ابن عمرو بن اسلمی کے ساتہہ کرکر

ایک طرف کا ناکا اوسکی سپرد کیا اور نصف فوج کے ساتہہ ایک ناکہ پر آپ رہا اور اپنی بہائی
کو پیغام بہیجا کہ ای عبد اللہ حرمت کعبہ کی نگاہ رکہہ اور باہر نکل اور ساتہہ سلامتی کی یزید
بیعت کر اور یہہ طوق چاندی کا میرے پاس ہے اسکو پہن لے اور یزید کے خدمت میں
حاضر ہو تا تیرا قصور معاف ہووی اور عبد اللہ نے بہی جواب سخت اور سست کہی آخر بہائی
انس سے جا لڑی اور فتح پائے انیس مارا گیا پہر مصعب ابن زبیر کہ یہہ بہی عبد اللہ ابن زبیر
بہائی ہے اپنی بہائی عمر سے لڑا اور غالب آیا جب تو عمر حیران ہوا آخر کو عمر عبیدہ ابن زبیر
کے پاس کہ وہ ان سب میں کا بڑا بہائی ہے جا چہپا اور اوسکی پناہ میں رہا عبد اللہ نے خبر پاکر عمر کو
پکڑوا بلوایا اور اتنی کوڑے لگوای کہ عمر مر گیا اور عبد اللہ ابن زبیر باشوق روز آدمی بہیجے کہ میں
اور عمل یزید کا مکہ میں سست رہا

فصل

جانیے جانا کہ بعد اس قصہ کے دو شخص دوستدار
اہل بیت کی ایک نامہ کہ چند اشراف اور اعیان نے کوفہ کے لکہا تہا کوفہ سی لیکر بیچ خدمت
حضرت امام حسین علیہ الصلوۃ والسلام کے حاضر ہوے آپ نے وہ نامہ کہول کر دیکہا اوس میں
لکہا تہا حاصل اوسکا یہہ ہی کہ سلیمان ابن خرد اور رفاعہ بن شداد اور فلان فلان تحیت اور سلام
بہیجتی ہیں اور التماس کرتی ہیں کہ یزید ابن معاویہ چاہتا ہے کہ بی شورہ اور بی مصلحت اہل اسلام کے
کرے ہم لوگ کوفہ کی کہ آپ کی دوست ہیں اوس فاجر کی خلافت اور حکومت سی راضی نہیں
ہمارا یہہ ہے کہ آپ کی رکاب سعادت میں ساتہہ دشمنوں کے جنگ اور قتال کریں اور آپ پر
نثار اپنی جان اور مال کریں آرزو ہمارے یہہ ہی کہ آپ ساتہہ بہجت اور اقبال اور جاہ و جلال کے
رونق افزا کوفہ کے ہو دین کہ ہم نہایت مشتاق جمال فیض التیام کے اور جویا طریقت اسلام کے
ہیں اور سب دوستدار آپکی توجہ کے امیدوار ہیں کہ بواسطہ حضور پرنور کے امور سلطنت کا نظام
اور سپاہ اور رعیت کا انتظام بخوبی ظاہر ہووی حضرت امام حسین علیہ السلام نے خط پڑہکر کچہ

اور جواب بھی نہ لکھا کہ عنقریب اسکی دو شخص اور کوفہ سے وہانکی سرداروں اور اشرافوں سے کے خط
لیکر حضرت امام ہمام کے خدمت مین حاضر ہوئے قریب پچاس خط کی تہے کہ ایک ایک خط دو دو
تین تین سردارونکی طرفسے حضرت امام حسین کے نام تہا اور مضمون انکا وہ ہی تہا جو کہ پہلی خط کا تہا
پھر عنقریب اسکی دو شخص اور پچاس خط لیکر اوسی مضمون کے حاضر ہوئی لیکن حضرت امام برحق
نے ایک کا جواب لکھا اسمین اور لوگ کوفہ کے خط لائی الغرض متواتر خط اور آدمی کوفہ سے آپکی حضرت
سراپا برکت مین آئی **روایت** ہے کہ ایک سو بیس ۱۲۰ خط کوفہ والون کے آئی اور بعض روایتون
مین ہے کہ قریب ڈیڑہ سو خط کے بیچ خدمت جناب شہادت انتساب کی پونہچی القصہ جب کہ
ایلچی اور خط کوفیون کے بہت آلئی تب آپ نی جواب لکھا کہ خط تمہاری پونہچی اور اشتیاق تمہارا
اور محبت اور دوستی اور ارادہ تمہارا سب معلوم ہوا مین نے تمہاری مقصود اور مطلوب کے
بر لانی مین تاخیر اور ڈہیل جایز نرکہونگا خاطر جمع رکہیو مگر بالفعل مسلم ابن عقیل کو کہ میرا بہائی چچا کا
بیٹا ہی ہے تمہارے پاس بہیجتا ہون تو کیفیت حال اور صدق مقال تمہارا معلوم کریئے اور مجہی لکہی اور
اوسسی بیعت کرنا اور اوسکی مدد گار رہنا روایت ہی عبد اللہ ابن عمر نے اور عبد اللہ
ابن عباس نے اور عبد اللہ ابن زبیر نے آپکو عزیمت کوفے سے بہت منع کیا اور بیوفائیان کوفیون کے
بیان کین اور جو کہ بدعہدیان کوفیون نے حضرت علی مرتضی کے ساتہہ کین تہین سب یاد دلائین لیکن چونکہ
عاشق زار پروردگار خلف رشید حیدر کرار قتیل تیغ کرشمہ محبوب نے شہید خنجر ادای خوبی کشتہ
صد شمشیر عشق خدا یعنی حسین ابن علی مرتضی کو شراب شوق شہادت نی مخمور و مست کر رکہا تہا اور مزہ
بادۂ تمنای وصال یار کا دل مین بہار رہا تہا کسی کی نہ سنی نہ مانی اور جی مین بات شہادت عظمی بانے
کے ٹہانی او مسلم ابن عقیل کو حکم دیا کہ تیار ہو کوفہ کے جانی کے کہ بعد چند روز کے جواب خطونکے
کوفے سے آئی تہے حضرت مسلم کو دیکر اور نصیحت او وصیت فرماکر رخصت کیا اور فرمایا

کہ ای بھائی اور ای ابن عم کو ذمین اوس شخص کے مکان پر اوتریو اور مقام کیجو کہ اہل بیت کی محبت
مین راسخ دم اور ثابت قدم ہو وے اور لوگونسے میرے بیعت اپنی ہاتھ پر لیجو پس جبکہ تمھارے
تو کر قول اور فعل اونکی مطابق ہین اور کردار اونکی ساتھ گفتار کے موافق ہین مجھکو خبر کیجو کہ مین پہنچے
جلد تیرے پاس آونگا اور مین امیدوار ہون کہ حق تعالے مجھکو اور تجھکو درجۂ شہادت کا
عطا فرماوے پھر دونو بھای گلے لگ کر روئے اور ایک نے دوسرے کو وداع کیا اور حضرت
مسلم نے کہا مین بموجب فرمانی واجب الاذعان کے جاتا ہون اور بمقتضے ارشاد عین سداد کے
انشاء اللہ تعالی بجالاتا ہون **نظم** تا ہم سر ز فرمانت بتیغم گزرنے ہر دم ؛ مرا عید آنزمان باشد
کہ قربان رہت گردم ؛ من اول روز دانستم بمہمان خانۂ عشقت ؛ کہ جز خون جگر خوردن غذائے
نیست در خوردم **نظم** حکم سے تیری نہ پھیرون منہ ؛ تیغ سے تیری سو ٹکڑے ہوٹرون میان
عید ہو اوس دن کہ تیرے راہ مین ؛ شوق سے قربان ہوی میری جان ؛ خانۂ الفت مین تیرے
پہونچکر ؛ ہمکو گذرا تہا یہی دلمین گمان ؛ خون دل پینا پڑیگا لا کلام ؛ کیونکہ ہی یہہ ہی غذای عاشقان ای
طریق عشق مشکل تر وصال ؛ پاس جان رکہتا ہی اس راہ مین زیان ؛ بعضے کتابون مین لکھا ہے
کہ حضرت مسلم نے عرض کیے کہ یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھکو گمان ایسا ہی کہ دنیا مین مجھکو
پھر دیدار مبارک آپکا میسر نہوگا یہہ کہکر حضرت امام حسین کے ہاتھ اور پانون چومے اور وداع کیا اور روئے
کہ یہہ دیدار آخر ہے ہی اور یہہ وصل کے بہار آخری ہے **ابیات** وداعت میکنم از جان
وداع آخرین از دل ؛ ز کویت میروم و ز غصہ دارم قصۂ مشکل ؛ نیاوردم طاقت دوری ندارم تاب
مہجوری ؛ عجب دردیست بی درمان عجب کاریست بیحاصل ؛ بود حاصل مرا دیدن گرت بینم
ولی دیدن چہ سان آید ز مہجوری بخون آغشتہ زیر گل **ابیات** وداع دوستان جو اور
زمان ہے گھڑی یہہ سر پہ میرے بس گران ہے جدائی کے نہین ازبسکہ طاقت غشی مین قلب

جان ناتوان ہے　رہون قدمون مین تیرے یہی یہ خواہش　دلی اپنا نصیب ایسا کہان ہے

زیارت پہر بہی ہو تیرے میسر　مگر یہ محض اب وہم گمان ہے　وصال اوسکی جدائی کی الم سے

جبر دلکی نہ فکر جسم جان ہے　حضرت امام حسین نے بہت روئی اور حضرت مسلم کو گلے سے لگایا

اور بہت نوازشین اور دعائین کین پہر حضرت مسلم وہان سے کوچ کرتی ہوئے مدینہ منورہ مین پہونچے

روضہ حضرت پیغمبر کے زیارت بجالا کر اپنی گہر مین آگئے اور سب اہل و عیال کو وداع فرماکر دو بیٹے

چہوٹے کہ ایک کا نام محمد اور دوسرے کا نام ابراہیم ہے ساتہہ اپنی لئے کہ اونسی کمال

محبت رکہتی تہے اور رات کی وقت کوفہ کو روانہ ہوئی کہتی ہین کہ رات کو راہ گم کے اور

رستہ بہول کر ایک جنگل بے آب مین جا پڑے دو رہبر کہ ساتہہ لئی تہی تشنگی سے مرگئی اور

حضرت مسلم معہ ہر دو فرزند دلبند کے ساتہہ ہزار محنت اور مصیبت کی کسو پانی کے مقام مین

پونہچی بعد اسکی مسافت طی کرتی ہوئے کوفہ مین وارد ہوکر اوس سرا مین کہ دار مختار اوسکو کہتے ہین

اوترے اور مقام کیا اشراف اور اعیان کوفہ کے حضرت مسلم کے خدمت مین حاضر ہوئے

اور ملازمت اور ملاقات کی حضرت مسلم نے خط حضرت امام حسین کا اونکو دیا اور پڑہا اور حضرت

امام ہمام کے اشتیاق مین ماری شوق و ذوق کے روی اور آواز واشوقاہ کے بلند کیے

پہر روز بروز لوگ کوفہ کے حضرت مسلم کے خدمت مین آتی تہے اور اطاعت اور فرمانبرداری

ظاہر کرتے تہی یہان تک کہ بارہ ہزار یا اٹہارہ ہزار مرد جنگی دایرہ بیعت مین داخل ہوئے

اور حضرت مسلم نے خط حضرت امام حسین کو لکہا کہ یا ابن رسول اللہ جماعت کثیر نے میرے

ہاتہہ پر بیعت کی ہے اور سب آپکی دیدار پر انوار کے آرزومند اور مشتاق ہین جسوقت

چاہئی اوسوقت اسطرف توجہ فرمایئے کہ کام یہان کا رونق پر ہے اس اثنای مین نعمان ابن

بشیر کہ یزید کے طرف سی کوفہ کے حاکم تہے اس حال سے آگاہ ہوکر کوفہ کی جامع مسجد مین

گئے اور کوفیون کو بلایا اور خطبہ منبر پر چڑہ کر پڑہا اور یزید کے غضب اور غصہ سے اور فتنہ اور
فساد سے سبکو ڈرایا اور کہا اپنی اوپر رحم کرو اور درپی خونریزی کی مت ہو نعمان ابن بشیر نے
فقط زبانی سمجھانی پر اور ڈرانے پر کفایت کری اور منبر سے اوترکر اپنی گہر مین جا بیٹھی
کر اسمین یزید کے جاسوسون نے کہ کوفہ مین تہے سب یہان کا احوال اور سستی نعمان بشیر
کے یزید پلید کو لکہہ بہیجی یزید پلید نے مشورہ بعضے مصاحبون اپنی کے عبد اللہ ابن زیاد کو کہ حاکم
بصرہ کا تہا فرمان حکومت کوفہ کا لکہہ بہیجا اور اوسکو لکہا کہ تو اپنا نایب بصرہ مین چہوڑکر جلد تر کوفہ کو
جا اور مسلم کو قتل کر کر سر اوسکا میرے حضور مین بہیجدی اور میننی حکومت کوفہ کی بہی تجہی دی
اور نعمان بشیر کو معزول کیا ابن زیاد مردود بہت خوش ہوا اور کوفہ کے چلنی کے تیار ہے
مین مشغول ہوا اس اثنا مین خبر اوسی پوہنچی کہ سلمان غلام حضرت امام حسین کا بصرہ کے بعضے
سردارونکی نام خط لیکر آیا ہے اور حضرت امام حسین نے لکہا ہے کہ مین تمکو ساتہہ زندہ کرنے
نشانیون حق کے اور باطل کرتے رسمون باطل کے دعوت کرتا ہون اگر میری دعوت قبول کرو
گے تو راہ حق کے پاوگے   ہرکہ او راہ راست می طلبید گو بیا روبجانب ما کن قدمی
حدیقہ ما نہ روضۂ قدس را تماشا کن طالب راہ حق بشوق تمام تو ہماری طرف رخ اپنا کر
سیر کر باغ عشق کے اسدم روضہ قدس کا تماشا کر اور اب مین کوفہ کیطرف روانہ ہوتا
ہون جو کہ دوست اور ہوادار ہین چاہئی کہ اوسطرف آوین والسلام پس ابن زیاد نے سلمان
کو تلاش کرواکر پکڑوا بلایا اور قتل کیا بصرہ کے لوگون نے یہ جو دیکہا اوسکی دیکہکر بہت خوف کیا
اور وہ مردود نایب اپنا بصرہ مین چہوڑکر اوسیدن کوفہ کو روانہ ہوا اور کوفہ والے انتظار
کر رہی تہے حضرت امام حسین کے آنی کا کہ امروز و فردا صبح و شام آپ کوفہ مین مع الخیر
داخل ہوا چاہتے ہین کہ رات کی وقت ابن زیاد اونٹ پر بیٹہا ہوا عمامہ سر سے باندہے

ہوئے اور کپڑا سر اور موہنہ پر ڈالی ہوی بیابان کے طرفسی ساتھہ مصاحبون اور نوکرون اور
یارون کے کوفہ مین داخل ہوا لوگون نے جانا کہ حضرت امام حسین ہین تشریف لائی ہین فوج
فوج لوگ اونٹ کی گرد ہوے اور کہتی تہے السلام علیک یا ابن رسول اللہ تمکو مبارک اور
آیا اور ابن زیاد چپکی چپکی جواب سلام کا دیتا تہا اور کچہہ نہ کہتا تہا مگر غصہ سی اپنی ہاتہہ کاٹ کاٹ
کہاتا تہا پس جبکہ دار الامارت کی دروازہ پر پہونچا نعمان بشیر کہ قلعہ کے اندر تہی اونہون نے بہی جانا کہ
حضرت امام حسین تشریف لائی وہ یزید کے خوف سے کوٹہی پر چڑہکر پکارے یا ابن رسول اللہ
یہان سے تشریف لیجا اور فتنہ مت اوٹہا کہ یزید اس شہر کو تیرے تصرف مین نہی دیگا کہ ابن
زیاد نے موہنہ اپنا کہولا اور آواز اپنی سنائی اور لوگون نے جان لیا کہ یہہ عبد اللہ ابن زیاد ہے
سب تتر بتر ہو گئے اور نعمان نے دروازہ کہلوا دیا کہ وہ مردود محل مین جاکر اوترا دوسرے دن
اس شہر کے جامع مسجد مین آیا اور سب لوگون کو جمع کیا اور فرمان اپنی حکومت کا سب کے
روبرو پڑہا اور کوفیون کو مخالفت یزید کے سی ڈرایا یہہ خبر حضرت مسلم نے سنکر اندیشہ کیا اور
رات کو سرائے مختار سے نکلکر ہانی بن عروہ کے گہر گئی اور کہا ای ہانی مین واسطے پناہ کے
تیرے پاس آیا ہون ہانی نے ایک حجرہ اپنی مکان مین آپکی واسطے تیار کیا اور کہا سعادت تشریف
ببلاست قرار و آرام بگیر **بیت** رواق منظر چشم من آشیانہ تست کرم نما و فرود آکہ
خانہ تست **قطعہ** دیدہ و دل ہے آپکے منزل آئی کیجئے کرم صاحب رکہئی
نہ شوق ہے اس جا کہائی آپ کچہہ نہ غم صاحب لکہا ہی کہ اہل بیت کی دوستون نے
حال دریافت کر کر حضرت مسلم کے پاس حاضر ہونا شروع کیا الغرض لوگ آتی تہے اور بیعت
بیعت کرتی تہے اور عہد و پیمان کو ساتھ قول اور قسم کے مستحکم اور مضبوط بناتی تہے
کہ زیادہ بیس ہزار سے آدمیون نے بیعت شاہزادہ کی برقرار ہو الغرض ابن زیاد ہر چند جستجو کرتا تہا لیکن حضرت مسلم کا پتہ نہ پایا تہا آخر کو [illegible]

غلام اپنی کو تین ہزار درم کی تہیلی دیے کہ تو اہل بیت کی دوستون سے ملکر اور اظ
کرکر کسیطرح مسلم ابن عقیل کے پاس پونہچ اور یہہ درم اوسکو گذران اور ظاہر کر کہ مین د
اہل بیت کا ہون واسطے مدد اہل بیت کی یہہ مال لایا ہون تو مجکو ثواب جمیل حاصل ہو
تو اس کر اور حیلہ سے اوسکا سب احوال معلوم کرکر میری پاس آکر ظاہر کر وہ غلام بد انجام حکم ا
کا بجا لایا اور معرفت مسلم ابن عوسجہ کے حضرت مسلم کے خدمت مین پونہچا اور درم گذ
اور قدم بوسی کی اور قسمین کہائین کہ مین دوستدار ہون نہ مکّار و غدار ہون اور اتک
مین رہا اور سب احوال معلوم کرکر صبح کو ابن زیاد سے جا کہا دن چڑہی اوس پلید
مین اسما بن خارجہ اور محمد اشعث جو آئی اونسی کہا کہ ہانی کہان ہے اونہونے کہا کہ
کہا کہ مینی سنا ہے کہ اندنون مین اچہا ہو گیا ہے اور گہر سے دروازہ کے باہر نکل کے بیٹ
مین اوسکا مشتاق ہون تم جاؤ اور اوسے سوار کر کے لے آؤ وہ دونو حکم بجا لائے ہانی
خوف ہوا لیکن اوپر تقدیر ربانی کے راضی ہوکر اون دو شخصون کے ساتہہ دربار مین آئی ا
کہا اے ہانی تو نے مسلم ابن عقیل کو اپنی مکان مین اوتار کر ایک خلق اور انبوہ کو بیچ دار ا
لی لایا ہے ہانی نے فرمایا کہ مینی اوسے نہین بلایا مگر چونکہ وہ پناہ کے واسطی آپ میرے
مینی دل مین کہا کہ مروت اور حیا سے بعید ہے کہ مین اوسکو منع کرون اور پناہ مدد
کہا اب تو مسلم کو میرے پاس حاضر کر ہانی نے کہا ہرگز یہہ نکرونگا کہ ایک مسلمان کو پناہ د
کے ہاتہہ مین دون قاعدہ وفاداری کا یہہ نہین ہے **بیت** صفت عاشق صاد
آنست کہ گرش سر برود از سر پیمان نرود **بیت** محبت چاہئی انسان چہوڑ
داماں نچہوڑیے نشان عاشق صادق یہی ہے کہ سر دی پر سر پیمان نچہوڑیے
ابن زیاد کے مصاحبون نے ہانی کو بہت سمجہایا لیکن اونکی خیال مین نہ آیا آخر کو ا

ہانی کو قید کیا پھر ایسے ہانی نہ مانا اور اپنا فدا کرنا مسلم ابن عقیل پر چاہا **شعر** بار سوائی علم روز یکہ
سے افراشتیم برسر کوی تو اول ہاتم خود داشتیم **شعر** عشق کا حیدر علم مینی اوٹھایا جان
ہاتم اپنا کرلیا تیری گلی مین او حسن زمان **روایت** ہی کہ ابن زیاد نے حکم دیا کہ تو ہانی کو بر سر بازار
لیجا کر گردن مارا اور سر مبارک اونکا ابن زیاد بداعتقاد کے پاس پہنچایا عمر حضرت ہانی کے اسی اور نو
برس کے کی تھے اور پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب سے تھی اور علی مرتضے کی احباب
سے تھی جب کہ یہ خبر حضرت مسلم نے سنی رگ ہاشمین ایک دفعہ جوش مین آئی اور اپنی دو نو فرزند ارجمند
کو قاضی شریح کے گھر بھیجکر مسلح اور تیار ہوے اور ندا دیے کہ اہل بیت کی دوستو حاضر ہو
قریب تیس ہزار سوار کے مسلح اور مکمل ہمراہ رکاب کرامت مآب کی ہوئے اور قصر امارت پر آئے
اور ابن زیاد اپنی مصاحبون اور ملازمون کے ساتھہ قلعہ بند ہوا اور حضرت مسلم نے قلعہ کو گھیر لیا
اور دونو فرقون مین جنگ عظیم اور لڑائی بڑے درپیش آئے قریب تھا کہ قلعہ کو لیوین اور اوس
مردود پر فتحیاب ہووین کہ اوس ملعون پلید نایب یزید کے صلاح سے سردار کوفہ کے مانند کثیر
ابن شہاب اور محمد اشعث اور شمر ذی الجوشن کے کوٹھی پر چڑہے اور حضرت مسلم کے فوجکو کہ
سب کوفی تھے یزید کا خوف دلوایا اور ڈرایا اور کہا اے کوفیو افسوس ہے تمکو عنقریب لشکر
یزید کا شام سے آیا چاہتا ہے اور امیر نے قسم کہائی ہے کہ اگر یہہ لڑائی سے باز رہین گی تو ہمین
انکی زن و بچہ تک قتل کرداونگا لیس اے لوگو تم اپنی جانون پر بخشش کرو اور اپنی زن و فرزند پر رحم فرماؤ
فوج کوفیون کے یہہ سنتی ہی مارے خوف کی لرزنے لگی اور متفرق ہونی لگی اور بعضی بہی سوارون کے بھاگنے
کھسکنے لگی الغرض کوفیون نے موافق عادت قدیم اپنی کے بیوفائی ظاہر کیے اور شرم خدا اور رسول
کے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مین سے باہر کیے آخر کو تیس سوار پاس رہگئی پہر تہوڑی سی دیر مین
وہ بہی اوڑ گئی اور حضرت مسلم تنہا رہی حیران اور پریشان تہے اور زبان حال سے یہہ مقال

گیتی سے **قطعه** اندر اول خودنمائی میکند واندر آخر بیوفائی میکند چون چنین جلد اندر
بیگانگی پس چرا آن آشنائی میکند **قطعه** تمنی اول ز خود نمائی کیے آخرش خوب بی وفائی کیے
کیے تھی یہ بیگانگی اگر مرکوز کسلئی پہلی آشنائی کیے القصہ حضرت مسلم ابن عقیل سرگردان
راتکو محلون مین اور کوچون مین پہرتے تھے اور کوچی اور ناکی ابن زیاد بد نہاد کیے حکم سے بسبب فوج
اور پاسبان اور نگہبان کیے بند تھی اور گرد شہر کیے اور دروازون پر سوارون کا بندوبست تھا
جو فوج کہ ہمراہ رکاب حضرت مسلم کے تھی وہ سب ابن زیاد بد نہاد کیے فرمان بردار ہو گئے
الغرض حضرت مسلم نے راہ کہین نہ پائی کہ شہر سے باہر نکلین کہین جاکر ٹھہر رہین کہ پہرتے
پہرتے ناگاہ ایک بڑہیا کے دروازہ پر جا پہنچے کہ نام اوسکا طوعہ تھی اور وہان ٹھہر گئے بڑہیا نے
دیکھکر کہا کہ ای شخص شہر پر آشوب ہی اور رات کا وقت ہی تو اپنی گھر کو کیون نہین جاتا حضرت
مسلم نے کہا مین مرد مسافر خاندان نبوت سی ہون اور گھر بار نہین رکہتا ہون اگر تو مجھکو اپنی گھر مین
مقام دیوے حق تعالی تجکو اسکی جزای خیر دنیا و عقبی مین عطا فرماوے اوس عورت ضعیف نے
حضرت کا نام و نسب پوچھا اور بہت مبالغہ اور تکرار کیے آپ نے فرمایا کہ مسلم ابن عقیل
امام حسین کا بہائی ہون عورت مردانہ سرشت نے کہا مبارک اور مرحبا قدم رنجہ فرمایئے مکان
مین چل الغرض اندر لیجاکر ایک حجرہ مین آپکو بٹہایا اور وہ اونکا حال دریافت کرکر رونی لگی اتنی مین
اوس عورت کا بیٹا آیا اور مادر کو حجرہ مین آتی جاتی دیکھا پوچھا کیا سبب ہے کہا ایک شرط سے
کہتی ہون کہ تو یہ بھید ظاہر نکرے اوسنی بقول و قسم شرط کیے عورت نیکبخت نے کہا مسلم ابن عقیل
نے مجسی پناہ چاہی اور مینی پناہ دی اور رسم خدمت بجا لاتی ہون اور اللہ تعالی سے
امید ثواب کی رکھتی ہون الغرض بیٹا اوس پیر زن کا صبح کو ابن زیاد کے دربار مین گیا ابن زیاد نے
حکم دیا تھا کہ شہر مین منادی ہو جاوے کہ جو شخص خبر مسلم کی لاوی گا دس ہزار درم سرکار سے

پاویگا اور وہ شخص جس مراد اور حاجت کی واسطے مجہسی عرض کریگا مین قبول کرونگا اور جو شخص اپنی گہر اوسے چہپاویگا قتل کیا جاویگا اور گہر اوسکا لوٹ لیا جاویگا اوس بڑہیا کی بیٹی نے یہہ سنکر محمد اشعث کہا کہ مسلم ابن عقیل میری گہر مین ہین اور میری ماننے اونکو پناہ دی ہے محمد اشعث نے ابن زیاد سے کہا ابن زیاد نام اور خوشنود ہوا اور اپنی نایب کو کہ نام اوسکا عمر ابن حریث مخزومی ہے کہا کہ تین سو آدمی جنگی محمد اشعث کے ساتہہ کردی اور محمد اشعث سے کہا کہ طوعہ کے گہر پر جاکر مسلم ابن عقیل کو گرفتار کر لا محمد اشعث سپاہ کو ساتہہ لیکر سوار ہوا اور طوعہ کے گہر پر جا پہنچا اور طوعہ کے در و دیوار و بام کا بندوبست کیا کہ کہین مسلم نکل نجاوین حضرت مسلم صبح کے نماز پڑہکر جانماز پر یاد الہی مین بیٹہی کہ آواز گہوڑونکی سمون کے کان مین آئی آپ نے جانا کہ وقت شہادت کا عنقریب آیا اوٹہی اور سلاح بدن مبارک پر آراستہ کئی اور شمشیر میان مین سے نکالی اور گہر سے باہر نکلی کہ فوج نے آپ پر حملہ کیا حضرت مسلم نے مانند شیر ژیان کے حملہ کیا اور کتنی مردودون کو جہنم واصل کیا یہہ خبر ابن زیاد کو پہنچی اوس بدنہاد نے محمد اشعث کو کہلا بہیجا کہ مینے تجکو ساتہہ تین سو مردان جنگی کے پکڑنے کو ایک شخص کے بہیجا ہی اگرچہ وہ مرد دلیر ہے لیکن پہر ایک ہی عجب ضعف اور سستی تیرے ہی باوجود اتنی فوجکی ایک شخص ہاتہہ نہین آتا محمد اشعث نے اوسکی جواب مین کہلا بہیجا کہ تجکو شاید خیال یہہ ہی کہ کسو بقال یا جلاہہ کے اوپر بہیجا ہے واللہ مسلم ابن عقیل وہ دلاور ہی کہ شمشیر انتقام سے خون ولاورون کا اوپر خاک ہلاک کے ڈالتا ہے اور وہ صفدر ہے کہ ساتہہ ضرب خنجر کے خاک معرکہ کو ساتہہ مغز دلیرونکی ملاتا ہے **بیت** چو برجو شد از خشم آن تندمیغ ز آب آتش انگیزد از برق تیغ **بیت** اگر وہ جوش مین آدمی دلاور ڈری غصہ سے اوسکی فوج لشکر لگادی آگ پانی مین غضب سے کری شمشیر سی بجلی کو ششدر ابن زیاد نے کہلا بہیجا کہ اوسکو امان دیکر میرے پاس لے آؤ محمد اشعث نے کہا اے مسلم ہاتہہ تیغ زنی سے باز رکہ

اور میرے پاس آؤ کہ امیر نے تجکو امان دی ہے حضرت مسلم نے فرمایا کہ میری تئیں تمہارے امان
کے کچھ احتیاج نہیں ہے اور تم کوفیون کے قول پر اعتماد نہیں ہے **بیت** ندیدم من از اہل
کوفے وفا ز کوفی نیاید بغیر از جفا **بیت** کسی نے نہ کوفی سے دیکھی وفا عجب قوم ہی با دغا
پر جفا۔ یہہ فرما کہ پھر حملہ کیا اور بہتون کو قتل اور اکثرون کو زخمی کیا کہ سپاہ سب عاجز آئی اور رسوا پیادے
ہوئے اور اکثر کوٹھون پر چڑھے اور تیر پتھر آپ پر مارے کہ آپ کا بدن مبارک کوفتہ اور زخمی بہت
ہو گیا لکھا ہی کہ ایک پتھر آپ کی پیشانی مبارک پر لگا اور چہرہ منور تمام لہو سے سرخ ہو گیا **شعر**
چون شہیدان ترا در ہر دو عالم سرخ روست خوش دمی باشد کہ ما را کشتہ زین محشر برند **شعر**
دو جہان میں سرخ رو ہیں اے میان تیرے شہید کشتہ ہونا عشق کی میدان میں اونکی عید ہے پس بکر کیطرف رخ کیا اور کہا اے
حسین ابن رسول اللہ کچھ آپکو خبر ہے کہ تمہارے چچا کے فرزند پر کیا گذری ہی لیکن مجھکو بیگے خدا راہ میں نہ اندیشہ ہے **قطعہ** ہر نشان کز خون
دل بر دامن چاک من است پیش اہل دل دلیل دامن پاک من است شد تنم فرسودہ زیر سنگ جور
کوفیان کشتہ عشقم من و این سنگہا خاک من است **قطعہ** عزیزو یہہ خون دامن چاک کا نشان ہے مرے
دامن پاک کا ہوا دفن تن زیر سنگ ستم کیا کام پتھر نے یہان خاک کا پھر حضرت مسلم کہ زخمون سے
چور ہو گئے تھے ایک دیوار سے لگ کر بیٹھ گئے کہ ایک بدبخت نے تلوار ماری کہ ہونٹ
اوپر کا آپکا کٹ گیا آپ نے اوسی حالت میں کمال چالاکی سے اوٹھکر ایک ضرب تیغ کی ایسی دی
کہ اوسکا سر کٹ کر دس قدم پر جا پڑا اور پھر دیوار سے لگ کر بیٹھے اور یہہ کہتے تھے کہ خدایا ایک شربت
آب کی آرزو رکھتا ہون اور کسو کو یارا نہ تھا دہشت سے کہ پانی پاس لیکر آوے آخر کو محمد اشعث نے
کہا بڑی عار اور ننگ کی بات ہے کہ ایک شخص اتنی فوج سے مارا نہیں جاتا پس سب ملکر دفعۃً
اس پر حملہ کرو سپاہ نے و ہیں حملہ کیا اور ایک مردود نے پیچھے آکر نیزہ مارا کہ آپ غش کھا کر گر پڑے اور رمق
جان کے باقی رہی تھی کہ اوٹھا کر ابن زیاد کے پاس لیگئے اوسنے سر مبارک کاٹ کر یزید کے پاس دمشق کو

روانہ کیا اورہان نے کاسر زیاد نے یزید کے پاس بہیجا اوس مردودنے دونو سر دمشق کے دروازی پر لٹکوا دئی اور یزید پلید ابن زیاد سے بہت راضی اور خوش ہوا اور اوسکو شکریہ لکہا اور انعام و احسان کثیر کا متوقع کیا اور لکہا کہ تیرے برابر کوئی عزیز اور مقرب اور مصاحب میرا نہین ہے بعضے روایتون سے ثابت ہوتا ہے کہ جب حضرت مسلمؑ کو اوٹہا کر لیگئی ہین اتنی طاقت باقی رہی تہی کہ عمر سعد سے آپنے تین وصیتین کین اور فرمایا کہ ایک تو مین اس شہر مین سات سو درم کا قرضدار ہون میرا گہوڑا اور زرہ بیچکر ادا کیجو اور دوسرے جب میرا سر کاٹ لیوین تو میرے لاش کو کسی مقام مناسب مین دفن کیجو اور تیسرے یہ تہا کہ سعد کو مین امام حسینؑ کو میرے طرف سے لکہو کہ زنہار زنہار اوس قول اور قسم کوفیون کے اعتماد نکرنا اور عراق کے طرف متوجہ نہونا ایسا نہو آپ پر وہ گذری کہ جو مجہپر گذرا اور مین تو آپ پر فدا ہوا جو کہ کام میرا تہا وہ مجہسی ادا ہوا **فایدہ** جاننا چاہئی کہ حقیقت آپکی دونو فرزند کے قتل ہونے کی روضۃ الاحباب مین اور روضۃ الصفا مین نہین لکہی ہے لیکن بعضی اور کتابون معتبر مین ساتہہ روایات معتبر کے دیکہی ہے کہ وہ دونو مظلوم و یتیم یعنے محمد اور ابراہیم کہ دونو کمال خورد سال تہے اور گلستان ابو طالب کی نونہال تہے زمین حیات سی ساتہہ باد صرصر ممات کی فناپذیر ہوئے اور جڑ سے اوکہار دیے گئی یعنی کوفیون نے اونکو بہی قتل کیا **ابیات** دریغ و درد کہ آن ہر دو نوجوان رفتند بصد ملامت و حسرت ازین جہان رفتند چو عندلیب سزد گر کنیم نالہ و آہ کنون کہ یاسمن و گل ز بوستان رفتند غم غریبی و غربت نبود شان در خورد بجانب پدر خویشتن دوان رفتند **ابیات** دریغ و درد کہ معصوم وہ پہانسی گئے مراد کو بہی نہ پہونچی کہ اس جہان سی گئے نکیون کہ نالہ کرون عندلیب کے مانند چو گل تہے رونق گلزار بوستان سی گئے غم غریبی و غربت سے تنگ وہ ہوکر پدر بزرگ کے نزدیک اس مکان سے گئی مگر جس تفصیل سے کہ حقیقت انکی قتل ہونے کی روضۃ الشہدا مین لکہی ہے اس تفصیل سے کتاب معتبر مین دیکہنے کا اتفاق نہین ہوا

مخزن ساتوان بیچ ذکر روانگی حضرت امام حسینؑ کی مکہ معظمہ سے طرف کوفہ کے

اور پہونچنے کے کربلا کے اور درپیش آنی جنگ اور لڑائی کے روایت کرتی ہین روایت پردازان غم
کے اور نقل کرنیوالی نقل ہاے رنج والم کے اسطرح روایت اور نقل کرتے ہین کہ جس روز کوفہ مین حضرت
مسلم نے شہادت پائی اوسیدن بحسب اتفاق کے حضرت امام حسینؑ نے مکہ معظمہ سے کوفہ کو کوچ
کے ٹہرائی اور شہر سے برآمد ہوئے گویا خانہ شہادت مین درآمد ہوئے **روایت** ہے کہ
جبکہ ارادہ امام شہید اکبر حسینؑ ابن علیؑ صفدر کا کوفہ کیطرف مصمم ہوا یارون اور دوستدارون اور
عزیزون اور رشتہ دارون کو کمال فکر اور غم ہوا چنانچہ عبد اللہ ابن عمر آپکی خدمت مین آئے اور شرط
منع کرنی کے اس ارادہ طرح طرح سے بجالائے جبکہ دیکہا کہ عرض اور التماس اس امر مین پذیرا
نہین ہے بہت روئی اور پیشانی حضرت کی چومین اور کہا مینی تجکو خدا کو سونپا اے شہید سعید
اور منع کیا عبد اللہ ابن زبیر نے بہی اور عبد اللہ ابن عباس نے کہا یا ابن رسول اللہ صلعم کوفہ کا قصد
مت کر کہ کوفی مکار غدار بیوفاے جفا مین تیرے باپ اور بہائی کے ساتہہ کیا کیا برائیان اور بیوفائیان
کین ہین کہ سب تجپر روشن ہین حضرت امام حسینؑ نے فرمایا اے فرزند عم کمال شفقت فرماتی
تونے اور حق نصیحت کا بجالایا تو اور جو کہ محبت اور خلوص تیرا میرے ساتہ ہے خوب مجہے معلوم ہے تجکو حق تعالی جزا
دیوی لیکن چونکہ قریب ڈیڑہ سو دو سو خط کی میرے پاس آچکی ہین اور وہ لوگ بظاہر رشد وہدایت
کے طالب ہین اور بیعت دینی وعدہ آنی کا کرلیا ہی پس جاتا ہے وہان مین آتا ہے اگروا
یہہ ہی کہ آپنی فرمایا کہ عزیمت میرے کوفہ کو جانیکی مصمم ہوئی کہ یہہ کسیطرح موقوف نہین
ہو سکتی اور اس سفر مین اسرار الہی درپیش آنیوالے ہین کہ مین سے جانتا ہون عبد اللہ ابن عباس
نے کہا کہ عزیزان و فرزندان کو ساتہہ مت لیجا آپنی فرمایا کہ ان کو کہان چہوڑون اور کسکو سپرد
بہتر یہہ ہی کہ میرے پاس رہتے ہوین عبد اللہ ابن عباس نے کہا کہ بالفعل مجہکو ضرورت درپیش

ہے کہ مین مدینہ کو جاتا ہون اگر تونے کوفہ مین قرار پکڑا تو مین بہی تیرے خدمت مین آؤنگا یہہ کہکر ابن عباس بے اختیار ہو کی بہت روئی اور کہا دریغ حسینؑ سے اور ہزار دریغ توقع ہین کچہہ نہین ہے دیکہا چاہئی کہ حال اوسکا عراق مین کیا ہوگا **روایت** ہی عبداللہ ابن عمر نے اپنے بہت فہمایش کیے اور کہا ای حسینؑ عداوت اور دشمنی لوگون کے کہ تیرے ساتہہ ہی اور بیوفائی کوفیون کے سب تجہہ روشن ہے اور خلقت نے یزید کے ساتہہ بیعت کرلی ہے ہمین اندیشہ ہی کہ ساتہہ طمع مال دنیا کے کر کے لوگ بہی تجہسی مخالف ہو جاوینگے اور کوئی نصرت اور مدد تیری نکریگا اور مین نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی کہ فرماتے تہی حسین علیہ السلام قتل کیا جاویگا اور جو اوسکی مدد نہ کریگا روز قیامت کے حق تعالی اوسی ذلیل اور خوار کریگا پس مصلحت یہہ ہے کہ یزید کے بیعت قبول کر اور صبر فرما اور ہمارے عزیمت اب مدینہ کیطرف ہی تو بہی مدینہ کو تشریف لی چل اگر اوس پلید سی بیعت کی مرضی نہ ہو تو اپنی گہر مین بیٹہہ رہنا اور کسی سے کچہہ غرض نہ کہنا کہ بلاؤن سے محفوظ رہیگا تو حضرت امام حسینؑ نے فرمایا ہیہات ہیہات ای ابن عمر دشمن مجہکو کب گہر مین بیٹہی دیتی ہین جہان مین ہونگا مجہکو یزید کے بیعت کی تکلیف دینگی اور مین انشا اللہ تعالی ہرگز ہرگز نہ مانونگا اور وہ جیسے در پیش آونگی جیسے کہ در پیش آدمیکی ابن عمر یہہ جواب سنکر بہت روئی اور کہا ای آل محمدؐ تمہارے واسطی پاکی اور طہارت ہی اور دنیا مین سراپا رنج اور اذیت ہی اور عقبی سراسر نعمت اور راحت ہے اور ابن عباس نے کہا کہ قسم خدا کے اگر تیرے سامنے ای حسینؑ ابن علی تلوار ہاتہہ مین لیکر تیرے دشمنون سے لڑون یہان تک کہ میرے دونو ہاتہہ قلم ہو جاوین تو بہی تیرے باپ کے ایک حق سے ادا نہ ہون مین اتنی اوسکے حقوق مجہپر ہین اور اب کہ تو کوفہ کو تشریف لیجاتا ہے اور مجکو عزیمت مدینہ کی در پیش ہے دیکہا چاہئے کہ یہہ دیدار وحشت آثار نصیب ہوتا ہے

قطعہ تو میروی و من خستہ باز میمانم ‎ ‎ دراتش تو بانم عجب میمانم ‎ ‎ تو باد پا عزیمت

چو یاد میرا نیے من آب دیدہ گلگون چو آب میرانم **قطعہ** مجھے ہوتا ہی کیون جدا افسوس

تو چلا مین رہا یہان افسوس تو روان مثل باد اور دریا چشم میرے سی بہہ گیا افسوس

اور عبد اللہ ابن زبیر نے حضرت امام حسینؑ سے عرض کیے کہ تم مکہ مین اقامت کرو خط اکناف و دیار
اپنی ہر طرف بہیج کر اپنی دوستون کو اپنی پاس جمع کر اور قوت پکڑ پہر یزید کے عامل کو مکہ سے
نکال دی اور خلافت اور حکومت کرین یہین تہی ہوئے کہ مقام حرم ہے اور مرجع تمام عالم کا
اپنی مطلوب اور مقصود کو پہنچی گا تو اور مین تیرا مددگار اور معاون ہون گا حضرت امام حسینؑ
نے فرمایا کہ مینی اپنی باپ سے یہہ حدیث سنی ہی کہ مکہ مین ایک دنبہ ہوگا کہ اوسکی سبب حرمت
کعبہ کی زایل ہوگی یعنی ایک شخص ہوگا کہ اوس سے جنگ و قتال کعبہ کی متصل ہوگی اور حالانکہ
واسطے حرمت کعبۃ اللہ کی لڑائی اور خون ریزی مکہ مین منع ہے پس دوست رکہتا ہون
مین اس بات کو کہ وہ دنبہ مین نہون **فایدہ** جاننا چاہیئے کہ یہہ حدیث ساتھہ حال عبد اللہ ابن
زبیر کے مطابق ہوئے کہ بعد شہادت حضرت امام حسینؑ کے یزید کی فوج سے اور ابن زبیر
سے عین مکہ مین لڑائی ہوئے اور حجر اسود ٹوٹا اور کعبہ معظمہ کی پردی جلی **روایت** ہے
کہ جب خبر حضرت امام حسینؑ کے روانگی سے مدینہ منورہ مین محمد ابن حنفیہ کو پہنچی اور وہ وضو
کرتے تہی اور لگن آگی رکہا ہوا تہا سنکر اتنا روئے کہ تمام لگن آنسون سے بہر گیا اور مدینہ مین
اور مکہ مین تمام اصحاب اور احباب اس امر سے غمگین اور حیران اور پریشان ہوئے لیکن دوستون
اور ہوادارون مین قدر قلیل ہی نے آپکا ساتھہ دیا اور ہمراہ رکاب شہادت انتساب کے
کوفہ کو روانہ ہوئے اور اکثر ساتھہ نہین گئے اسواسطے کہ اگرچہ اندیشہ حضرت امام حسینؑ کے طرف سے
سب کو تہا لیکن یہہ یقین نہ تہا کہ جاتی ہی ایسی جلد یہ نعمت شہادت کی پاوینگی اور کوفے
اول اول سے بیوفائی اور بیحیائی اپنی ظاہر کرینگی بلکہ یہہ بات حضرت صلعم کی خبر سے

کہ حضرت امام حسینؑ کے نام آیا تھا سب کو معلوم ہو گئی تھے کہ اٹھارہ ہزار آدمی نے ساتھ مسلم
ابن عقیل کے امیر المومنین حسینؑ کے بیعت کی اور اس قرینہ سے جانتے تھے کہ روز بروز زیادہ
ترقی ہو گئے اور حسین ابن علی جبکہ پہنچیں گے ہزارہا آدمی دایرہ بیعت میں داخل ہونگے اور یزید
کہ بہت دور ہے یعنے شام کے ملک میں شہر دمشق میں ہے جب کہیں سنیگا تو اپنی فوج بھیجیگا
اوس وقت اغلب ہے کہ جنگ درپیش آویگی اور کوفے جب کہ مغلوب ہونگے یا جمعیت آویگی تو اوس
وقت موافق عادت اپنے کے بیوفائی کرینگے پس ان باتوں نہیں اپنی عہد سے اور اوس مدت میں
جسکو شامل حال حسینؑ ابن علیؑ کے ہوا ہی ہو رہی گا یہہ وجہ اس بندہ گنہگار امیدوار حضرت
پروردگار کے خیال میں گذری ہے واللہ اعلم

فصل

جاننا چاہیے کہ حضرت امام انام علی التحیۃ
وعلیہ السلام نے بقضا و رضای ربانی کے کسو کا کہنا نہ مانا اور قصد سفر کوفہ کا دلمیں مصمم ٹھانا اور
اپنی بالزموں اور یاروں کو جمع کیا اور موافق قدر ہر ایک کے مال و اسباب دیا اور بیبیوں اور
اور بچوں کیواسطے محمل اور کجاوے تیار کیے الغرض سب اہل و عیال اپنے ساتھ لئے اور منگل کے دن
ذی الحجہ کے ساتویں تاریخ یا آٹھویں تاریخ یا نویں تاریخ بسبب اختلاف روایات کی کہ وہ دن شہادت مسلم ابن
عقیل کا تھا کہ ہے بہ قصد سفر کوفہ کے برآمد ہوئے سب یار اور وفادار اور دوستدار روتے تھے
زار زار اور یہہ کہتے تھے پکار پکار کہ اے شاہزادہ نامدار ابن سید الابرار صلعم کوفیوں کے پاس
جانا مصلحت نہیں اور اسمیں سوای رنج کے راحت نہیں کوفیوں کے قول کو وفا کہاں ہے
اور اونکی وفا کو بقا کہاں ہے برای خدای پاک یہہ قصد اندیشناک موقوف کرو اور آپ فرماتے تھے
اے عزیزو و دوستو مبالغہ نکرو اور بہت منع نہ فرماؤ کہ اس سفر میں میں بے اختیار ہوں اور تابع امر
پروردگار ہوں پردہ غیب سے ایک کمند محبت ڈالی ہے کہ میں اوسمیں گرفتار ہوں اور صید مطلب اپنے کو
جو یا اور طالب گار ہوں

بیت

رشتہ در گردنم افگندہ دوست — میبرد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست

القصہ امام کونین حضرت امام حسینؑ منزل بمنزل اور کوچ بکوچ راہ طے کرتے تھے اور تشریف لیجاتے
تھے جب کہ منزل صفاح میں پہونچے فرزدق شاعر کو دیکھا کہ عراق سے آتا ہے اور مکہ کو جاتا ہے آپ نے
پوچھا اے فرزدق عراق کے لوگوں کا کیا حال ہے اوسنے کہا یا ابن رسول اللہ آدمیوں کے دل آپ کے
ساتھہ چھپے ہیں اور بنی امیہ کے اوپر اونکی تیغہاے براں ہیں اور قضاے آسمان سے نازل
ہوتے ہیں اور جو بات کہ خدا اسنے چاہی ہے وہی حاصل ہوتی ہے آپ نے فرمایا کہ سچ کہتا ہے
تو اور آپ نے فرزدق کو رخصت کیا کہ وہ روانہ مکہ کو ہوا اور آپ مقام بطن الرمہ میں پہونچے وہان
سے خط اپنی روانگی کے احوال کا قیس ابن مسہر کے ہاتھ کوفہ کو بھیجا حصین ابن نمیر نے کہ فوج لیکر
ابن زیاد کی طرف سے آیا ہوا تھا اور قادسیہ کے میدان میں مقام رکھتا تھا قیس کو پکڑ کر کوفہ کو ابن
زیاد کے پاس بھیجدیا اوس بدنہاد نے اوسکو قلعہ کے اوپر سے خندق میں گروا دیا کہ اوسنے درجہ
شہادت کا پایا الغرض ابن زیاد بدنہاد نے خبر روانگی حضرت امام حسینؑ کے سنکر سپاہ جابجا راہ میں
پھیلا رکھی تھی کہ راہ کے سروں کا بندوبست قرار واقعی رہے اور حضرت امام حسینؑ کسی اور طرف
نہ چلے جاوین القصہ جبکہ آپ منزل زرود میں پونہچے وہاں ایک خیمہ نظر پڑا پوچھا کہ یہہ خیمہ کسکا ہے
کہا زہیر ابن القین کا ہے کہ مکہ سے آیا ہے اور کوفہ کو جاتا ہے آپ نے زہیر کو بلایا اوسنے آنے میں تامل
کیا زہیر کی بی بی نے کہا سبحان اللہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرزند تجھے یاد کرے اور تو انکار کرتا ہے اس کہنے سے
دلمیں اوسکے اثر کیا اور آپکی خدمت میں حاضر ہوا بعد ایک لحظہ کے حضرت امام حسینؑ کے خیمہ سے نکلکر
اپنے ڈیرے میں آکر کہا کہ میرا خیمہ حضرت امام حسینؑ کے خیمہ کے پاس استادہ کردو اور اپنی بی بی سے کہا
کہ میں تجکو طلاق دیتا ہوں کہ تو اپنے بہائی کے ساتھہ وطن کو جا اور اپنے بہائیوں سے اور سب ساتھہ
والوں سے کہا کہ جسکو شوق شہادت کا ہو میرے پاس رہے اور جسکو خواہش وطن کے پہونچنے کی ہے
جدائی اختیار کرے سب ساتھہ والے اپنے وطن کو یعنی کوفہ کو چلے گئے ایک روایت یہہ بھی ہے

کہ زہیر کی عورت نے کہا کہ ای مرد مردانہ اور ای صاحب ہمت و فرزانہ تو بیچ خدمت فرزند مرتضےٰ کی رہنا اور مین بیچ خدمت بیٹیون فاطمہ زہرا کے رہونگی پس طلاق مجھے کیون دیتا ہی اور مجکو اپنی ساتھ کیون نہین لیتا ہی جب آپ مقام زرد وسی روان ہوئے ایک شخص کوفہ سے آنیوالا راہ مین ملا آپ نے خبر کوفہ کی پوچھی اوسنی کہا مین کوفہ ہی مین تہا کہ مسلم ابن عقیل اور ہانی بن عروہ کو قتل کیا آپ نے یہہ سنکر کہا انا للہ وانا الیہ راجعون جسوقت کہ آپکی ساتھ والون نے یہہ سنا بعضون نے عرض کی کہ برای خدا اپنی اوپر اور اپنی بال بچون پر رحم کر اور اب وطن کو پہر چل اور کوفہ مین کوئی تیری مدد نہ کریگا اسمین حضرت مسلم کے بہائی اور بیٹے کہ حضرت امام حسینؑ کے ساتھ تہے اونہون نے کہا کہ بعد مسلم کے ہمکو زندگانی کی احتیاج نہین اور ہم پہر جانے والے نہین جبتک کہ اپنا کینہ اور بدلہ نہ لین یا کہ مارے جاوین اور شہید ہووین حضرت امام حسین نے فرمایا کہ نہین ہے کچہ اور بہلائی تمہارے بعد جینی اپنی مین نہی ہے **بیت** زندگی بہر دیدن یار است یار چون نیست زندگی عارست **رباعی** مزہ زندگی کا ہی دلدار سے ملاقات سی صحبت یار سے نہ ہو باغ دنیا مین گر اوسکی بو کل زندگی ہی بتر خار سے پہر وہانسی کوچ کر کر منزل زبالہ مین پونہچے کہ خط عمر سعد کا پونہچا اوسمین سب حال حضرت مسلمؑ کے شہادت کا لکہا تہا جب یہہ خبر تحقیق سبکو معلوم ہوئی اکثر لوگ حضرت امام حسین کے پاس سے اوٹہ گئی اور متفرق ہو گئے سوا اپنے اہلبیتؑ کی اور مخلص یارونکی آپ کی خدمت مین کوئی نہ رہا پہر آپ منزل قصر بنی مقاتل مین پونہچے دیکہا کہ سراپردہ استادہ ہے اور نیزہ زمین مین گڑا ہوا ہے اور گہوڑا بندہا ہوا ہے آپ نے پوچہا کہ یہان کون اوترا ہے لوگون نے کہا عبید اللہ ابن حر جعفی ہے سردارون اور بہادرون کوفہ کے سے آپ نے اوسے ملاقات کی اور مدد اور نصرت چاہی اور امید وار بہشت کی نعمت اور درجون کا کیا اوسنی کہا مین اسواسطے کوفہ سے باہر نکل آیا ہون کہ مینی دیکہا کہ کوفیون کا اعتقاد خاندان

نبوت کیطرف سے فاسد ہو گیا ہے اور عبید اللہ ابن زیاد سے سب ملگئی ہین واسطے طمع دنیا کے
سینی کہا ایسا نہو کہ یہہ قوم حسین ابن علی کو شہید کرین اور مین اس قوم مین ہون اور اونمین گنا جاؤن
اور ای حسین ابن علی یہان کوئی تیرا مددگار نہین ہے ظن غالب یہ ہے کہ تو قتل کیا جاویگا اور یہہ بہی
مین جانتا ہون کہ جو تیری متابعت کریگا خوبی آخرت کی پاویگا لیکن قسم ہے اوس خدا کی کہ جسنے
تیرے دیدار سعادت آثار سے مجکو شرف اور بزرگی دی کہ میرا نفس موت کو اختیار نہین کرتا مگر
توقع یہہ ہی کہ یہہ گہوڑی میرے پاس ہی اسکو تو قبول فرما کہ نام اوسکا ملحقہ ہی اور قسم خدا کی یہہ ایسی
ہے کہ جسکے پیچہے مینی اسکو دوڑایا ہی اوسکو مین جا لیا ہے اور اسکے پیچہے کیا ہی تیز رو گہوڑا دوڑایا ہے
اسکو اوسنی نہین پایا ہی اور یہہ شمشیر میرے بہت تحفہ ہی اسکو بہی قبول فرما آپ نی فرمایا مجکو
کسیکی طمع نہین ہے مینی تیرے بہائی کی طرف سے گہوڑا کہا تہا لکہا ہے کہ بعد واقعہ کربلا کی یہہ شخص تمام عمر پچہتاتا رہا
اور روتا رہا اور غم کہاتا رہا کہ ہائی مینی کیون نہ مدد حسین کی کی اور نعمت شہادت کی ہاتہہ سے
دی جبکہ آپ منزل عقیق مین پہونچی ایک شخص نے قوم بنی عکرمہ سے آپکی خدمت مین آکر عرض کی
کہ یا حسین یزید نے آپکی خبر روانگی کوفہ کی سنکر ابن زیاد بد نہاد کو لکہا ہی کہ فوجین راہ مین پہیلا دی
اور رستی طرفون کی بند کروا دئی کہ حسین اور کسیطرف کو چلا نجا دے چنانچہ اوس بد نہاد نے
حصین ابن نمیر کو ساتہہ لشکر عظیم کی قادسیہ کو بہیجا ہی کہ سپاہ جا بجا جنگلون میں راہین گہیرے
بیٹھے ہیں اور حر ابن یزید ریاحی کو ساتہہ ہزار سوار کی روانہ کیا ہے کہ وہ حسین کو کوفہ کیطرف
آنی دیے اور کسیطرف جانی ندے پس مناسب یہہ ہے کہ آپ مکہ کیطرف پہر جاوی اور کوفیون کے
قول وفعل پر اعتماد نہ کیجی کہ وہ سب یزید سے ملگئی ہین اور آپکی قتل کی واسطی مستعد ہین آپ نے فرمایا
جزاک اللہ تو شرط نصیحت کی بجا لایا پہر وہانسی آپ آگی کو روانہ ہوئے بعد کہ منزل شراف مین پہونچی اونکو وہان
مقام فرمایا صبح کو پہر کوچ کیا دو پہر کی وقت حر بن یزید ریاحی ساتہہ ہزار سوار کی نمودار ہوا کہ

صحرا مین اوترا ہی اور سوار پیاسے ہوئے گہوڑونکی پاس ٹہہی ہوئے ہین آپ نی بہی بیے متصل حُر کے درمیان
کے اپنا ڈیرا کیا ظہر کیے نماز حُرنے اور اوسکے فوج نے حضرت امام برحق کیے ساتہہ ادا کیے پہر عصر کیبہی
سبنے آپکے ساتہہ پڑہیے بعد نماز عصر کیے آپنے خطبہ پڑہا بعد حمد و صلوۃ کے کہا ای کوفیو مین تمہارا
بلایا ہوا یہان آیا ہون آپ سی کچہہ نہین آیا جب کہ تمہاری خط اور ایلچی حد سے زیادہ میرے پاس آئے
ہین اور تمہارا الکمال اشتیاق اور خلوص مجکو ظاہر ہو لیا ہے از روی نامہ اور پیغام کیے تب مین ادہر کو آیا ہون
پس اگر تمنی عہد شکنی اور بیوفائی پر کمر باندہی ہے تو مین مکہ کو پہر جاتا ہون اور آپ نی خرج مین سی
بہت سی خط نکالکر دکہائی اور اوس فوج مین اکثر وہ لوگ تہی جنہون نے حضرت امام حسین کو خط لکہی
تہے سب لوگ سنکر اور دیکہکر سرنگون اور شرمندہ تہی اور حقیقت مین شرمندہ نہ تہے بلکہ سیاہ بیحیائی ہے
اور بیوفائی کی اون تیرہ دلون کے دل پر چہا رہی تہی حُر بن یزید ریاحی نی قسم کہائی کہ مجکو
یہہ خبر نہین اور مین اوس زمرہ مین سے نہین ہون کہ جنہون نے تجکو یہہ خط لکہی ہین لیکن مجکو امیر
ابن زیاد کا یہہ حکم ہے کہ تجسی مین جدا نہونگا یہانتک کہ تو کوفہ مین چلکر ابن زیاد سی ملاقات کریگا
آپ نی فرمایا کہ مجکو موت قبول ہے اور ملاقات ابن زیاد کی قبول نہین یہہ فرماکر آپ نے تیاری
کوچ کیے کر کر مکہ کیطرف کوچ کیا اسمین حُر اور لشکر اوسکی راہ مین حایل ہوئے اور مکہ کیطرف جانیکی
روادار نہوئی حضرت امام حسین نے کہا کہ اب بغیر جنگ کے چارہ نہین ہے اور ہاتہہ قبضہ شمشیر پر
رکہا اور چاہا کہ میان سی کہینچین کہ حُر نے کہا مجکو لڑائی کی نہی ہے رخصت نہین ہے اور دونو طرف
سے کلام درشت اور سخت صادر ہوئے آخر کو حُر نے عرض کیے کہ یا ابن رسول اللہ بہتر یہہ ہے
کہ لڑائی اور قصہ موقوف کرو اور مین تو ایسے طرف کو کوچ کرتے ہوئی چلین کہ نہ وہ راہ مکہ کی ہو اور نہ
کوفہ کی اور اوس عرصہ مین معلوم ہوجاویگا کہ آیا جواب میرے ابن زیاد کیے کیا ہے اور مین بہی اوسکی خفا
اور غضب سے بچا ہونگا آپ نے فرمایا بہتر ہے پس دونو گروہ برابر برابر کوچ کرتی ہوئی اور منزل میں

طے کرتی ہوئی ایک مقام پر پہونچی کہ وہان شتر سوار ابن زیاد کا نمودار ہوا اور اوسنے خط ابن زیاد کا
حُر کو دیا حُر نے خط پڑہا لکہا تہا کہ ای حر جس مقام پر کہ یہہ خط تیرے پاس پہونچی اوسی مقام پر امام
حسینؑ کو پہرانا اور آگی پیچہی کہین جانے ندینا اور چاہئے کہ ایسی جگہہ اوسکا ڈیرا ہو کہ پانی اور کہانس
وہانسے بہت دور ہو اور یہی شتر سوار سے کہدیا ہے کہ جو عمل حُر سے اس مقدمہ مین صادر ہووے مجہسے
بعینہ بلا تفاوت آنکر کہدے حُر نے وہ خط پڑہکر حضرت امام حسینؑ کو دکہایا اور کہا کہ ای حسینؑ اب یہین مقام
کیا چاہئے کہ مین امیر کی حکم سے لاچار ہون اور نہین تو مین اوسکا تقصیروار ٹہرونگا آپ نے فرمایا کہ
اس قوم کا اور اس زمین کا کیا نام ہے لوگون نے کہا اس زمین کا نام کربلا ہے آپ نے فرمایا عجب حالت
ہے کہ مین اپنی باپ علی مرتضےؑ کے ساتہہ تہا سفر مین کہ جب وہ صفین کو گئے تہی اور اس زمین پر جب گذر ہوا
تو فرمایا کہ اس زمین کا کیا نام ہے لوگون نے اسیطرح سے کہا تہا کہ اسکا نام کربلا ہے اور آپ نے یہ نام سنکے
سنکر فرمایا کہ یہہ وہ جگہہ ہے کہ انکی اونٹ اور بار بردار یان یہان کہلین گے اور یہان خون انکی گرائی جاوینگے
کسوکی سمجہہ مین نہ آیا کہ آپ کس کے حق مین فرماتے ہین اور کیا کہتی ہین جب آپسی پوچہا تب آپنی کہا کہ ارادہ ازلی حقتعالے کا
یون ہے کہ اس زمین مین ایک گروہ آل محمد کے اوترین اور مقام کرین پہر گذرے اونپر جو کہ گذرے
اور ایک یہہ روایت ہی کہ حضرت شاہ ایسا کچہہ کہکر اتنا روئے کہ ڈاڑہی آپ کی سب آنسون سے
تر ہو گئے اور آنکہو نسے زمین تک ایک لڑی آنسون کے بندہ گئی حضرت امام نے یہہ نقل
اپنی قبلہ گاہ سے کہکر فرمایا کہ یہین اونٹونکو اوتارو اور یہین خیمہ استادہ کرو **ابیات**
بار رکشا ئید کانجا خون ما خواہند ریخت آبروئے ما بخاک کربلا خواہند ریخت کودکان جعفر طیار را
خواہند کشت گرد بر رخسار آل مصطفے خواہند ریخت **ابیات** کہا سبیر نے یہہ کربلا ہی یہان کا
حال سارا بر ملا ہی یہہ ہی آل محمد کا ہی مقتل بجہی گی یہان علی کی گہر کے مشعل ہمارا حال یہان
ہوگا پریشان بدن یہہ ہونگی خاک و خون مین غلطان یہہ بیٹی جعفر طیار کی سب یہان ہون قتل

ہی یہ مرتضےٰ رب　پڑی رخسار آل مصطفےٰ پر غبار دگرد خاک راہ یکسر لیں اب اونٹون کو اس
جا گہہ تہہاو یہین ٹہرو کہین آگی نجاؤ کہ ہی یہہ کربلا جائے شہادت سعادت اوسکی جو پائے
شہادت　الغرض امام مغموم شہید مطلوب فاطمہ کے دل کے چین حضرت امام حسینؑ تن
دیکر ساتہہ قضائی بادی کے اور راضی ہو کر ساتہہ رضائی سبحانہٗ کی اوس مقام مین اوتری اور فرمایا
کہ یہہ مقام کربلا ہے یعنی جگہ کرب کے اور بی چینی کے اور بلا کے ہی اور دوسری دن عمر بن سعد ساتہہ
جمعیت چار ہزار آدمی جنگی کے کربلا مین واسطے جنگ حضرت امام حسینؑ کے آیا اور مقابل آپ
کے اوترا اور حقیقت عمر سعد کی یہہ ہی کہ ابن زیاد نے ری کے پرگنہ کا فرمان اوسکو دیا تہا اور ری کا
والی کیا تہا جب کہ اوسکو حکم دیا تو واسطے جنگ امام حسین کے تیار ہو اور سبقت کر عمر سعد نے کہا کہ مجھکو
اسکام سے معذور اور معاف رکہہ ابن زیاد نے کہا اچہا اگر تو فرمان ری کا پہیر دے اور ری کے
حکومت سی دست بردار ہو عمر نے کہا مین دوستونسی مشورہ کر کر اسکا جواب دونگا اوسنی کہا
بہتر ہے عمر نے اپنی گہر آکر اپنی عزیز دنسی مشورت کی اوسکی بہانجی نے کہا کہ قسم خدا کے حسین
سے لڑنا گناہ عظیم ہے اور پاس رشتہ دار ونکا کرنا ہی کہ یہہ دوسرا گناہ ہی اور اوسکی عزیزون مین
کچہہ کسی نے کچہہ کہا آخر کو حب جاہ نے اوسکو دوزخ کے جاہ مین ڈوبایا اور ری کی محبت نے اوسکا
دین ایمان کہویا اور بات چار ہزار سوار کے واسطے قتال سرور ستودہ خصال کے تیار ہو کر مقابل آیا
اور حضرت امام حسینؑ کے خدمت مین کہلا بہیجا کہ ای حسینؑ تو کس ارادہ سے یہان آیا ہے آپ نے مفصل احوال
اپنی آنی کا کہلا بہیجا اور یہہ بہی کہلا بہیجا کہ ایہ جو کوفیون کے بیوفائی اور جفا کاری مجکو معلوم
ہوئے میرا ارادہ یہہ ہی کہ وطن کو چلا جاؤن جو نے مجہی جانے ندیا اب تو کہ میرا قرابتی ہے قرابت کا
ملاحظہ کر کہ مجھے اجازت دی کہ مین اپنی وطن کو جاؤن عمر سعد نے یہہ جواب سنکر کہا الحمد للہ امید
ہے کہ مجہہ مین اور حسینؑ مین جنگ نہ ہوگی اور عمر سعد نے ابن زیاد کو یہہ احوال لکہا اور

بد نہاد نی لکھا کہ تو حسین سے کہہ کہ بیعت یزید کی قبول کری پس اگر حسین نے اور اوسکی ساتھہ والون نے
بیعت یزید کی قبول کی تو مجکو لکھیو اور منتظر میرے حکم کا رہیو کہ پھر میرا حکم کیا صادر ہوتا ہے عمر
سعد نے وہ خط پڑھکر کہا کہ مینی جانا کہ ابن زیاد خیر و عافیت نہین چاہتا ہے یعنے فتنہ اور فساد کو چاہتا ہے
اور خط حضرت امام حسین کی خدمت مین بھیجا آپ نے فرمایا کہ مجکو بیعت یزید کی ہرگز قبول نہین ہے
یہہ خبر ابن زیاد کو پہونچی اوس بد نہاد نے غصہ مین آکر حصین ابن نمیر اور حجاز ابن الحجر اور شیث ابن
ربعی اور شمر ذی الجوشن کو ساتھہ فوج سوار و پیادہ کے واسطے مدد عمر سعد کے بھیجا ہر چند
کہ ابن زیاد نے جمعیت کثیر کو حضرت کی مقابلہ مین بھیجا تھا لیکن اکثر لوگ اسباب کو پھیرا اور راہ سے جا کر پھر آتی تھے
آخر کو ابن زیاد نے اونمین سے ایک شخص کو پکڑ کر گردن ماری یہہ بے رحمی اوسکی دیکھکر مارے خوف
کے کوئی نہ پھرتا تھا اور کربلا کو لوگ جوق جوق واسطے مقابلہ اور مقاتلہ حسین ابن علی کے چلی جاتے تھے
بعضے کتابون مین لکھا ہی کہ حضرت امام حسین نے اپنی ہمراہیون کو جمع کر کر فرمایا کہ ای عزیزو مینی تمکو
برضا و خوشی اجازت اور رخصت دی جہان تمہارا جی چاہے چلی جاؤ اور اپنی جان و مال کو بچاؤ
اور مجکو یہہ امر درپیش آیا ہے مین ہون اور یہہ امر ہے سب یارون نے اور وفاداروں نے زبان
اخلاق کے کہولے اور ساتھہ صدق نیت کی اور حسن طبعیت کی عرض کی یا ابن رسول اللہ ہزار جان
ہمارے تیرے خاک قدم پر فدا ہو جیو کہ تو سپہر ولایت کا ماہ ہے اور مسند امامت کا شاہ ہے
آج کے دن جو تجہہ سے مونہہ پہیری وہ کل کو حشر کے دن کس طرح اور کس آنکھون سے تیرا دیدار دیکھے

قطعہ ای قبلہ ہر کہ مقبل آمد روئیت روی ہمہ مقبلان عالم سوئیت امروز کسی کہ از تو گرداند
روی فردا بکدام دیدہ بیند روئیت **قطعہ** پر انوار رخ صاحب ایمان کا قبلہ بلا شک مقبلوں کے خاک قبلہ
سبھون کی رخ تیری رخ کی طرف ہی ابھی ہے قبلہ عالم شرف سی یہان تجہسے جو کوئی منہہ کو پھیرے
وہان کس آنکہہ سے دیدار دیکہے ای گلستان روضہ رسالت وای یاسمین گلشن جلالت بلکہ بوستان

وصال سے ساتھہ خارستان فراق کے حوالہ مت کر اگرچہ تمام عالم گل و گلزار ہے لیکن ہمارے
نزدیک تیرے خار عشق کے روبرو سب خار ہی **قطعہ** ما خار غم عشقت آویختہ در دامن
کوتہ نظری باشد رفتن بگلستان ہا + گر در طلبت یارا رنجی برسد غم نیست + چون عشق حرم باشد سہل
است بیابانہا **قطعہ** خار غم آپکا جس روز کہ دامان سے لگا + پھر نہ اوس روز سے دل پھر گلستان سے
لگا + گل عشق آپکا جس روز سے ہی ٹوٹ کر + تب سے جی خار مغیلان بیابان سے لگا **فرد**
گر تو صد بار دامن افشانی + نگذاریم دامن تو ز دست **فرد** جو تو چاہے کہ دامن کو چھڑا کر
چھوڑین گے رہی جان یا کہ جاوے **فرد** دامن دولت جاوید و گریبان امید + حیف باشد کہ بگیرند
دگر بگذارند **فرد** تیرا دامن پکڑ کر چھوڑ دینا + گناہ ہے پس نہین سے سر پہ لینا دوست وفادار ہے کہتے
ہیں اور روتے تھی اور آپ بھی روتے تھی اور اونکے حق مین دعا خیر کرتے تھی **فایدہ** نقل
ہے کہ کربلا کے قریب قبیلہ بنی اسد کا تھا کہ اونکے پاس ایک شخص حضرت امام حسینؑ کے لشکر سے
گیا اور کہا حسین ابن فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا سے کربلا مین گھرا ہوا ہے اوس قبیلہ کے لوگون نے موجب
اپنی سعادت کا اور باعث نجات کا سمجھکر حضرت امام ہمام کے مدد کا ارادہ کیا چنانچہ نوّے
مرد مسلح اور مکمل وہان سے کربلا کو متوجہ ہوے عمر سعد نے یہہ خبر سنکر چار ہزار سوار اونکے مقابلہ میں
بھیجے اور راہ مین لڑائی ہوئی چونکہ وہ لوگ بہت قلیل تھے اکثر مارے گئی اور باقی پراگندہ
ہو کر شکست کہا گئے حضرت امام حسینؑ نے یہہ حال سنکر بہت حسرت اور افسوس کیا **فایدہ**
جاننا چاہیے کہ اون دنونمین ایک راتکو حضرت امام حسینؑ نے عمر سعد سے ملاقات کیے اور
طرح طرح سے فہمایش کیے اور عذاب دوزخ سے ڈرایا اور نعمت بہشت کا امیدوار کیا اوسنے
کہا کہ مین نقد کو کہ ملک ری کا ہے عوض قرض کے کہ نعمت بہشت کی ہے ہاتھہ سے نہین کہوتا
الغرض ابن زیاد نے سنا کہ عمر سعد سے اور حسین ابن علی سے راتونکو مشورت ہوتی ہے

اور حسین کہین کہین اپنی لوگون کو بہیج کر بد دلاتا ہی یہہ سنکر وہ خبیث اور غصہ مین آیا روایت
ہے کہ ابن زیاد نے عمر سعد کو لکہا کہ اب فرات کا بند و بست قرار واقعی کر تو حسین اور ہمراہی
اوسکے بالکل پانی نہ پاوین عمر سعد نے پانسو سوار فرات پر تعینات کیے کہ حسین کے لشکر مین
پانی نجانے پاوے لکہتے ہین کہ تین دن پانی نے پسر ساقی کوثر کو اور اونکی مستورات اور بچون
کو نہین ملا روز شہادت سے پہلی روایت ہے کہ جب تشنگی کا غلبہ ہوا پسر ساقی کوثر پر اور
سب بال بچون پر عباس ابن علی ساتھ تیس پیادون کے دریائے فرات پر پونہچے اور درمیان
عباس علی کے اور فوج عمر سعد کے لڑائی ہونے لگی آخر عباس علی غالب آئے اور تیس سوار پانسو سوار سے لڑتے
رہے اور پیادہ مشکین بہر کر حضرت امام ہمام کے لشکر مین لے پونہچے کہ جلد پانی لوگون کو پونہچا
اور لب خشک ذرا تر ہوئے روایت ہے کہ حضرت امام حسین نے عمر سعد سے کہلا بہیجا
کہ تو تین باتون مین سے ایک بات اختیار کر اول یہہ کہ مجکو وطن کو جانے دے اور یہہ نہین
مانتا تو مجکو کسی اور طرف جانے دے کہ ملک خدا کا وسیع ہے کسی طرف کو مین چلا جاؤن اور جو یہہ
بہی نہین مانتا تو مجھے یزید کے پاس جانے دے کہ جو میرا اور اوسکا معاملہ ہونا ہے سو ہوئے گا
عمر سعد نے یہہ باتین سنکر پسند کین اور ابن زیاد کو لکہ بہیجا کہ حسین ابن علی یون کہتا ہے اور یہہ تینون
باتین نامناسب نہین ہین اور انہین امر کے خیر اور صلاح ہے ابن زیاد نامراد نے عمر کو لکہا کہ مینے
تجکو مقابل حسین کے اسواسطے نہین بہیجا ہے کہ تو اوسسے مصلحت کرے اور مدارا کرے اور مجہسے اوسکی شفاعت کرے اگر حکم مانے
اور یزید کی بیعت قبول کرے تو تو کوفہ مین اوسکو لے آ اور نہین تو اوسکو قتل کر اور اوسکے پیٹ اور
سینہ کو گہوڑونکی سمون سے پامال کر اگر تو یہہ قبول کرتا ہے تو فہو المراد مین پرگنہ رے کا تجکو دونگا
اور تیرا منصب موقوف کرونگا پس تجہے چاہئے کہ جلد اوسکا کام تمام کر اور اوس مقدمہ مین صبح
شام کر عمر سعد نے رے کی طمع مین قتل کرنا حضرت امام حسین کا دل مین ٹہان لیا اگرچہ اپنا دوزخی

ہوا جان لیا اور جلد جلد اسباب قتال وجدال کا تیار اور مہیا کر کر نوین تاریخ محرم کے چاہا کہ
قتال اور جنگ کر کر فیصلہ کرے حضرت امام حسینؑ نے فرمایا کہ آج جمعہ اور عاشورے کی رات
ہے مین چاہتا ہون کہ اس رات مین بیچ طاعت اور عبادت حقتعالی کے مشغول رہون اور تسبیح
درود وظائف اس رات کی موقوف نہو دین پس صبح کو جنگ اور قتال کی ٹہرا اور آجکی رات اس
حرکت سے باز آؤ اگرچہ شمر ذالجوشن وغیرہ نے انکار کیا اور کہا کہ تمکو امان اور مہلت ایک لحظہ
کی نہین لیکن عمر سعد نے ساتھ مشورہ ہمراہیون کے مہلت دی اور جنگ وجدال کو نوین تاریخ کو موقوف
رکہا ایک شاعر نے شمر وغیرہ کی حق مین خوب کہا ہے **قطعہ** شما این سخت رو و سست دین آید
چو شیطان لعین با کبر و کینہ ۔ ہر دم نیز آزرم ندارند ۔ زحق بسیار شرمی ندارند ۔ نہ اینہا اہل بیت مصطفیٰ را
بصد کرب و بلا در کربلا اند **ابیات** بہت تم سخت رو اور سست دین ہو ۔ نہ آدم بلکہ شیطان
لعین ہو ۔ نہ خلقت سے تمہین شرم و حیا ہے ۔ تمہارے دلمین نہ خوف خدا ہے ۔ نہین تم جانتے
آل عبا کو ۔ نہین پہچانتے تم مصطفیٰ کو ۔ ارے یہہ آل مختار دوسرا ہین ۔ مصیبت مین بصد کرب و
بلا مین **روایت** ہے کہ نوین تاریخ بعد دوپہر کے حضرت امام حسینؑ نے ایک خواب
دیکہا اور اپنی بہن سے کہ سر اپنے بیٹہین ہتین کہا کہ اے ہمشیرہ مینے پیغمبر خدا کو دیکہا کہ آپ فرماتے
ہین کہ اے حسینؑ تو اب ہمارے پاس آنیوالا ہے حضرت زینبؑ سنکر رونے لگین اور بے اختیاری کے
عالم مین اپنا برا حال کرنے لگین کہ آپنے اونکی بہت تسلی اور تسکین فرمائی اور اوسدن حضرت
امیر المومنین امام المسلمین عاشق زار ذات کبریا حسین ابن علی مرتضیٰ نے اپنے یارون اور بہائیون
اور بہتیجون اور بہانجون کو جمع کر کر فرمایا کہ حمد شکر خدا تعالی کا ہے حالت فرصت مین اور حالت
مصیبت اور محنت مین اے عزیزو مینے جان لیا کہ میرے یارون سے وفادار کوئی دنیا مین
نہین اور میرے رشتہ دارون سے مہربان اور نیکوکار دنیا مین نہین پس حقتعالی تمکو جزای خیر دیوے

کہ تمنی میرا ساتھہ خوب نبہایا لیکن اب مین رشتہ بیعت کا تمہاری گردنون مین سے نکالتا ہون اور
تمکو آزاد کرتا ہون اور ساتھہ رضا و رغبت کی کہتا ہون کہ تم اپنی اپنی مستورات اور بی بیون کے
ہاتھہ پکڑ پکڑ چلی جاؤ تو محنت سے رہائی پاؤ اور شدت سے فرح اور خوشی حاصل کرو اور مخالف مجکو جو حاضر
پاوینگی تمسی مزاحمت اور تمہاری جستجو نکرینگی **فرد** من شدم غرقہ گرداب غم آن به کہ شما کشتی خود بسلامت
سوی ساحل رانید **فرد** مین ہوا گرداب غم مین غرق یہان ست آؤ تم اپنی کشتی کو کنارہ پر کہین لیجاؤ ہم
سب یارون اور بہائیون اور فرزندون نی عرض کیے کہ ہم اپنا جینا بعد آپکی مرینگی نہین چاہتی ہین یہہ ہرگز
نہوگا مسلم ابن عوسجہ اسدی نی کہا جب تک کہ جان بدن مین ہی اور رمق تن مین اور شمشیر و نیزہ ہاتھہ
مین ہے اور طاعت و قدرت ذات مین ہے اشقیا اور اعدائی دین سے اور دشمنان قرۃ العین رسول
رب العالمین سے مقابلہ اور جنگ کرونگا اور بعض نہ ہونگا یہان تک کہ زمانہ اجل کا آپہونچے **فرد** نشکنم
برم آن عہد کہ بستم با تو تا نگوئی کہ دران روز وفائیت نبود **فرد** تا قیامت یہ رہیگا عہد و پیمان استوار
تا نہ مجکو بیوفا کہنی لگی اوس روز یار جب دیکہا حضرت امام حسین نے کہ سب فرزند سعادت مند اور سب برادر
غمخوار اور سب یار وفادار بیچ راہ وفاداری کی ثابت قدم اور راسخ دم ہین تب فرمایا آپ نے
کہ خیمہ پاس پاس کہڑے کرو اور تین طرف لشکر گاہ کے خندق کہودو اور خندق کو لکڑی اور کوڑے سے
بہر دو اور ایک طرف واسطی لڑائی کے صاف رکہو کہ اودہر سے جانی آنی کے میدان مین راہ رہے
بموجب حکم عالی کے سب ہو کون نے پاس پاس ملکر خیمہ متصل کیے اور خندق تیار کیے اور یہہ تجویز ٹہرائی کہ بوقت
جنگ کی اس خندق مین آگ لگا دین تو یہہ قوم ستمگار نابکار خیمون کے جانب اور مستورات کی طرف آنے
نہ پاوین گے **فایدہ** جاننا چاہئیے کہ کہتی ہین دوسری تاریخ محرم کے حضرت امام حسین مقام کربلا مین
پہونچی اور ساتوین تاریخ سے مخالفون نے پانی بند کیا تین دن پانی بند رہا اور دسوین تاریخ شہادت
ہوئی اور بعضی لکہتی ہین کہ آٹہوین تاریخ محرم کے مقام کربلا مین پہونچی اور اوسیدن پانی بند کیا اور فوج

مخالفون کے بیس یا بائیس ہزار پیادہ اور سوار تہے اور حضرت امام حسین کے ساتہہ کل بہتر آدمے از نوالے
تہی اور صواعق محرقہ مین لکہا ہی کہ اسّی اور کئی آدمی تہی حسین ابن علی ساتہہ **فصل** جانے بنانے
کونین تاریخ جب کہ دن گذرا اور مہر غربت نے بیچ ماتم خانہ غروب کے مقام پکڑا اور شب شکفام نے لباس سیاہ
بیچ ماتم خاندان رسول اللہ کی پہنا اور شفق نے خون دیدہ او پر دامن سپہر کے گرایا اور عرصہ زمین سینے
گرد و غبار کو اپنی سر پر اوڑایا **فرد** دود ظلام روی زمین را سیاہ کرد مہ روی خویش را بحر اشک تباہ
کرد **فرد** غبار و گردنی روی زمین سیاہ کیا رخ اپنا ماہ نے مل خاک بین تباہ کیا یعنی کہ آفتاب غروب
ہوا اور رات ہوئی حسین ابن علیؑ اور سب اہل بیت نبی اور سب یار اور دوستدار تمام شب از روی نیاز کے
بیچ درگاہ خدای کارساز کے ہوئے اور رہا سے ساتہہ ذکر الہی کے اور درود رسالت پناہی اور بیچ عبادت
اور عشق کی اور استغفار اور انابت کی مشغول رہی اور سلاح جنگ و جدال کیے اور ہتیار لڑائی کے اور قتال
کے بنا تے سنوارتی رہے اور شوق و ذوق سے اور بیچ درد فوق مافوق روتی دہوتی رہے **فرد**
اشک چشمم تا بماہی رفت و آہم تا بماہ ماہ و ماہی را باشک و آہ میکرم گواہ **فرد** اشک تا ہفتم زمین اور چرخ
تک پونہچی ہے آہ ماہی و مہ اشک و آہ اپنی کے رکہتا ہون گواہ **روایت** ہی کہ بریر ابن حضیر
ہمدانی حضرت امام حسین کے یارون مین سے کہ بڑا عابد و زاہد اور متقی بصلاح حضرت امام ہمام کے
رات کو عمر سعد کے پاس گئے اور اوسکو سلام نہ کیا اور بیٹہہ گئے عمر نے کہا غصہ ہو کر تو نے مجکو جو سلام نہ کیا
مین کیا مسلمان نہین ہون اور خدا و رسول کو کیا مین نہین پہچانتا ہون بریر نے کہا قتال کرنا ساتہہ فرزند
رسول اللہ کے اور منع کرنا پانی کا اوسکے اہل بیت سی یہہ خاک ایمان ہے تیری لشکر کے جانور اور
کتّی ذوان پرجا کر پانی پیوین اور حسینؑ اور اوسکی بال بچے ایک قطرہ کو ترسین پس تجکو ہرگز بہرہ اسلام اور
مسلمانی سی نہین ہے اور تجہا سیاہ دل اور بیرحم کوئی بہی نہین دیکہا عمر سعد نے سنکر سر نیچے
ڈالا اور ایک لحظہ خاموش رہا پہر سر اوٹہایا اور کہا کہ ای بریر جو تو کہتا ہے حق اور راست ہی مجکو

بہی یقین ہی کہ جو حسین سے لڑیگا مقام اوسکا دوزخ مین ہوگا لیکن ملک ری کی چہوڑنیکو دل میرا نہین
چاہتا اور طمع ملک و جاہ نی اور شوکت فوج و سپاہ نی اوس شخص کا دل سیاہ کر دیا ہی بعضے راویون
نے لکہا ہی کہ عاشورہ کے راتکو قریب صبح کے آسمان سے آواز آئی کہ ای لشکر خدا کے تیار ہو
کہ وقت کارزار کا آیا اور اٹہو اور خبردار ہو کہ وقت رحلت کا ساتہہ درد الفراق کے پونہچا ہمشیرہ امام حسین کی جو
کہ کلثوم نام ہی جگر ستان اور خروشان مانند بیہوشون کے بیچ خدمت امام ہمام کے آئین اور کہا ای بہائی
تمنی بہی یہ آواز سنی آپ نی فرمایا سنی ابہی مجہی فراغنود گی سی آگئی تہی کہ مینی یہہ خواب دیکہا کہ گویے
سگ ہین کہ مجہپر حملہ کرتی ہین اور اونمین ایک کتا خارشتی ہی کہ وہ بہت بہونکتا ہی اور میری نزدیک آتا ہے
مجہکو گمان یہہ ہی کہ قتل کرنے والا میرا ابرص ہی یعنی اوسکو بدن کے سفیدی کا مرض ہے اور ساتہہ اس خواب
کے مینی اپنی نانا پیغمبر خدا کو دیکہا کہ فرماتی ہین کہ ای فرزند تیرے روح پاک کی استقبال کے واسطے
ساکن عالم بقا کی اور مقرب ملا اعلی کے آئی ہین اور ساتہہ مرتبہ اور درجہ تیری کے اشارت اور بشارت
کرتے ہین تو بہی سعی اور کوشش کر کہ آجکی رات روزہ میرے پاس آکر افطار کر اور توقف روا مت رکہیو
ام کلثوم یہہ سنکر زار زار بی اختیار رونے لگین آپ نی فرمایا کہ ای ہمشیرہ صبر کر اور اہل بیت کو بلا
تا سبکو وداع کرون مین اور رخصت ہوئین **ابیات** الوداع ای دوستان کین دم سفر خواہیم
کرد مسکن اصلی خود جای دگر خواہیم کرد ما اگر اہیم چون یوسف درین زندان اسیر مصر عزت را عزیز
آسا سفر خواہیم کرد حاصل دنیا متاعی نیست کانرا قیمتی است زد چو صاحب ہمتان قطع نظر خواہیم کرد
ما ازینجا شاد و خورم میرویم از بہر آنکہ منزل اندر بقعہ زین خوب تر خواہیم کرد ہر کرا خرم ہم بتماشای
ریاض خلد ہست گو مہیا شو کہ ما زینجا سفر خواہیم کرد **ابیات** رخصت ای دوست کہ ہم بہائی اپنے
سفر کرتی ہین بنی رہنی کی جگہہ جائی دگر کرتی ہین مثل یوسف تہے جو ہم قید مین دنیا کے اسیر
چہوڑ یہہ مصر فراغت مین گذر کرتی ہین رخت دنیا کو جو دیکہا تو وہ ہی بی قیمت اسکی

اسباب سی اب قطع نظر کرتی ہین اسلئی خوش ہین کہ وہ گہری جانبی بہتر ہی کوچ اب جلد ہم اس جان سی ادی در
کرتی ہین چاہئی ساتہہ ہو وہ جو کہ ہی جدائی وصال لوگ وہ رہوین جو جزعسی حذر کرتی ہین پہر بچی بی
آنکی شہربانو اور اولاد امجاد اور دونو بہنین زینب اور کلثوم اور اہل بیت سب جمع ہوئی اور آپنی جنید
اور وصیتین فرمائین اور سب کو گلی لگایا اور روئی اور شہربانو سی کہا ای یار وفادار اور ای دوست غمخوار
ای رفیق دیرینہ اور ای سرو رسینہ صبر کیجو اور سر اس واقعہ مین کہولیو اور نوحہ نہ کیجو اور موہنہ اور سینہ نہ پیٹیو اور
اور فغان اہل بیت سے اوٹہی اور قیامت خیمون مین برپا ہو دی کشتی صبر و سکون کی بیچ گرداب اضطراب
کی پڑی اور سیل غم و الم کی دروازہ دل پر اٹہی شعر دریائی اشک کا دیدۂ تر سی جاری تہا اور اوسمین
شور آہ و زاری تہا **قطعہ** موج زن می بینم از ہر دیدہ طوفان غمی میرسد در گوشم از ہر لب صدای
ماتمی اہل عالم را نمیدانم چہ کار افتادہ ست اینقدر دانم کہ در ہم رفت کار عالمی **قطعہ** اشک کا دریا
ہر ایک کی چشم سی جاری ہوا کربلا مین آہ شور نالہ و زاری ہوا اہل عالم کا عجب عالم ہوا ہی خبر دہان
کہو رہا تہا کار بر ہم سب کی بیکاری ہوا بی بیان کہتی تہین کہ ای یادگار خاندان نبوت اور ای گل گلزار دودمان
رسالت تیری بعد ہمارا کون محرم ہوگا اور ہماری زخم غم پر کون راحت کا مرہم رکہی گا **فرد** فریاد از ان
روز کہ با بی تو بمانیم در آرزوی عمر بحسرت گذرانیم **فرد** دریغ تیری جدائی مین صبح و شام کرون
ہمہ عمر آرزوی وصل مین تمام کرون الغرض وداع اور رخصت آپسمین ہو رہی تہی کہ صبح سر برہنہ نی پردۂ
سپہر کبود دیوش سی موہنہ اپنا نکالا اور خورشید خنجر گذار ہیبت اوس واقعہ عظمی سی لرزان اوپر بام نیلگون
حصار کی نمودار ہوا یعنی صبح ہوئی اور آفتاب نکلا اور حضرت امام زمان فخر زمین و آسمان قبلۂ
ارباب ہدی کعبۂ اصحاب تقی فخر کونین حضرت امام حسین ساتہہ اپنی یارون اور دوستدارونکی صبح کی
نماز تیمم سی پڑہکر بیچ یاد معشوق حقیقی اور محبوب تحقیقی کی قبلہ رخ بیٹہی تہی کہ آواز نقارہ حربی کی اور
نالہ نائے رزمیہ کی لشکر مخالف سی آئی اور جوق جوق سوار و پیادہ مکمل اور مسلح میدان کارزار مین

نوداہوئی اور نشان میدانمین کہڑی کردئی اور اواز ہل من مبارز کی بلند ہوئی یعنی ہی کوئی جنگ
کرنیوالا کہ میدان مین آوی حضرت شاہزادہ حسینؑ خیمہ کے اندر تشریف لائی اور عمامہ پیغمبر خدا عز و علا کا سر مبارک پر
رکہا اور زرہ تن مین پہنی اور شمشیر یمانی حمایل کیے اور خیمہ سے برآمد ہوکر اسپ بادپا پر سوار ہوئی اور طرف
میدان کی رونق افزا ہوئی سپاہ امام ہمام نے فوج عمر سعد بد انجام کے دیکہی کہ پرے کی پرے ساتہہ ترک
نوا کیے اور زرق و برق کیے چلی آتی ہین پس یہہ بہی دریای عشق حسین مین موجزن ہو رہی ہوئی کہ جان شیرین کو سار
خدمتگاری کیے یقین کیے ہاتہہ سی باندہ کر میدان مین آئی عمر سعد نی تعبیہ اپنی لشکر کا اس طرح سی کیا کہ میمنہ
نامیون کو یعنی دہنی طرف کو بیچ عہدہ عمر ابن حجاج کیے اور میسرہ نامرہ کو یعنی بائین طرف کو بیچ عہدہ شمر ذی الجوشن
کی سپرد کیا اور علم اپنی غلام کو دیا کہ نام او سکا زید ہے اور حکم دیا کہ سوار عروہ ابن قیس کیے فرمان بردار
ہین اور پیادہ شبث بن ربعی کیے تابع دار حکم کیے رہین اور حضرت امام حسین نے اپنی فوج مین کہ موافق ایک
روایت کی تیس سوار اور چالیس پیادی تہی سوائی حضرت امام حسین کیے اسطرح انتظام کیا کہ داہنی طرف
لشکر کی زہیر ابن القین کیے سپرد کیے اور بائین طرف حبیب ابن مظاہر کو دی اور علم اپنی بہائی عباس
ابن علی کو عنایت فرمایا جب کہ صفین دونو طرف کی آراستہ ہوئین اور حضرت امام حسین کیے دلاورون
اور بہادرون نے نقد جان کو کف کفایت اور دست عنایت پر کہلیا گویا کہ ہاتف غیبی سے اور عالم لاہوت سے
اونکی گوش ہوش مین یہہ ندا پہونچی **ابیات** روز جنگ ہست جنگ باید کرد کوشش نام و ننگ
باید کرد تا شود مرد عرصہ در میدان تنگ بر اسپ تنگ باید کرد مشکم ماہ و پشت ماہی را زرنگ
شمشیر رنگ باید کرد اندرین بحر غوطہ باید خورد جا بکام نہنگ باید کرد رزم با این سگان و بار
ہمچو شیر و پلنگ باید کرد **ابیات** اج ہی روز جنگ جنگ کرد پاس ناموس و ننگ کرد و صدقہ شہ
کربلا ہم تم ہان شجاعون کے خون سی رنگ کرد چستہ چالاک اور دلیر رہو اپنی کہوڑون کی تنگ ننگ
کمرو ہین عدو بی شمار ہم تہوڑی پر شجاعت سی لب تنگ کرد اب شہادت کی بحر مین غوطہ کہاؤ

باشوق ست دو رنگ کرو ہین یہہ بی شک سگان لوبہ مزاج خنگ تم انسی جوبن پلنگ کرو جان کا
شیشہ گرچہ ہی نازک پرنہ اس راہ مین خوف سنک کرو عشق پروردگار ہی تمکو اوسکی ملنی مین بسر
آہنگ کرو جان دو شوق سی جو پاؤن وصال دلمین فرحت ترنگ کرو اسی اثنا مین حضرت
امام حسینؑ مخالفون کی فوج کی آگی تشریف لائی اور باواز بلند فرمایا کہ اہل عراق تمکو قسم خدا کی کہ تم
یہہ جانتی ہو کہ مین نواسا محمد مصطفےٰ کا اور جگر گوشہ فاطمہ زہرا کا اور قرۃ العین علی مرتضےٰ کا اور برادر حسن
مجتبیٰ کا ہون اور چچا میرا جعفر طیار طایر جناب العلی ہی اور میری باپ کا چچا حمزہ سید الشہدا ہی کہا
اوس قوم نی ای حسین جو کہتا ہی تو صدق اور راست ہی آپ نی فرمایا جو تم مجکو سچا اور ایسا جانتی
ہو پس کسطرح سی قتل کرنا میرا درست سمجھتی ہو اور وہ پانی کہ یہود اور نصارا اور جانور اور ریگ اور
خنزیر پیتی ہین مجسی بند کیے ہو کہ جان میرے اور اہل بیت میری کی ماری تشنگی کی ہلاکت
کو پہنچی ہے اور مین تمہارا بلایا ہوا آیا ہون اور پھر پکار کر کہا آپ نی کہ ای عمر سعد اور ای عمر ابن حجاج
اور ای شبث بن ربعی اور ای فلان فلان تمنی مجکو خط اور ایلچی بہیجکر بلوایا اور آج میرے مقابل قتال
کی واسطے آئی ہو یہہ کیا حرکت ہی انہون نی خطون کی پہنچنی سی انکار کیا کہ ہمکو خبر بہی نہین
آپ نی اونکی خط منگا کر دکہا دئی وہ بیجا بر آیا خفا کہنی لگی کہ ہمنی بیوقوفی اور بی عقلی سی لکہی تہی
آپ نی فرمایا کہ تم خدا اور رسول خدا سی شرم کرو اور روز قیامت سی اور ظلمات جہنم سی ڈرو
فرد فریاد ازان زمان کہ بلرزد ستون عرش از ہول داوری وای شہیدان کربلا **فرد** لرزیگا
عرش روز قیامت کو جبکہ آہ کہینگی وای وای شہیدان کربلا بعد اسکی آپ نی فرمایا کہ الحمد
حجت میری تم پر تمام ہوئی اور تمکو پہر حجت کچھ نہین ہے اور جو کہ حق ارشاد اور نصیحت کا تہا
مین بجالایا عمر سعد نی کہا ای حسینؑ یہہ باتین اب کام نہین آتی ہین یا یزید کی بیعت قبول کر یا اپنی
ہلاکت آئی دو دنی یہہ کہکر تیر کمان مین رکہکر حضرت امام حسینؑ کی طرف پہینکا اور کہا کہ اہل کوفہ گواہ رہنا کہ پہلی سب سے

مینی لشکر حسینؑ پر تیر مارا ہی اور یہہ گواہی امیر حبش کے آگی تہی یعنی ابن زیاد کے حضور مین دنیا سبحان
اللہ عجب شان الہی ہے کہ حضرت سعد وقاص کا تیر حضرت پیغمبر کے روبرو پہلی پہل کافرون کے
فوج پر چلا تہا اور اوکی فرزند ناپسند کا تیر پہلی پہل حضرت حسین کے فوج پر پڑا بعد اسکی حضرت امام حسینؑ
باگ گہوری کی ادہر سے پہیر کر اپنی لشکر مین تشریف لائی اور خلعت صبر و رضا کا کہ واصبر وما صبرک
الا باللہ وان اللہ مع الصابرین اوپر قامت پر استقامت کی راست کیا اور دل جلالت منزل
کو اوپر محاربہ اور جنگ مخالفون کے رکہا اور اپنی ملازمون سے فرمایا کہ خندق مین آگ لگا دو
تو کوئی بد ذات اور بد صفات خیمون کیطرف اور مستورات کیطرف نہ جانے پاوی بموجب
حکم عالی کے خندق مین آگ دیدی اودہر آتش خندق شعلہ زن تہی اور ادہر نائرہ قتال کا اشتعال
تہا کہ اتنی مین مالک بن عروہ گہوڑا اگ حضرت امام حسینؑ کے فوج کے روبرو آیا اور اوسنی پکار کر کہا
لیکن اوس مردود ملعون نے وہ کہا کہ اوسکی لکہنی کو جی نہین چاہتا مگر چونکہ نقل کفر کفر نہین ہوتے
لکہا جاتا ہے کہ اوسنے یون جہک مارا کہ ای حسین آخرت کی آگ سے پہلی تو تی اپنی مین یہہ آگ
لگای حضرت امام نے فرمایا جہوٹا ہی تو ای دشمن خدا کے تجہی یہہ گمان ہے کہ مین دوزخ مین جاؤنگا
اور تو بہشت مین مسلم ابن عوسجہ نے عرض کے کہ یا ابن رسول اللہ اگر فرمائی تو ایک تیر اس مردود
کے مونہہ پر مارون آپ نے فرمایا ای مسلم مین نہین چاہتا کہ پیش دستی پہلی ہماری طرف سے ہو اسمین
تو قدرت دیکہیے کہ کیا ہوتا ہے یہہ فرماکر آپ نے او روبقبلہ ہو کر کہا الہی کہینچ تو اوسکو طرف آگ کے
اور آتش دوزخ سے پہلی اسکو جاشنی دنیا کے آگ کے بہی چکہا دیے کہ اسمین پانو اوس مردود دون
کا رکاب مین سی نکل گیا اور باگ ہاتہہ سے چہوٹ گئی اور گہوڑی نے اوسے اودہر دوڑ کر اوس
ناری کو خندق کے آگ مین ڈالدیا اور وہ مردہ جلکر مر گیا خروش و فغان لوگون سے اوٹہی
حضرت امام حسین نے سجدہ شکر کا کیا اور پکار کر کہا کہ الہی ہم ذریت اور اہل بیت تیرے

رسول کیے ہین داد ہمارے ان ظالمونسی لیجو کہ یہہ سنکر ابن شعث نی کہا کہ ای حسین تجکو ساتہہ پیغمبر
خدا کیے کیا خویشی ہی کہ دم بدم لاف اور شیخی مارتا ہے تو بس حضرت امام حسین کو یہہ بات سنکر
غیرت آئی اور نیاز سے بیچ درگاہ کریم کارساز کیے دعا کیے کہ الہی پسر اشعث کا میرے نسب قطع
کرتاہی اور مجہکو تیرے پیغمبر کا فرزند نہین سمجہتا ہے پس اسکی خواری مجکو دکہا اور رگ جان کیے قطع
کر ہنوز تیر دعا ہدف کا آسمان پر نہ پونہچا تہا کہ شہباز قضا کا فضائی عالم دہر سے دہن جہپٹا اور حی الفور
اوس موذیے کی پیٹ مین درد اوٹہا اور قضای حاجت کی واسطے گہوڑے سی نیچی اوتر بیٹہا
کہ ایک سیاہ بچہونے اوسکی ستر مین ڈنک مارا کہ وہ نجاست مین لوٹتا لوٹتا مر گیا اور جعدہ فرزنے
نی آگے آکر کہا ای حسین یہہ پانی فرات کا کہ دیکہتا ہے تو موج مار رہا ہی قسم خدا کیے کہ تو ایک
قطرہ بہی نہ چکہی گا اور تشنگی سے ہلاک ہوگا امام حسین نے دعا کیے کہ الہی مار اسکو تشنہ فی الحال گہوڑا
اوس مردود کا کودا اور بہاگا اور اوسکو اپنی اوپر سے ڈال دیا کہ وہ مردود گہوڑے کے پیچہی
دوڑا یہان تک کہ تشنگی اور پیاس نے اوسپر غلبہ کیا اور العطش کہتا تہا اور بیتاب تہا لوگ اوسکو
لب آب پر لیگئی پر اوسکو مارے اضطراب نے اور بیقراری کیے قدرت پانی پینی کے نہوئے اوسے
حال مین اوسنی جان دیے الغرض اہل عراق اور اہل شام اسقدر تہی سیاہ باطن اور بد انجام
کہ ایسی کرامات دیکہتی تہی لیکن ویسی ہے جہالت اور عناد پر استقامت رکہتی تہے **قطعہ** اشقیا
منکر کرامات اند ثبر لساط مناکرت باشند اولیا را چو خویش پندارند سر بہ اہل صفا فرو نارند
قطعہ شقی جو ہین منکر کرامات کی وہ قابل نہین حق کیے آیات کی نہون معتقد اولیا کی کبہی
گرفتار ہین اپنی ہی بات کی اور یہہ بات ظاہر ہی کہ اگر اوسوقت حضرت مستجاب الدعوات بندہ
خاص قاضی الحاجات شاہزادہ کونین قرۃ العین نبی الثقلین جناب امام حسین اوس قوم ہو جاپر
جفا کیے واسطے جیسی دعا کرتے امید قبولیت کی تہی کیا تاب و طاقت تہی اوس قوم بیحیا کی کہ اگر

جناب مین بی ادبیے اور گستاخی اور بی اعتنائی کرتے لیکن چونکہ تقدیر ازلی ساتھہ معاملہ اہل
نبوی کے باین طور متعلق ہے اور جناب شہادت مآب کو درجہ شہادت عظمی حاصل کرنا تہا
پس ہر حالمین راضی برضا ہو اور تابع تقدیر قضا رہی اور صبر سکوت اختیار کیے اور نقد جان راہ عشق
دوست مین نثار کیے القصہ حضرت امام حسین نے بعد نصیحت اور فہمایش بکرر کیے جب دیکہا کہ
یہہ قوم قاسی القلب ہرگز جہل اور عناد سے باز نہین آتی اور کہڑی چہوڑکر سید راہ کیطرف
نہین جاتی اور یہہ ہی کہتی ہین کہ یا یزید کے بیعت قبول کرو یا ہمسی لڑو تب آپنی لاچار ہو کر فرمایا بہتر
جنگ مینی قبول کیے لیکن چاہئی کہ ایک سی ایک لڑتا جاوی تو معلوم ہووی کہ مرد کون ہے اور
ہنرمند کون ہے اور بی ہنر کون ہے مخالفون نے کہا بہتر ہی ہم اسیطرح سے لڑینگی اور عرب کی لڑائی کا یہی
طور ہی کہ ایک کی مقابل ایک لڑنیکو آتا ہی اور معرکہ حرب وقتال مین نام اور لقب اپنا اور فخر اپنے
قوم اور قبایہ کا اور دلاوری اور بہادری کا ظاہر کرتا ہی اور اس مضمون کیے شعر پڑہتا ہی کہ اسکو
رجز کہتے ہین الغرض حضرت امام حسین اپنی لشکر کی صف مین تشریف لائی اور سعد بجنگ ہوی کہ اتنی مین
عمر سعد کے لشکر مین سے ایک مرد دلاور نامدار میدان مین آیا کہ نام اوسکا سام ہی اور بعضے کتابون مین
لکہا ہی کہ نام اسکا مہہ ہی اور کوفہ کی سردارون اور بہادرون مین بڑا ہی نامور اور مشہور ہی مرکب تیز
پر سوار اور زرہ دو دستے ملوکانہ اوسکی سلاح اور رہوار گہوڑا اپنا کلتا ہوا اور جولان دیتا ہوا میدان کارزار مین
آشکار ہوا اور رجز کہکر مذاہل من مبارز کہکر او مقابلہ اور مقاتلہ کرنی والا چاہا حضرت امام حسین کے پاس
زہیر ابن القین کہڑا اتہا اوسنی عرض کیے کہ یہہ مرد کہ میدان مین آیا ہی مبارز صف شکن اور دلاور مرد افگن
ہے مجکو اجازت ہو کہ تو اوسی ہمسر سے گردن مین اور علم لاف و گذاف کا کہ ساحت میدان مین اپنے
بلند کیا ہی اوسکو ساتہہ بازو قہر اور غلبہ کیے توڑون مین آپ   زہیر کو اجازت
دی زہیر کہ مبارز مردانہ اور دلاور فرزانہ تہا مقابل سام کیے میدان مین آیا اور گہوڑیکو جولان دیے

فرد درافگند مرکب بمیدان دلیر بغرید غریدن تند شیر **فرد** اپنی گہوڑیکو وہ لایا دفعتہً جولان مین
شیر کے مانند دی آواز پہر میدان مین سامر کے بدن پر خوف سی زہیر کے لرزہ پڑا اور وہ مقابل
آکر نصیحت کرنی لگا کہ زہیر نے ایسا نیزہ اوسکی موہنہ پر مارا کہ گردن کے پیچہی سے نکل گیا اور سامر نے
گہوڑی سے گر کر ساتہہ خواری کے جان دی اور داصل جہنم ہوا زہیر برابر لشکر عمر سعد کے آیا اور
نعرہ مارا کہ مین ہون زہیر ابن القین کون ہے کہ میرے سامنی آوی تا بکہ یکدیگر زور آزمائی کرین ہم
دیکہین کہ بخت کسکو یاری دیتا ہی اور کسکے شوکت کو خاک خواری پر ڈالتا ہے **فرد** کوی عشق
ہست درد و زخم بلائی دربی کو حریفی کہ قدم بر سر آن کوی نہد **فرد** کوچہ عشق ہے اور زخم بلا ہے
درپیش ہم بہی دیکہین کہ یہان کون قدم رکہتا ہے اہل عراق اور شام کہ نام اوس یگانہ آفاق کا سنا تہا
اور پہلی سے آوازہ اوسکی شجاعت کا اور دبدبہ اوسکی ہیبت کا اونکی کانو مین پونہچا ہوا تہا سب نے
سر نیچی ڈالا اور اوسکی مقابلہ سے ڈری جب عمر سعد نی اپنی فوج پر آواز کیے کہ یہہ کیا بی ہمتی ہی کہ کوئی
تم مین سے میدان مین نہین جاتا کہ اسمین نضر ابن کعب کہ بڑا بہادر ہی اور برابر سو سوار کے عرب مین
اوسکو گنتی تہی مقابل زہیر کے میدان مین آیا اور اوسنی چاہا کہ زہیر کو باتون مین لگا کر اور غافل دیکہکر نیزہ
مارون زہیر نے فریب اوسکا سمجہکر ساتہہ کمال چالاکی کی ایک ضرب شمشیر سے سر اوسکا
اوڑا دیا بعد اسکی بہائی نضر کا کہ صالح اوسکا نام ہے میدان مین آیا اوسنے بہی جام موت کا زہیر کے
ہاتہہ سے نوش کیا پہر بیٹا صالح کا کہ کعب نام ہے زہیر کے مقابل ہوا زہیر نے نیزہ اوسکی ناف پر مارا
کہ پیٹ سی نکل گیا اور صحرای عدم کو روانہ ہوا بعد اسکی زہیر نے گہوڑا اپنا دونکی صف پر چہٹایا اور کتنون کو
راہ فنا کو بہجوایا اور اودہر سے پہر کر مقابل سوار دونکی آگی کہا کہ آو کون مقابل آتا ہے جو اوسکی مقابل لڑتا تہا
ساتہہ نیزہ کے کہ مانندہ غمزہ خوبان چین کے فتنہ انگیز تہا اور مانند مژہ عاشقان سنگین کے خون ریز تہا
خون اوسکا گراتا تہا اور خون کو ساتہہ خاک میدان کے ملاتا تہا یہانتک کہ تہوڑی زیر تین ستاکر

سردار بہادر کو شربت موت کا چکھایا **فرد** غریوان بہر جانبی می شتافت * نیزہ دل دشمنان می شگافت

فرد ہر طرف نیزہ سی کرتا تہا مصاف * دشمنون کیے دلکو دیتا تہا شگاف عمر سعد نی حجر ابن الحجار

سے کہا کہ تو پشت و پناہ میرے لشکر کا ہے مقابل زہیر کیے ہو اور جو تیرے غرض اور حاجت ہوگے

مین روا کرونگا اور بہت تجکو انعام دونگا حجر نے کہا ہیہات ہیہات ای عمر سعد لومڑی سے

آگی شیر کے کیا کر سکتی ہے اور بٹیرا آگی شہباز کیے کب اوڑ سکتی ہے زہیر ابن القین دلاور اسدی ہے

یعنے قبیلہ بنی اسد سے ہی اور تہا برابر ہزار سوار کیے عرب مین گنا جاتا ہے مین اپنی جان سے

سیر نہین آیا کہ ایسے مقابلہ کرون **فرد** گوزنی کہ با شیر بازی کند * بخون ریز خود ترک تازی کند

فرد شیر سے جو گوزن خبک کری * ہی وہ شیشہ کہ قصد سنگ کری * مگر ایک صلاح

ہے جو تجکو پسند آوی کہ تین مقامو مین سو سو سوار گہات کی جگہہ مین استادہ رہین اور مین اوسے

مقابلہ کرتا ہون جسوقت کہ مجہین اور اوسمین نیزہ بازی اور تیغ اندازی اور صنعت اور کارگر

سپاہ گری کیے ہونی لگی گیے اور وہ مجپر حملہ کریگا تو مین بہاگ کر پہلی سو سوارونمین آؤنگا جبکہ وہ

اوس صف کو بہی توڑیگا تو مین دوسرے سو سوارونمین آؤنگا جب وہ اوس صف کو بہی توڑیگا

تو مین تیسرے سو سوارونمین آونگا پہر سب ملکر اوسے گہیر لینگیے اور ہر طرف سے اوسپر ضرب نیزہ

اور شمشیر کیے دینگیے شاید کہ اس حکمت سی وہ گہوڑیسی گرے عمر سعد کو یہہ رای پسند آئی

اور ویسا ہی کیا اور زہیر بیخبر اس مکر سے میدان مین کہڑا ہوا منتظر تہا کہ مخالفونمین سے کونسا بہادر

نکلتا ہے اور لب خشک ہو رہی تہے اور تشنگی کا غلبہ تہا کہ ناگاہ حجر میدان مین آیا اور دور کہڑا رہا

زہیر نے کہا ای حجر نزدیک آ تو ہم اور تو اپسمین کام سپہ گری کا بجا لا دین حجر نے کہا مین تجسی لڑائی

کی واسطے نہین آیا ہون بلکہ نصیحت کی واسطے حاضر ہوا ہون تو ایسا شجاع اور جری ہی اگر

ابن زیاد کیے خدمت مین رہی تو دولت و مال سے کمال بہرہ مند ہووے تیرے کیا عقل ہی کہ حسین

سکے پاس ہی تو وہ مال ومنال اور اختیار او رقید میں نہین رکہتا زہیر نے کہا ای ملعون جو دولت
کہ حسین کے پاس ہے وہ اوس مردود کی پاس کہان ہے مصرع چہ نسبت خاک را با عالم
پاک زہیر نے یہہ کہکر اوسپر حملہ کیا وہ بہاگا زہیر کو دریغ آیا کہ یہہ غدار مکار ہاتہہ سے چلا بہتر
یہہ ہی کہ اسکو بہی واصل جہنم کا کیجئی زہیر نے کہوڑیکو ہانک دیکر اوسکی پیچہی دوڑایا کہ جو فی بہاگ
کر گہات کی جگہہ اپنی تئین گرایا اور پیادہ ہوا اور پکارا کہ جلد ہی پہونچو سوار کہ گہات مین لگ رہے
تہے نکلی اور زہیر کو گہیر لیا اور ہر طرف سی طعن اور ضرب نیزہ وتیغ کا سرزد ہونی لگا زہیر نے
کچہہ اندیشہ نکیا اور نیزہ وشمشیر سے سوارون پر تاخت لایا کہ سوارون نے پیٹہ پہیر دی اور دوسرے
گہات کی جگہہ پہونچی کہ زہیر بہی بہاگتا ہوا وہان تک پہونچا اور وہان بہت مردون کو مار کر
پہر تیسری جگہہ پہونچا آخر کو سوارون نے ہر طرف سی گہیر لیا اور زہیر نے نیزہ اپنی ہاتہہ سے
ڈالکر شمشیر بران میان سے لی اور سوارون پر چپ و راست سی تاخت لایا اور بہت دشمنونکے
سر تن سے جدا کیے **فرد** آفرین بر برق تیغت کو بیکدم خصم را :: فرق پیدا در میان ترک و مغفر
میکند **فرد** آفرین صد آفرین ہی تیری برق تیغ کو دم مین خاکستر کیا ہی جیسے رخت زندگی
الغرض پچاس کو زہیر نے راہ عدم کا راہی کیا اور نوہ زخم سر سے پانوتک کہائی جب زخمون سے
چور ہوا اور حضرت امام حسین نے وہ حال مشاہدہ کیا فرمایا کہ زہیر کے مدد کرو اور لاؤ کہ سعد غلام
حضرت امام حسین نے ساتہہ دس سوار کیے اور فوج مخالف کی حملہ کیا اور کئی سوارون کو جان سے
بی جان کیا اور زہیر کو دشمنون کے لشکر سے باہر لایا اور حضرت امام حسین کے فوج پہونچا حضرت
امام حسین زہیر کے سر اپنی آکر کہڑی ہوے اور زہیر نے آپکی جمال باکمال پر نظر کیے اور زور کر کر
اپنی سر کو آپ کی قدمون تک پہونچایا اور انہون کو قدم مبارک پر لا **فرد** خاک قدم دوست شدم
نیست کسی را این عیش کہ امروز مرا در قدم تست **فرد** خاک قدم دوست ہوا کام بر آیا

یہہ عیش جو ہی آج مجھی اور کیسے ہی حضرت امام حسین کرجی نی صد آفرین اور مرحبا کہا ای زہیر
مونہہ سے بول اور کچہہ کہہ عرض کیے کہ ای فرزند رسول اللہ جام آب زلال کا میرے واسطے لائے
ہین مین پیلون تو بولون حضرت امام نے فرمایا کہ حورین اسکی واسطے جام لائین ہین پھر زہیر کو دیکھا
کہ ہونٹ اور مونہہ ہلاتا تہا کہ جیسے کچہہ پیتا ہی پس اوسوقت طوطی روح اوسکی نے طرف شاخسار جنان
بیرزقون جنین کے پرواز کیے حضرت شاہزادہ حسین بہت روئی اور فرمایا کہ خوشی ہے اور خوشی
ہو زہیر کو کہ بہشت مین میرا ہمسایہ ہی اور خدای عز وعلا اور رسول اللہ اونسی راضی ہین فایدہ
جاننا چاہیے کہ حضرت حسین کے یارون اور دلاورون نے ایسی ہی بہادریان اور جوانمردیان کین
ہین کہ قطع نظر اور کرامات سی یہہ جرات اور شجاعت کسی پہلوان سے اور کسی دمیدان سے
ظاہر نہین ہوئے انصاف اور حق یہہ ہی کہ اگر یہہ جوانمردین رستم گرد معاینہ کرتا تے عمر کبہی دلاوری
کا نام نہ لیتا اور روئین تن اگر یہہ شجاعتین مشاہدہ کرتا عرق خجالت سی موم کے مانند پگل جاتا القصہ
بعد شہادت پانی زہیر کے غلام زیاد کا اور غلام عبداللہ ابن زیاد کا بڑے زرق وبرق سے نکلی
سلاح اور زرہ پہنی ہوئے سیدانمین اسپ کو جولان دیکر مقابل کو چاہا بریرابن سعد اپنے اور حبیب ابن
مظہر نے اجازت چاہی آپ نی اونکو اجازت نہ دی کہ اتنی مین عبداللہ ابن عمر کلبی نے آپ سے
اجازت چاہی آپ نے اوسکو اجازت دی اور فرمایا کہ یہہ دونو اسکی ہاتہہ سے مارے جاوینگی الغرض
عبداللہ اجازت لیکر اون دونون کے مقابل ہوا کہ اونمین سے ایک نے عبداللہ پر نیزہ چلایا اور وہ اسنے
نیزہ خالی دیکر ایک ہاتہہ تلوار کا ایسا دیا کہ وہ زخمی ہوکر گہوڑے سی گرا عبداللہ نی چاہا کہ کام اوسکا تمام
کرے کہ دوسرا تیغ کہینچی ہوئے پیچہی سے آیا اور قصد کیا کہ ایک ہات تلوار کا مارے اور حضرت
امام کے لشکر مین سے لوگ پکارے کہ ای عبداللہ خبردار ہو اور عبداللہ نے کچہہ خیال نکیا اور وہ جو گہوڑے
سے گرا تہا اوسکی سینہ پر بیٹہا تلوار لگا کر کہڑا ہو نزدیک گیا تلوار پیٹ سی اودہر نکل گئی کہ دوسرے غلام نے

تلوار عبد اللہ پر ماری اور اونکی ہات پر لگی او انگلیان عبد اللہ کی قلم ہو گئین عبد اللہ نے تلوار
اوس پہلی غلام کی سینہ سی کہینچ کر سر پر غلام دوسرے کی ماری اور کام اوسکا تمام کیا اور دونو
کو مار کر میدان مین آ پکارا کہ اب کون میرے مقابل آتا ہے وہ ظالم عہد شکن چار طرف سے اوس پر گرے
عبد اللہ گہرا ہوا تہا اور چپ و راست تاخت کرتا تہا اور داد دلاوری کی دیتا تہا اور بہت مرد دونون
کو دوزخ کی طرف روانہ کرتا تہا آخر کو زخمون سی چور ہو کر شربت شہادت کا پیا اور بہشت کی طرف
راہی ہوا بعد شہادت کی بریر ابن حصیر ہمدانی نے ساتہہ اجازت حضرت امام کے میدان مین آیا اور
قتال اور جدال مخالفون سے کیے اور ایسی بہادریے اور دلاوریان کیے کہ فلک دوار اوس جنگ اور
جدال کے کو دیکہکر حیران تہا اور مریخ خنجر گذار انگشت تحیر بدندان تہا **بیت** گر ان جنگ رستم
بدیدی بخواب شدی از نہیب دلیش زہرہ آب **قطعہ** جو رستم دیکہتا وہ خواب جنگ تو اوسکا
زہرہ ہوتا خوف سی رنگ کہان رستم کہان مردان اسلام تہور اسقدر اونکا ہی بس کام
وہ رو مین تن اگر صد کو توڑے پر اونکی رو برو سی موہنہ کو موڑے آخر الامر بعد کمال قتال کے
شربت شہادت کا نوش فرمایا لکہتی ہین کہ بریر زاہد بزرگوار اور عابد پاکیزہ روزگار تہا اور جملہ
مقربان درگاہ الہ سے اور زمرہ خواصان اہل اللہ سے تہا بعد واقعہ بریر کے قمر والدہ وہب
بن عبد اللہ کلبی کے وہب کے پاس گئے اور کہا ای فرزند دلبند اوٹہہ اور مدد فرزند رسول اللہ کی
کر اور قصور اس کام مین روا مت رکہہ اوسنی کہا ای مادر جاتا ہون اور قصور نکرونگا انشاء اللہ
تعالی اور وہب نوعروس تہا کہ تہوڑے دن ہوے تہی اوسی نکاح اور شادی کئی ہوئے
اور دلہن بہی ہمراہ تہی اور نوجوان خوبصورت اور نیک سیرت تہا الغرض تیار ہو کر میدان مین آیا اور
اہل شقاق اور نفاق کے ساتہہ خوب لڑا اور کئی شخص کو مارا اور پہر اپنی والدہ کے پاس آیا اور کہا
ای مادر راضی ہوئی تو یا ابہی راضی نہین ہوئی ماں نے کہا ای بیٹا جب تک کہ حسین پر تو نثار نہووی اور شہید

ہو دیوے گا مین راضی نہونگی اور وہب کے دلہن کہتی تہی ای وہب تجکو قسم ہی خدا کی کہ مجکو
جدای کی آگ مین مت جلا اور اپنی آتش فراق کا داغ میرے دل کو نہ دے **بیت** جدای آتش تیز از سینہ مسوز
میسوز دل و جان را الہی در نصیب کس نساز د داغ ہجران را **بیت** جدای تیز آتش سی جلا سے
ہی دل و جان کو کسی کے دل پہ مت رکہیو الہی داغ ہجران کو اور ماں اوسکی کہتی تہی کہ ای فرزند
عورت کا کہنا نہ کیجو اور کینہ امام حسین کا اوسکی دشمنوں سی لیجو تو روز جزا کے محمد رسول اللہ ہمارے شفاعت
کرین اور ہم کنہگاروں پر عنایت کرین **قطعہ** سر کویش ہواداری ہوار ابشت پای زن درین
اندیشہ یکسو باش و عالم را قفای زن طریق عشق میجوی خرد را او داعی گو بساط قرب میخواہی بلا را
مرحبای زن **ابیات** جو ہی یار کے تیر سے دلمین ہوا سر خواہش نفس پر مارپا بہت رہ تو اور
رہ مین ثابت قدم جو نازل بلا ہو تو کہ مرحبا طریقہ ہی یہہ عشق کا مرے جان نہین کام یہان عقل کا
مطلقا وہب حکم مادر مہربان کا بجالایا اور اسید اور میدانمین آموجود ہوا اور جو کہ اوسکی مقابل آتا تہا
کسکو ساتہہ نیزہ کی پشت اسپ سے اوٹہا کر زمین پر پہینکتا تہا اور کسیکو ساتہہ تیغ بیدریغ کے خاک ہلاکت پر ڈالتا تہا یہانتک
تک کہ کشتون سے پشتے لگا دئی اور دشمن تنگ آگئی آخر کو بقضائی الہی راضی ہوکر روضہ رضوان
کو سدہارا بعد اوسکی عمر ابن خالد میدانمین آیا بعد بہت کمال مردانگی کے شہادت پائی پہر سعید ابن حنظلہ
تمیمی کہ سردار اور بڑا بہادر تہا میدانمین آیا اور خوب مقابلہ اور مقاتلہ کیا اور بہت دوزخیونکو دوزخ کی طرف
روانہ کر کر آپ خود صدر نشین بہشت کا ہوا پہر مسلم ابن عوسجہ اسدی داد مردانگی کے دیکر حضرت امام حسین
کے خدمت مین آیا کہ نافع بن ہلال جملی نی مقابلہ کر کر بہت ظالمونکو قتل کیا اور اسقدر دلاوری کی
کہ بیان سے خارج ہی تب عمر سعد کے سرداروں نے یہہ صلاح کی کہ اسطرح ہم حسین کے بہادرون سے
سر برآ نہو سکین گے بہتر یہہ ہی کہ سب ملکر ایکدفعہ حملہ کرین الغرض بہت سی سواروں نے ملکر حضرت
امام برحق کے لوگون پر حملہ کیا اور ہاشمی بہادروں نے اور آپ کے ملازمون نے سعی بلیغ

اونکو دفع کیا لیکن مسلم بن عوسجہ جو زخمونسی ہوکر گھوڑے سے گرا او حبیب ابن مظہر کو وصیت کی بعد شہید
ہوئی کیے تو بہی ان ملعونونسے جنگ کئے جائیو تاکہ حسینؑ کے روبرو شہادت پائیو حبیب نے کہا قسم
رب کعبہ کے ایسا ہی کرونگا بعد شہادت مسلم اونکے نافع عبدالرحمن ابن عبداللہ یزنی نے عرصہ کارزار مین آکر یہہ رجز پڑہا

فرد انا عبد الرحمن من آل یزن   دینی علی دین حسینؑ و حسنؑ   **فرد** مین ہون عبد رحمن آل یزن میرا
دین دین حسینؑ و حسنؑ   آوے یہانتک لڑا کہ شہید ہوا بعد اوسکی یحیی بن سلیم مازنی شہید ہوا اور بعد اوسکے
قرہ بن قرہ غفاری نے شہادت پائی بعد اوسکی مالک بن انس المالکی نے بعد کوشش بسیار رخت
زندگانی کا طرف سرای آخرت کی کھینچا بعد اوسکے عمر ابن مطاع الجعفی ساتھہ عز شہادت کی فائز ہوا
بعد اسکی حبیب مظاہر اسدی گرم قتال مین آشکار ہوا اور خوب لڑا آخر کو خلعت شہادت کا پہنا بعد اوسکی غلام
ابی ذر غفاری کا جون ہی نام دلاوری کرکر شہید ہوا بعد اوسکی بہاجر جعفی نے شہادت پائی بعد اوسکے
مسروق بن حجاج کہ حضرت امام حسینؑ کا موذن تہا شہید ہوا بعد اوسکے جنادہ بن حارث انصاری
محاربہ کرکر طرف فردوس کیے گیا بعد اوسکی عمر بن جنادہ مبادرت ساتھہ محاربہ کی کرکر جنت مین
اپنی باپ کی نزدیک پونہچا بعد اوسکی ایک نوجوان میدان مین آیا کہ اوسکا باپ پہلی شہید ہوا
لیا تہا اور اوسکے ماں نے اوسکو میدان مین بہیجا تہا کہ حسینؑ ابن علی پر اپنی تئین فدا کری اور حق
امت ہونی کا ادا کری جبکہ حضرت امام حسین نے دیکہا کہ وہ لڑکا داعیہ قتال رکہتا ہے آپنے
فرمایا کہ اسکا باپ ابہی شہید ہوا ہی پس اسکی مادر اسکی قتال سے کاہی کو راضی ہوگی لڑکے نے
کہا مین اپنی ماں سے رخصت لیکر آیا ہون اور اوسے نے مجکو میدان کارزار مین بہیجا ہی پہر اوسنی میدان
مین مقابل صف اعدا کی یہہ رجز پڑہا **قطعہ** امیری حسینؑ و نعم الامیر   سرور فؤاد البشیر و نذیر
علیؑ و فاطمہ والدہ   فہل تعلمون لہ من نظیر   لہ طلعة مثل شمس الضحی   لہ غرة مثل بدر منیر   **ابیات**
حسینؑ ابن حیدر ہی میرا امیر   مبارک امیر و بشیر و نذیر   میری جان و دل اور جی کا ہی چین

علی فاطمہ کا ہی وہ نور عین جہان مین نہین آج اوسکا نظیر وہ ہی چرخ عزت کا بدر منیر
وہ طلعت مین ہے مثل شمس الضحی وہ خلقت مین بی شک ہی نور الہدی اور قلع اور قمع دشمنونکا
قرار واقعی کرکر شہادت کو پونہچا لکہتی ہین کہ مخالفوی نے ازروی شیطنت اور بیرحمی کی سر
کاٹ کر طرف سپاہ حضرت امام حسینؑ کے پہینک دیا کہ اوس لڑکے کی دوڑمیے اور سر اپنی فرزند
کا اوٹہا کر اپنی انکہون سے اور مونہہ سی لگایا اور کہا خوب کام کیا تونے ای فرزند میرے اور ای فر
دینی وا ئے میری دل کے اور ای ٹھنڈک انکہون میری کی بعد اوسکی وہ سر اوپر ایک کی مخالفون
مین سے کہینچ کر مارا وہ مخالف اوس صدمہ سے اوسیوقت جہنم کو پونہچا پہر اوس نے بی مردانہ
دل سے چوب خیمہ کے لیکر مخالفون پر حملہ کیا اور دو شخص کو مارا اور دوزخ کو بہیجا تب حضرت امام
حسینؑ نے اوسکو منع فرمایا اور مستورات مین بہجوایا بعد اوسکی عمر بن قرظہ انصاری نے جام
شہادت کا پیا اور بعد اوسکی عبد الرحمن بن عروہ نے شربت شہادت کا نوش کیا اور
ان دونونے کمال دلاوری اور بہادری سے پہر عابس ابن شبیب شاکری نے قصد قتال کا
کیا اور اپنی غلام سے کہ شودت اوسکا نام ہے پوچہا کہ تو آج میری ساتھہ کیا معاملہ کریگا
اوس غلام نے کہا کہ ای آقائی نامدار ہمراہ رکاب تیرے کی حسینؑ کے دشمنونپر تلوارین مارونگا
تا شہید ہونگا عابس نے کہا میرا بہی یہی گمان تہا کہ تو ایسا ہی کہیگا اب قدم آگی رکہہ آج کا
وہ دن ہے کہ ہم خدا سی اجر طلب کرتی ہین جسقدر کہ ہماری واسطے آج مقدر ہی اور پہر
یہہ دن کب ہاتہہ آتا ہی بعد اسکی عابس بہ خدمت حضرت امام حسینؑ کے آیا اور سلام کیا
اور عرض کیے کہ یا ابا عبد اللہ تیرے سوا کوئی میرا عزیز اور دوست زیادہ نہین ہے اگر کوئی چیز
نفیس جان سے ہوتی مین وہ تجہپر فدا کرتا مگر جان سے زیادہ اور چیز کوئی نہین ہے پس وہ تجہپر
نثار کرتا ہون یہہ کہکر اور شمشیر کہینچکر صف اعدا پر حملہ کیا اور بہت اوسکی مخالفون نے دلیر

زیادہ تر شیر ژیان اور پیل دمان سے بڑہی تہی سپہ گری کے اسقدر اوس سے ظاہر ہوے کہ طائر ہوش و
حواس دیکہنے والون کا آشیانہ دماغ سے صحرای تحیر کو پرواز کر گیا اور مخالفون مین سے کسیکو قدرت
نہی کہ مقابل اوس شہسوار نامدار کے آوے عمر سعد نے کہا کہ سب ملکر ایکبار اوسپر حملہ کرو انبوہ کثیر نے
اوسپر حملہ کیا اور تیرون اور پتہرون کا مینہہ اوسکے اوپر برسایا کہ عابس نے لاچار ہوکر زرہ اور خود
اپنا پہینک کر اور ہلکا ہوکر تاخت مخالفون پر لایا ربیع ابن تمیم کہتا ہے کہ مین دیکہتا تہا قسم خدا کی
زمین و آسمان کے کہ قریب دو سو آدمیکے اوسنے اپنے آگے رکہہ لیے تہی اور بہگائے لیے جاتا تہا
اور کشتون کی پشتے لگاتا تہا یہان تک کہ عابس اور غلام اوسکا تیرون اور پتہرون سے اور نیزون
اور تیغون سے نہایت زخم کہا کر دار السلام مین داخل ہوے بعد اوسکے عبد اللہ اور عبد الرحمن کہ بنی
غفار سے مین حضرت امام برحق سے اجازت لیکر اور بشارت بہشت کی پاکر میدان مین
آئے اور روضہ رضوان مین پہونچے پہر غلام ترک حضرت امام حسین کا کہ حافظ قران اور قاری تہا
میدان مین آیا اور بہت مردودونکو مارا اور زخم گران اوٹہاکر گرا کہ آپ اوسکے سر پر جاکر کہڑے
ہوئے آپکو دیکہکر ہنسا اور ساتہہ رحمت حق کے واصل ہوا بعد اوسکے حنظلہ بن سعد العجلی میدان مین آیا اور
جنگ مردانہ بجا لایا کہ شہادت پائی بعد اوسکے یزید ابن زیاد المشعب میدان مین آیا اور
احد لیکے طرف کئی تیر ماری اور کئی شخص کو دوزخ کو روانہ کیا آخر کو آپ بہی شہید ہوا بعد اوسکے
ہر ہر یار دوست دار حضرت امام برحق کا آتا تہا اور آپ کو سلام کرکر اور رخصت ہوکر میدان
مین جاتا تہا اور داد شجاعت کی دیکر جام شہادت پیتا تہا یہان تک مقدمہ انکا یہ پہنچا کہ سواے
اہل بیت کی یار و ہمدین کوئی باقی نرہا اور حضرت امام حسین کے کئی اصحاب کا حال نہین
لکہا اگرچہ تاریخ کے کتابون مین لکہا ہی اور ان صاحبون کا ایسے احوال جو کہ اس کتاب مین لکہا ہی اہمیت
مختصر اور تہوڑا تہوڑا چہانٹ کر لکہا ہے تو کہ یہ رسالہ بڑا نہو جاوے

مخزن اٹہوان

بیچ ذکر شہادت حضرت حُر کی اور بیان شہادت خویش و اقربا حضرت امام حسینؑ کے اور بر خاطر
سعادت مآثر محبان اہل بیت کی ظاہر و باہر ہو وے کہ صواعق محرقہ مین لکھا ہے کہ جب
پچاس سے زیادہ یار حضرت امام حسینؑ کے خلعت شہادت کا اپنے بدنون پر راست کر
چکے اور حضور باری تعالی مین پہنچ چکے اوسوقت حضرت امام حسین علیہ السلام پکارے کہ کوئی
ایسا بہی ہی کہ حمایت اللہ و کری حریم رسول اللہ کے حُر بن یزید بن حارث ریاحی کہ کوفہ
کے سردارون مین بڑا بہادر تہا اور برابر ہزار سوار کے گنا جاتا تہا عمر سعد کے لشکر مین سے
جدا ہوکر حضرت حسینؑ کے خدمت مین آیا لیکن اور تاریخ کے کتابون مین لکھا ہے کہ حُر پہلی ہی آپکے
خدمت مین آیا کہ ہنوز لڑائی شروع نہوئی تہی بہر تقدیر پہلی حُر نے عمر سعد کو نصیحت کی کہ ابن
رسول اللہ سے ایسا معاملہ کرنا موجب دوزخ مین جانے کا ہی اور سبب زوال دنیا و آخرت
کا ہی جب دیکہا کہ اوس ملعون نے اپنی دین و دنیا کی بربادی پر کمر باندہی تب حُر نے حضرت امام کے
لشکر کیطرف رخ کیا مگر لرزہ حُر کے اعضا کو شدت سی تہا اور ہات پانو اوسکی کانپتی تہے کہ مہاجر
نے اوس سے کہا کہ تو جملہ مشاہیر اہل قبضہ و شمشیر سے ہی اور جب کبہی کوفہ کے شجاعون کا اور بہادرون
کا ذکر آتا ہی تو پہلی زبان پر تیرا نام ہوتا ہی کیا باعث کہ تو اس جنگ مین لرزتا ہی اور کانپتا ہے
حُر نے کہا خدا کی قسم مینی اپنی نفس کو اختیار دیا کہ یہ دوزخ کو قبول کرتا ہے یا بہشت کو اختیار
کرتا ہی واللہ نفس نے بہشت کو اختیار کیا حُر نے یہ کہکر اور کوڑا گہوڑے کو مار کر دوڑا کر حضرت امام حسینؑ کے
خدمت مین حاضر ہوا اور عرض کیے کہ یا ابن رسول اللہ مین وہ ہون کہ پہلی تیرے مقابل نکلا تہا یعنی
راہ مین قریب کربلا کے چنانچہ ذکر اسکا پہلی گذرا اور آج مین ہی پہلی توبہ کرنیوالا ہون اس قوم مین
سے کہ تیرے خدمت مین حاضر ہوا ہون یا ابن رسول اللہ مین نے تیرے سے مقابلہ اور لڑائی سی توبہ
کری اور تیرے دشمنون سے لڑائی کے نیت کی آیا میرے توبہ قبول ہے یا نہین آپ نے فرمایا تو

توبہ تیری قبول اور تو حر ہے یعنے ازادہی دنیا مین اور آخرت مین یعنی برائی سے اور دوزخ
سے الغرض حر نے عرض و معروض کرکر توجہ میدان کیطرف کی اور مقابل مخالفون کے ہوا مصعب
نے کہ بہائی حر کا تہی دیکہا کہ حر نے دنیا پر پشت ماری اور آخرت کو اختیار کیا اور ہاتہہ بیچ دامن
آل عبا کی مارا بس تیر عشق اہل بیت کا اوسکی دل شوق منزل کے تو دہین لب معشوق ہو گیا اور گہوڑا
دوڑا کر اپنی بہائی سے آملا اور کہا ای بہائی خدا تیرا بہلا کرے کہ تو خضر راہ کا ہوا اور مجکو
ظلمات مکروہات سی نکال کر اوپر سر چشمہ آب حیات کی پونہچایا اب مین تجہسی موافق ہون اور کوفیون
کا مخالف انشاء اللہ تعالی مین اور تو دونو شفاعت حسین سے بہرہ مند ہونگی حر اپنی بہائی کو
بیچ خدمت حضرت امام برحق کے لایا آپ نی اوسکو بہی گلی لگایا اور بشارت جنت کا کلام فرمایا القصہ
حر مرد مردانہ اور دلاور فرزانہ اوپر اسپ بادپای تازی نژاد کی سوار ہوکر میدان مین نمودار ہوا اور مقابلہ
کرنے والا چاہا صفوان کہ کوفہ کے بہادرون مین مشہور اور معروف تہا مقابل حر کے آیا اور وار نیزہ کا
حر کے سینہ کیطرف کیا حر نی نیزہ سی نیزہ کا وار روک کر کمال چالاکی سے اور تیزی سے ایک نیزہ صفوان
کی سینہ پر دیا کہ پار نکل گیا اور صفوان کو صدر زین سے اوٹہا کر سر پر لا کر زمین پر پٹک دیا کہ جان
اوسکی ذرا ایجز اکو پونہچی خروش دونو لشکر سے اوٹہا کہ صفوان کے تین بہائی اور تہی اون تینون
نے یکبارگی حر پر حملہ کیا حر نے ایک کے کمر مین ہاتہہ ڈالکر زین پر سے اوٹہا لیا اور زمین پر دے مارا
کہ گردن اوسکی ٹوٹ گئی اور دوزخ کیطرف بہاگا اور ایک کی سر پر ضرب تیغ بیدریغ کی دی
کہ سینہ تک کہل گیا اور جہنم کو پونہچا اور تیسرا بہاگتا تہا کہ نیزہ اوسکی پیٹ پر مارا کہ پار ہو گیا
اور وہ مردود فی النار ہو گیا حر میدان سے پہر کر بیچ خدمت امام برحق کے آیا اور زمین خدمت
کی چومی اور عرض کی یا ابن رسول اللہ تو مجہسی راضی ہی آپ نی فرمایا مین تجہسی راضی اور خدا
اور رسول اللہ تجہسے راضی پہر حر میدان مین آیا اور ہر طرف تاخت لایا تہوڑی دیر مین کشتون کے

پشتے لگادی کہ اسمین مخالفون نے حر کے گھوڑے کو پی کیا اور حر گھوڑے سے جدا ہوکر اٹھتا تھا اور نیزہ
تلوار سے وہ کام کرتا تھا کہ سب دیکھکر اوسکو دنگ تھی اور مخالف اوسکی ہاتھہ سے تنگ تھے
اور حضرت شاہزادہ حسین نے دیکھا کہ حر پا پیادہ جنگ کرتا ہی اور صفحہ زمین پر خون سے
دلاوران کے رنگ کرتا ہے آپ نے گھوڑا تازی باساز گرانمایہ سے حر کے سوار ہونے واسطے
بھیجا حر نے رکاب کو بوسہ دیکر گھوڑے پر سوار ہوکر اور جولان دیکر باگ مخالفون کیطرف پھیری
بیت عنان مرکب خود تاب میداد زخون نوک سنان را آب میداد عنان مرکب نازنے کو
تاب دیتا تھا لہو سے نوک سنا کو آب دیتا تھا اور جوق کے جوق اور پرے کے پرے پراگندہ کردیے
پھر جاکر حضرت امام کے خدمت مین حاضر ہووے مگر گویا آواز ہاتف غیبی کے گوش ہوش
مین پونہچی کہ ای حر حورین تیرے منتظر ہین کہ حر نے وہین سے پکار کر کہا کہ ای شاہزادہ حسین
تیرے نانا کے خدمت مین جاتا ہون حضرت امام حسین نے رو کر کہا مین بھی عنقریب آتا ہون
پھر حر اسقدر لڑا کہ نیزہ اوسکا ٹوٹ گیا اور تیغ آبدار ہاتھ مین لی جسکی کمر پر مارتا تھا دو نیم کرتا تھا اور جسکے
سر پر دیتا تھا سینہ تک شگاف ہوتا تھا یہان تک لڑا کہ عمر سعد کے علم دار تک پونہچا اور چاہا
کہ علم لیے اور علم دار کے دو ٹکڑے کرے کہ شمر ملعون نے ساتھہ فوج کثیر کے حملہ کیا اور سب طرف سے حر پر
تیر اور نیزہ اور تلوار پڑنے لگی کہ قصور ابن کنانہ نے حر کے سینہ بےکینہ پر نیزہ مارا اور زخم کاری لگا
تسپر بھی جھپٹ کر حر نے شمشیر بے نظیر قصور کے سر پر دیے کہ اوس حال مین بھی تلوار نے قصور
اور قصور کا سینہ تک کاٹا اور قصور پر قصور بلا قصور قصر جہنم مین داخل ہوا پس حضرت امام
حسین مرکب تیز گام دوڑا کر حر کے پاس پونہچے اور حر کو اوٹھا کر اپنے لشکر مین لائے اور اپنے زانوے
مبارک پر حر کا سر رکھا اور آستین مبارک سے اوسکا رخ پاک کرتے تھے کہ حر نے آنکھین کھولکر حضرت
امام حسین کے طرف نظر کی اور مسکرایا اور نقد جان کو نثار کیا حضرت امام بر حق اور اصحاب آپکے

بہت روی اور حضرت امام علیہ السلام نے کہی بتین اوسوقت اوسکے مرثیہ مین کہین ایک شاعر اوسکی
مدح مین کہتا ہے **ابیات** خوشا حر فرزانۂ نامدار کہ جان کرد بر آل احمد نثار ز رخش تکبر فرود
آمدہ شدہ بر براق شہادت سوار ز عشق جگر گوشۂ مصطفی برآورد از جان دشمن دمار
ابیات واہ حُر ہے خوب مرد نامدار آل احمد پہ کیا جان کو نثار کبر کے مرکب سے اوترا وہ
خوشی سے پہر ہوا اسپ شہادت پر سوار دشمنان دین کو اوس دوست نے آتش دوزخ مین
ڈالا مار مار بعد اوسکے مصعب بہائی حر کا مخالفون سے جا لڑا بعد جنگ اور کارزار کے اور
کشت خون بسیار کے شربت شہادت کا نوش کیا بعد اوسکے حر کا بیٹا کہ علی نام تہا اور حر کا غلام
مخالفون مین سے نکل کر حضرت امام برحق کے خدمت آئے اور آپ کیطرف ہوکر مخالفون سے
مثل پدر اور عم اور آقا کے مقابلہ کیا اور کمال مرتبہ کو داد دلیری دیکی دیکر شرف شہادت سے
مشرف ہوئے **فصل** عالم تاریخ دان اور فاضل خبرت توامان لکہا ہین کہ آخر کو سوای حضرت
امام برحق کے اور سوای امام زین العابدین کے اونیس تن مردون مین سے اس لشکر شہادت اثر
مین باقی رہے سولہ برادر اور فرزند اور دو یار سعادت آثار اور ایک غلام نیک انجام **قطعہ**
چو نوبت بہ آل پیمبر رسید جہان جامۂ صبر برہم درید زمین شد پر از فتنہ و ولولہ فلک گشت پر
شورش و غلغلہ **ابیات** جبکہ نوبت آل پیغمبر کے پونہچی مردمان چاک عالم نے کیا بس جامۂ صبر
اوس زمان غلغلہ اوٹہا جہان مین فتنہ ایک برپا ہوا پُر ہوا شور و فغان سے سب زمین و آسمان
زمین و آسمان زبان حال سے یہہ مقال پرملال ادا کرتے تہی **ابیات** چیست یارب کاتشی
در عرصۂ عالم زدند فتنۂ انگیختند و عالمی برہم زدند تا نشدہ روز قیامت اہل عالم را چہ شد نا دمیدہ
صور فرزندان آدم را چہ شد **ابیات** یارب یہ آگ کیسی جہان مین لگائی ہے عالم ہوا خراب
خدایا دہائی ہے بی نفخ صور حشر یہ کسطرح ہوگیا بگڑا جہان اگرچہ قیامت نہ آئی ہے **روایت** وا

ہی کہ جب حضرت امام مغموم شہید مظلوم نے دیکہا کہ جملہ یاران سے اور زمرہ ہواداران سے کوئی
باقی نہ رہا بہائیون اور فرزندونکیطرف سی غم والم زیادہ تر اوپر دل مبارک کے مستولی ہوا
اور اہل بیت نی جانا کہ آپکو ہمارے طرف سی اندیشہ و غم کمال ہے سب نے متفق ہوکر عرض کیے کہ ای
نور دیدۂ صدر مسند رسالت اور ای سرور سینہ شاہ عرصہ ولایت آپ کچہہ اندیشہ نفرمائیے
اور غم غصہ نہ کہائیے کہ ہم سب آپ کی بعد اپنی زندگی سے راضی اور خوش نہین ہین اور آرزو
رکہتی ہین کہ آج اپنی سرونکو تمہارے قدم مبارک پر نثار کرین تو کل کے دن حشر مین سرفراز
ہووین حضرت امام برحق رو دیئے اور سب کے حق مین دعائی خیر کیے اوّل سب سے حضرت عبد اللہ فرزند
حضرت مسلم کے اجازت لیکر اور امام برحق سے رخصت ہوکر میدان مین آئی کبہی ساتہہ شمشیر آبدار
کے مانند مریخ تیغ زن کے کام فرماتے تہی اور کبہی ساتہہ نیزہ آتش بار کے مانند شہاب ثاقب کے
حملہ کرتے تہی اور بیچ انتقام اور عوض پدر بزرگوار کے ابدان مبارزون کو زیر و زبر کرتی تہیے کہ قدامہ
ابن اسد فزاری مخالفون مین سے نکلکر مقابل ہوا اور وہ بڑا مشہور پہلوان تہا اور سلاح بدن
پر آراستہ کئی ہوئی اوپر مرکب تیز گام کے نمودار ہوا بعد ظاہر ہونے صنعت سپاہگری کے طرفین
سے حضرت عبد اللہ نی اوسپر حملہ کیا اور وہ بہاگ نکلا عبد اللہ نے گہوڑا اوسکی پیچہی دوڑایا
از بسکہ کئی دن سے گہوڑے نی پانی نہ پیا تہا رہ گیا حضرت عبد اللہ نے گہوڑا ابہی چہوڑا اور نیزہ
بہی ہات سی ڈالدیا اور شمشیر میان سے لی اور پیادہ پا دوڑے اور قدامہ نی پہر کر نیزہ آپ کے
سینہ پر مارا کہ آپ نی زخم کہا کر نیزہ اوسکا خالی دیا اور پہر اپنی گہوڑی پر سوار ہوئے قدامہ نی اپنا
گہوڑا پہیر کر چاہا کہ حملہ دوسرا کرے کہ عبد اللہ نے تلوار اوسکی گلہ پر دی کہ آدہا گلہ اوڑ گیا پہر عبد اللہ نے
اوسکی کمربند مین ہاتہہ ڈالکر خانہ زین سے اوٹہا کر زمین پر پہینکا کہ قدامہ تحت الثریٰ کو پہونچا اور آپ اوسکی
گہوڑے پر سوار ہوئے اور اپنا گہوڑا اپنی غلام کے حوالہ کیا اور اپنا نیزہ جا کر لیا سلام بن قدامہ نی

عمر سعد سے کہا کہ مینے بہت لڑایان اور پہلوان بہادر دیکھی ہین لیکن اِس ہاشمی جوان کے برابر کوئی
جوان شجاع اور جری نہین دیکھا **فرد** سا لہا سے نماید فلک چوگان قدر تا چنین شاہ سوار
سوی میدان آرد **فرد** چرخ چوگان قدا گر ہر سون تلک کوشش کری جب کہین میدان مین
لادی اسطرح کا شہسوار الغرض حضرت عبد اللہ راست او چپ لشکر عمر سعد کے تاخت کرتی تہی اور
بیسون مردو دون کو خاک ہلاک پر سرنگون ڈالتی تہے کہ ایک مرتبہ سوار اور پیادون نے آپکو
گہیر لیا اور ماری تشنگی کے طاقت آب زدن نرہی اور دو پانو آپ کی گہوڑیکی قلم ہو گئے کہ آپ
گہوڑیسی جدا ہوئے اور زخم گران بار او ٹہا کر جنت کو تشریف لیگئی بعد اونکی جعفر ابن عقیل
نے یعنے چچا عبد اللہ کے اپنی بہتیجے کے واسطے زار زار رو کر حضرت امام برحق سے اجازت لیکر میدان مین
آئی اور درخت حیات دشمنون کا ضرب تیغ بے دریغ سے او کہاڑا اور کشتون کی پشتے ڈالدیے جب اون سگان
مردم خوار نے دیکہا کہ ہم اس شیر کارزار سے درمانده اور عاجز آگئی تب سب نے ملکر اونکو
درمیان مین لیا اور زخم نیزه اور شمشیر کا چہار طرف سے دیا آخر کار جعفر نامدار نے دریای شہادت
مین غوطہ لگا کر گوہر شاہوار شرف کا کف امید مین لیا او غریق رحمت حق ہو کر ایوان روضہ رضوان
مین آرام لیا بعد اونکی عبد الرحمن ابن عقیل بہای جعفر کے نے مقابل مخالفون کے ہو کر اور بہی نہایت دلیری
فرما کر جام شہادت سی شربت سعادت کا نوش کیا بعد اونکی محمد ابن عبد اللہ جعفر طیار یعنے
حضرت مرتضے کی بہتیجے کے فرزند اور حضرت امام حسین کے بہانجی یعنے بی بی زینب کے
بیٹی اپنی ماموں اور اپنی ماں سے رخصت حاصل کر کر گلزار کارزار مین گلگشت کرتی ہوی تشریف
لائے اور ساحت حربگاہ کو خون دلاوردن سے رشک صد چمن کر دیا پہر مرغ روح
محمد نے طرف آشیانہ قدس کے پرواز کر کے باغ بہشت مین جا آرام کیا حضرت زینب
اپنی فرزند دلبند کے فراق مین زار زار روتی تہے اور اونکی تسلے اور تشفے خاطر حیدر کرار

کرتی تھی مصرع ع کہ باد ابر و رحمت کردگار بعد اونکی عون بن عبد اللہ یعنے محمد کے
بھائی نے جب اپنی بھائی کو دیکھا کہ خاک اور خون پر نیمے جان پڑا ہے بی اختیار طرف میدان کے
دوڑی اور اپنی بھائی کے قاتل کو ساتھہ ایک ضرب شمشیر کے داخل جہنم کا کیا اور بڑے
بہادری اور دلاوری کرکر بہشت مین رونق افزا ہوئے بعد اونکی عبد اللہ فرزند امام حسن کے
کہ نوجوان ماہ طلعت سرو قامت خوبصورت نیک سیرت تھے بیچ خدمت عمو بزرگوار ابن
شیر پروردگار کے حاضر ہوئی اجازت میدان کی چاہی آپ نی بعد تکرار بسیار کے
رد کرا در گلی لگا کر رخصت دئے روایت ہی کہ فرزند حسن نے میدان مین مطلق توقف
نہ کیا اور اپنی تئین دفعتہ قلبگاہ مین یعنے بیچ مین لشکر کے پونہچا یہان تک کہ قریب عمر سعد کے
پونہچی اور اوس مقام پر بائیس دلاوروں کو ساتھہ باد فنا کے برباد کیا اور عمر سعد بھاگ کر سوار اونمین
جا چھپا اور اپنی دلاوروں کو ساتھہ خلعت اور انعام کے امیدوار کیا کہ اس جوان ہاشمی کو کسیطرح
قتل کیا جائے اور عبد اللہ قلب مین سے میدان مین آئی کہ اسمین بختری ابن عمر شامی روبرو
عمر سعد کے آیا اور کہا ای عمر دعوی سپہ سالاری کا کرتا ہے تو اور اس نوجوان ہاشمی سے
بھاگتا ہے تو عمر نے شرمندہ ہو کر کہا کہ جا عزیز ہے اگر اسوقت اوسکے آگے سے نہ بھاگتا مین تو
یہہ ہرگز مجکو نہ چھوڑتا اور ای بختری اگر تو میری بات کو سچا جانا چاہی تو یہہ نوجوان سامنے ہے اور یہہ میدان
ہے اسکے مقابل آ اور اپنی بہادری دکہا بختری نے غصہ مین آکر ساتھہ پانچ سوار کے عبد اللہ پر حملہ
کیا اور حضرت امام حسین نے محمد بن انس اور اسد ابن ابی دخانہ کو کہ یہہ دو آپکی یارون مین سے باقی
رہگئے تھے اور فیروزان کو کہ غلام حضرت امام کا ہی حضرت عبد اللہ کی مدد کے واسطے بھیجا حضرت عبد اللہ
اور فیروزان سپاہ سے نکلکر بختری کی مقابل ہوئے اور بختری مین اور فیروزان مین نیزہ بازی
ہونے لگی اور عبد اللہ نے ساتھہ دونو پیادہ کے سوارون پر حملہ کیا فیروزان یہہ نقشہ دیکہکر اور بختری سے

کے آگیے سی نکلکر حضرت عبداللہ کیے پاس آگیا پہر چار سوارنیے پانچسو سوارون کو آگیے دہیر لیا
اور بہگاتیے ہوئیے قلب لشکر تک لیگئی پہر شیث بن ربعی ساتہہ پانچسو سوارون اور کیے بختری کیے
متفق ہوا الغرض قریب ہزار سوارنیے اون چار تن کو بیچ مین لی لیا حضرت عبداللہ نیے ساتہہ
اون دونو یار کیے شیث کیطرف رخ کیا اور فیروزان نیے بختری کی فوج پر تاخت کی اور اوسکے
لشکر کو زیر و زبر کیا عمر سعد سیے نقل ہیے کہ وہ مردود کہتا تہا کہ خدا کیے قسم فیروزان او سعد
اسعد رشک کرتا تہا کہ اگر ایک جام پانی کا پیتا تو ہماری لشکر مین سیے ایک اوسکی ہاتہہ سیے
نہ جیتا ایک سو بیس نیزہ سیے اور بیس آدمی شمشیر سیے اوسنی ہلاک اور قتل کیے تیے
اخر کو فیروزان کثرت حرب سیے اور شدت تشنگی سیے ناطاقت ہو گیا تہا کہ گہوڑیسی ایک مردود
کا نیزہ کہا کر او رسپر سر پر رکہکر مخالفون سیے لڑتا تہا کہ اسد بہی اوسکے پاس آپونہچا اور چاہا کہ فیروزان
کو اپنی گہوڑیے پر سوار کریے کہ انبوہ کثیر نیے دونو کو گہیر لیا اور ہر طرف سی طعن و ضرب نیزہ و شمشیر
کیے دی کہ اسد نیے راہ نیستان شہادت کی لی پہر حضرت عبداللہ نیے آکر قاتل اسد کو قتل کیا
اور فیروزان کو کہ چور چور زخمون سیے ہو رہا تہا اپنی گہوڑیے پر اگی اپنی بیہتا یا گہوڑا کہ کئیے
دن کا بہوکا پیاسا تہا دو آدمیے کی بوجہ سیے کہڑا ہو رہا حضرت عبداللہ پیادہ پا ہو لیئے
اور فیروزان کو اپنی لشکر مین لی چلی کہ راہ مین فیروزان نیے راہ بہشت کی لی عبداللہ نیے
بہت گریہ کیا لکہا ہیے کہ اوسوقت تک شاہزادہ عبداللہ کیے بدن پر ستترہ زخم آچکی تیے
اور آپ نی بہت نابکارون کو فی النار کیا تہا او ربختری کو زخمی کیا تہا کہ پہر آپ میدان مین
آئی او رمقابل اپنا چاہا کسو کو تاب و توان نہین تہیے ماری خوف اور دہشت کیے کہ مقابل
آوی اسمین عمر سعد نیے اپنی لشکر والون کو گالیان دین کہ یوسف ابن الاحجاز ردبر و سعد کیے
آیا کہ تو سپہ سالار ہی کیون نہین اس سے مقابلہ کرتا عمر سعد نے کہا کہ مجکو ابن زیاد کا حکم

لڑوانی کا ہیے لڑنی کا نہین ہی پس تم سب میرے فرمان بردار ہو ای ابن الاحجاز جا تو اور
اوس لڑکے سی جنگ کر نہین تو مین تیری شکایت ابن زیاد سے کرون کا ابن الاحجاز لاچار
میدان مین آیا اور عبد اللہ کے ہاتہہ سے جام مرگ کا پیا پہر اوسکا بیٹا اور اوسکا بہتیجا میدان مین آکر
آپ کی ضرب تیغ سے دوزخ کو روانہ ہوا پہر حضرت عبد اللہ نے مبارز کو چاہا کوئی نہ نکلا حضرت عبد اللہ
بہ تنگ ہو کر چپ و راست لشکر تاخت لائی اور بارہ نابکار کو چاشنیے موت کے چکہائی اور زخمی
سر مبارک پر پہر اتی ہوی اپنی لشکر مین بیچ خدمت حضرت امام حسین کے آئی اور کہا ای
چچا صاحب العطش العطش آپ نے فرمایا جان چچا کے تیری نانا او باپ اب بہشت مین تجہی پانی
پلاینگے حضرت عبد اللہ پہر اجازت لیکر میدان مین آئی اور زخم گران نیزہ و تلوار اور
ناوک اور خنجر کے کہای اور شربت شہادت کا نوش کیا حضرت امام برحق کو اور مخدرات
عصمت کو اپنی غم و درد مین بیہوش کیا **نظم** دردا کہ دل از حادثہ غمناک افتاد در دیدہ
ز سیل اشک خاشاک افتاد نو بادہ باغ عمر از شاخ امید بی انکہ رسیدہ بود بر خاک افتاد
نظم اہ اس درد سی ہر یار ہی غمناک پڑا اشک کے سیل سے ہی چشم مین خاشاک پڑا
پہل نیا باغ حسن کا چمن عالم مین شاخ امید سی جہڑ کر لب خاک پڑا روضۃ الاحباب مین محمد بن
انس کے شہادت نہین لکہی ظاہر یہہ ہے کہ وہ بہی حضرت عبد اللہ کے ساتہہ شہید ہوئے
بعد اونکی حضرت قاسم ابن الحسن اپنی برادر عزیز کے شہادت کو مشاہدہ کر کر اور آہ سرد دل
درد سے کہنچ کر اپنی عمو بزرگوار کے خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض کیے کہ ای شاہزادہ دو جہان
اگر حکم ہو وے تو اپنی بہائی کا عوض ان بیدینون سے لون مین آپ نی فرمایا ای جان عم تو حسن
کے یادگار ہی اور میرا انیس دل افکار ہی کیونکر تجکو اجازت دون بعضے لکہتی ہین کہ مادر قاسم
کے خیمہ سے باہر نکل آئین اور قاسم کا ہاتہہ پکڑ لیا **فرد** ای بدلم کوفتہ جا لطف کن از نظر مرو

مرہم سینہ جون توئی مرہم دیدہ ہم توشو **فرد** ای گل خوشنما نہ تو میری نظر سے دور ہو مرہم سینہ ہے تو تو چشم کا تو ہی نور ہو لکہا ہی کہ حضرت قاسم کیطرح بے اختیار روتے تہی اور حضرت امام حسین بہی
زار زار روتے تہی کہ ایک مرتبہ دونو آپس مین گلی لگ کر بیہوش ہوگئی پہر جو ہوش مین آیے
حضرت قاسم رخصت چاہتی تہیے اور آپ رخصت نہ دیتی تہیے یہان تک کہ قاسم نے ہاتہ دو
پانو آپ کی چومے اور بہت روی تاکہ رخصت حاصل کیے اور میدان مین آئی اور باوجود چہوٹی
عمر کے قتال عظیم کیے اور ہین تیس مبارزون کو خاک ہلاکت پر ڈالا حمید نقل کرتا ہے کہ مین عمر سعد
کے سپاہ مین تہا اور نظارہ جنگ قاسم ابن حسن کا کرتا تہا کہ عمر بن سعد ازدی مجہسی کہا کہ میرا ارادہ
لڑکے پر حملہ کرونگا مین اوسے کہا سبحان اللہ یہہ کیا اندیشہ باطل ہے قسم خدا کی کہ اگر قاسم مجہی
تلوار مارے تو اوسپر وار نکرون پس امر قاسم کا ساتہہ اس گروہ کے چہوڑ کہ جنہون نے اوسے پیچہین
گہیر رکہا ہے اور تو قصد نکر ابن سعد نے کہا واللہ مجکو اب تحمل نہین رہا یہہ کہکے متوجہ قاسم کے ہوا
اور ضرب شمشیر کے اوسکے سر پر دیے کہ قاسم مونہہ کے بل گر پڑا اور پکارا کہ یا چچا امام حسین حضرت
شبیر نے جب اپنی بہتیجی کو دیکہا کہ خاک وخون مین غلطان ہوا مانند شیر کے کہ اوپر شکار کے دوڑتے ہیں
لاتا ہی طرف ابن سعد کے دوڑے اور ضرب تلوار آبدار کے دی کہ ہاتہ ابن سعد کا کہنی سے جدا
ہو گیا اہل کوفہ ابن سعد کو اپنی سپاہ مین لیگئی جب غبار اور گرد ہٹی تو معلوم ہوا کہ حضرت امام حسین
قاسم کے سرہانے کہڑے روتی ہین اور اوسکے قتل کرنیوالی کو نفرین کرتی ہین پہر حضرت قاسم کو اوٹہا کر اہل بیت
کی لاشون مین لا دیا اور کہا ای اہل بیت میری صبر کرو اور خدا کا شکر کرو جاننا چاہیئے کہ روضۃ الاحباب
مین لکہا ہے کہ حضرت امام حسین نے اجازت میدان کے قاسم کو دی تہیے تو حضرت قاسم
خیمہ مین جاکر سر زانو پر رکہی ہوئے روتی تہیے کہ اونکو یاد آیا کہ میرے باپ حسن نے مجکو ایک تعویذ
دیا تہا اور یہہ فرمایا تہا کہ تو اوسکو اپنی بازو پر رکہیو جس دن کو تجکو غم وملال بی حد درپیش آوے

تو اوسکو کہول کر دیکہنا جو اوسمین لکہا ہو اوسپر عمل کرنا پس آج کہ وہ دن ہے لازم ہے کہ مین اوسکو
کہول کر دیکہون الغرض حضرت قاسم نے یہہ دلمین سوچ کر تعویز اپنی بازو سے کہولا اور کاغذ کو
ملاحظہ کیا اوسمین حضرت امام حسن نے اپنی دست مبارک سی لکہا تہا کہ اے قاسم وصیت کرتا ہون
مین تجکو کہ جب میرا بہائی حسینؑ دشت کربلا مین درمیان کوفیون اور شامیون کے گہر جاوی البتہ
سر اپنی کو اوسکے قدم پر نثار کیجو حضرت قاسم نے جب وہ وصیت نامہ پڑہا ایسی خوش و خورم
ہوئے کہ کبہی نہ ہوی تہے اور وہ کاغذ لاکر حضرت امام برحق کو دکہایا اور رن مین جانے کی رخصت
چاہی حضرت امام برحق نے خط اپنی بہای حسنؑ کا پہچانا اور قاسم کو گلی لگا کر روی کہ دونو بیہوش ہو گئے
بعد اوسکے لاچار حضرت قاسم کو میدان کی رخصت دی اور یہہ بات کہ عوام مین مشہور ہے کہ
حضرت امام حسین کو اوسوقت وصیت حضرت امام حسن کی یاد آئی پہر مقدمہ نکاح حضرت
قاسم کے اور اوسوقت حضرت قاسم کو خیمہ مین لیجا کر اپنی ایک بیٹی کے ساتہہ نکاح کر دیا کسو معتبر
کتاب مین نہین ہی مگر ایک تو نقل منتخب التواریخ مین مینی دیکہی کہ وہ کتاب قصبہ دہر سو کے سیدون
کے ہان ہی اور وہ کتاب اون سیدون مین بہت سندی مشہور ہے اور روضۃ الشہدا مین دیکہی ہے
لیکن عالمون کے نزدیک اور اہل تاریخ کے نزدیک اس روایت کا اور اس نقل سی مطلق اعتبار نہین
ہے اور جس تفصیل سے کہ روضۃ الشہدا مین یہہ احوال لکہا ہے محض غلط اور سراپا تکلف اور نامناسب
ہی اسواسطے کہ ایسی باتین اون جنابون کے شان مین نہین مین القصہ بعد شہادت حضرت قاسم کے
ابوبکر فرزند حضرت علی کی بہائی حضرت امام حسینؑ کے اجازت حضرت امام برحق سے لیکر میدان کارزار مین
آشکارا ہوئے اور عرصہ میدان کو بہت نامردون ستمگرون سے خالی کیا تا وقتیکہ نقد حیات کو بازار شہادت
مین فروخت کیا اور قصر جنت کیطرف سبکرو ہوئے بعد اون کے حضرت عمر فرزند حضرت علیؑ کے باجازت
امام برحق کے مخالفون سے جنگ کر کر اداد شجاعت کے دیکر روضہ رضا پروردگار مین تشریف

لیکن بعد اونکی حضرت عثمان فرزند حضرت علی علیہ السلام کے حضرت سبط نبی سے رخصت لیکر
دشمنون سے جا لڑی اور جرات بی نہایت فرما کر خلد برین کے صدر نشین ہوی بعد اونکی حضرت
عون فرزند حضرت علی کہ جوان خوبصورت زیبا سیرت صافی طنیت پاکیزہ طویت تہی بیچ خدمت
امام برحق کے حاضر ہوی اور اجازت چاہی آپ نی فرمایا کہ ای بہائی دشمن بسیار ہین اور پیادہ
اور سوار بی شمار ہین حضرت عون نے جوابدیا ابن رسول اللہ شیر کو لومڑیون کے ہجوم سے کیا
ڈر ہے اور شہباز کو جغد و بوم سے کیا خذر ہے **قطعہ** بکوشم درین حرب مردانہ وار
از لشکر بیشمار دل عدو دست و بازو بجا آورم جہان بر عدو تنگ بار آورم **قطعہ** لڑونگا
مین اعدا سے مردانہ وار عدو مین اگرچہ ہین بیشمار بتائید حق قوت دست ہی مخالف نہی لاؤنگا
مین دمار یہہ عرض کی اور مرکب تیز رفتار اوٹہایا اور قلب سپاہ دشمن پر حملہ کیا اور بیچ دریا سپاہ کے
ساتہہ بازو توانا کے غوطہ لگا لکہتی ہین کہ ہزار سوار و پیادہ نی اونکو گہیر لیا حضرت عون نے شعاع
برق تیغ آبدار سے بینائی اوس فوج نابکار کے اوڑادی اور صفون کے صفون کو درہم برہم کر
بیچ خدمت امام برحق کے حاضر ہوی آپ نی مونہہ اور آنکہین اونکی چومین اور کہا ای بہائی اپنی
زخمونکو خیمہ کے اندر جا کر باندہ اور ذرا آرام کر عرض کیے ای برادر بزرگوار تشنگی سے ہلاک ہوتا ہون
بہتر یہہ ہی کہ ساقی کوثر کے ہاتہہ سے آب زلال فردوس کا نوش کرون مین اور یہہ جب میسر ہو کہ جام
شراب شہادت کا یہان پیون مین القصہ حضرت عون کمیت گہوڑی پر سوار ہوئے اور وہ گہوڑا
تہا کہ حضرت شاہ مردان شیر یزدان نے اپنی حالت مین حضرت عون کو بخشا تہا اور زرہ داؤدی پہنے
اور تیغ یمانی حمایل کیے اور نیزہ رومی ہات مین لیا اور حضرت امام برحق سے اجازت لیکر میدان
کیطرف گیا شور و غلغلہ سپاہ مخالف مین پڑا اور ہر خورد و کلان دیکہکر کانپنی لگا **فرد** حیات است
کہ باز این سوار پیدا شد گدام سر و زبالای زین برون آید **قطعہ** کہتی ہیتی وہ ہر سوار آیا

نواقفِ روزگار آیا ہی سرو زمین زین پہ نکلا وہ رونق کارزار آیا الغرض قریب دو ہزار
سوار کے حضرت عون کے گرد ہو گئے اور یہ سوار نامدار خلف صاحب ذوالفقار جس طرف حملہ
کرتے تہی کشتون کے پشتے لگ جاتی تہے آخر کار ابن حیدر کرار ساتھ طعن نیزہ ابن خالد ابن علقم
کے مرکب سے زمین پر گری اور پکار کر کہا یا ابن رسول اللہ تیرے محبت کے لیئے معرکہ دنیا مین پیدا ہوا
تہا اور تیرے وفاداری مین میدان آخرت کو جاتا ہون مین بسم اللہ وباللہ وعلی ملۃ رسول اللہ **فرد**
گر سرم خاک گشت بر در تو   بار جانا سعادتِ سرِ تو **فرد** یہ سر ہو خاک در یار ہو تو بہتر ہے فدا قدم
جو سو بار ہو تو بہتر ہے   بعد شہادت عون ابن علی کے حضرت جعفر فرزند حضرت علی کی امام برحق سے
اجازت لیکر معرکہ قتال مین آکر اور داد مردانگی دیکر قریب اپنی بہائی کی بہشت راحت سرشت مین اوج
افزا ہوئی بعد اونکی حضرت عبداللہ فرزند حضرت علی کے ساتھ دیدہ گریان سے اور دل بریان سے آگئے
شاہزادہ دو جہان کے واسطے اجازت میدان کے حاضر ہوئی اور عرض کی **قطعہ** ای غمت تخم شادی
مانہا وصل تو اصل کامرانیہا میبردم کو بہائی غم بر دل می برم از درت گرانیہا **قطعہ** غم عشق ای
شادمانی ہی وصل دلدار کامرانی ہی کوہ غم دلپہ رکھہ کے ہم تو چلیے کوئی دم کے یہہ زندگانی
ہے ای بہائی طاقت میری بہائیون کے جدای سے طاق ہوئے اور جان میرے میدان محبت مین
پامال فراق ہوئے الغرض عبداللہ اجازت لیکر متوجہ مصاف گاہ کے ہوئی لکہتی ہین کہ ایک تنہا ادر
لشکر دشمنان مارے اور پہر آپ درجات عذاب مین سدہارے **فرد** نجات یافت ازین دامگاہ
رنج وعنا نزول کرد بدرجات جنت الماوا **فرد** رنج وعنا کے قید سے پائی نجات ہی جنت سے
سیر گل ہی نہین لو رہا ہے   بعد اونکی حضرت عباس علی فرزند حضرت علی مرتضی کی حالات برادرون نے
دیکہکر بہت روی اور مضمون اس بیت کا کہا **فرد** آیا برادران و عزیزان کجا شدند در دشت کربلا
ہمہ از ہم جدا شدند **فرد** بہائی عزیز دیار ہماری وہ کیا ہوئے آپس سے کربلا کے زمین مین جدا ہوئے

اور علم لیئے ہوئی حضرت امام برحق کیے خدمت مین حاضر ہوئی اور عرض کیے ای برادر بزرگوار
وای سید نامدار اور بہائی سب دالقرار کو کوچ کر گیئے اور احباب و اصحاب ساری گذر گیئے
بندہ کیے حال پر بہی عنایت کیجی اور اجازت میدان کیے دیجی حضرت امام برحق نے گریہ وزاری
کیے اودہ کہا ای بہائی عباس تمنی ابہی تیار ہے کی عرض کی ہان مین سوال اب دنیا سیے بہت تنگ ہون
اسلیئے امادہ جنگ ہون چاہتا ہون کہ داد اپنی بہائیون کیے ستمگار و بیوفا سیے لون اور لشکر ان
کوفہ و شام کو پہچان مین کرون آپ نی فرمایا اگر یہہ تیرے مراد ہی تو میدان مین جاتو اور پہلی حجت
دین کیے اونپر اوٹہا تو کہ نصیحت اور پند اونکو سنا اگر نہ مانین تو پہر تہیک اونکو بالغرض عباس ابن
علی سبط نبی سیے اجازت حاصل کر کر عرصہ حربگاہ مین نمودار ہوی اور وہ خلف حیدر کرار ایسا
نامدار اور شجاع عالی مقدار تہے جرات اور قوت حضرت شاہ مردان سیے میراث رکہتی تہے
رایات فتح اور نصرت کا ہمیشہ بلند کرتی تہے اوسوقت اوپر مرکب تیز پا آہن چار حد صدا برق
عملکیے سوار ہوکر ساتہہ تیغ مصری اور سپر تکیے اور خود رومی کی مقابل اعدای دین اور اشقیای
بدائین کیے ہوئی **فرد** برقی گرفتہ در کف وابری ہیہ پیش رو ماہی نہادہ بر سر و چرخ بزیر ران
فرد ابر کیے مانند ڈہال اور تیغ بجلی کیے نشان خود مثل ماہ و مثل چرخ مرکب زیر ران
عرصہ جنگ گاہ مین آکر عنان مرکب کی تہنبائی اور پہلی اوس قوم کو نصیحت کیے جب عصیان
اور نافرمانی مخالفون کیے دریافت فرمائی حضرت امام حسین کے خدمت مین اکر عرض کیے
روضۃ الاحباب مین لکہا ہیے کہ اوس اثنا مین صدا العطش کیے اور آواز زاری اہل بیت کیے
مدینہ کان عباس کیے پونہچی اور بیتاب اور بیطاقت ہوکر مشک کاندہی پہ ڈالی اور سقہ
گری اپنی بہائی حسین کیے ہان کمالی اور آپ فرات پر پونہچی اثنا راہ مین پانچسو سوار نے
حملہ کیا اور روا نیزہ و تیر و ناوک کا دیا آپ نی سپر سر پہ رکہکر نیزہ بازی سیے اسّی آدمیونکو

مارا اور جان سے بیجان کیا اور باقی کو پراگندہ کر کر اپنی گھوڑی کو دریا مین ڈالا کہ مخالفون
نے تیر اور نیزہ آہنگ خنگ کا ساز کیا حضرت عباس علی یہہ رجز پڑہتے ہوئی دریا سے
نکلی **ابیات** عباس علی ہست شیر غازی ازبیشہ خسرو حجازی آوردہ بر دلیران و
در دست آب ہم و بادپای تازی سر می بازم مگر کہ گیرم نزدیک خدای سرفرازی
ابیات عباس علی ہی شیر غازی فرزند شہ علی حجازی قبضہ مین رکھی ہی آب بہتے
نیچی زانون کی باد تازی سر کو دیتا ہی تا کہ پاوے نزدیک خدا کی سرفرازی لوگ اونکی
شمشیر اور نیزہ کی خوف سی ہٹ گئی کہ آپ نے پھر گھوڑ کو دریا مین ڈالا اور مشک کو پانی سے بھر لیا کہتی
ہین کہ آپ نی چاہا تہا کہ پانی پیون لیکن خیال آیا کہ حضرت امام برحق کی تشنگی یاد آئی اور تنہا پانی
پینا مروت نجانا الغرض گھوڑی پر سوار ہوا اور مشک داہنی ہات مین لیکر اپنی لشکر کی طرف چلی کہ سوار و
پیادہ بیشمار گرد ہوئی اور پی درپی زخم تیر اور نیزہ کی آپ کے بدن مبارک پر آنی لگی یہان تک
کہ داہنا ہات آپ کا شانہ سے جدا ہو گیا کہتی ہین کہ مشک اپنی بائین کاندہی پر لی پہر اوسکو بہی ظالمون
نے بدن سے جدا کیا پہر مشک اپنی دانتو مین پکڑ لیے کہ ایک تیر آکر مشک مین لگا اور سب پانی بہ گیا
آپ نی فرمایا کہ کہلی ہی حکمت الہی کہ پیاسون کے حلق مین قطرہ پانی کا نہین پہونچتا ہے **قطعہ**
باب شور جہان تر مکن لب ہمت کہ شربت تو مہیا ست از شراب طہور بدین ہمیشہ فنا دل
منہ بجای دگر برای عشرت تو برکشیدہ اند قصور **قطعہ** یہ آب تلخ جہان کا نہ اپنی لب پر رکہہ
کہ تیرے واسطے تیار ہی شراب طعم سرای تنگ فنا یان نہ دل لگا کہ وہان برای عیش مہیا ہوئی
مین حور و قصور بعد اس حال کے عباس گہوڑی سے گری اور خیاب فردوس مین جا کر
آب کوثر سے سیراب ہوئی حضرت امام برحق بہت روئی اور فرمایا کہ اب پیٹ میرے ٹوٹ گئے
بعد شہادت عباس علی کے حضرت امام حسینؑ اور حضرت امام زین العابدینؑ اور حضرت علی

باقی رہی مردون مین سے اور ایک طفل صغیر یعنی علی اصغرؑ کہ نام اون کا عبد اللہ ہی پر
حضرت امام حسینؑ نے سلاح اپنی بدن مبارک پر آراستہ کئی اور خود بذات شریف کی ارادہ
میدان کا کیا حضرت علی اکبرؑ نے جب دیکھا کہ پدر بزرگوار امام نامدار نے قصد میدان کا فرمایا تب
وہ فرزند رشید اپنی پدر سعید کے خدمت مین آئی اور عرض کئے کہ ای پدر بزرگوار یہہ بات خدا نہ
کری کہ مین نے آپکی ایک لمحہ دنیا مین رہون اب آپ مجکو ظالمون مین نہ چہوڑیئی اور اتنا توقف فرما
کہ مین اپنی جان کو اپ کی قدمون پر نثار کرون شہربانو بی بی حضرت امام حسینؑ کے اور بہنین اور
بیٹیان حضرت امام ہمام کے سب اوسدم حضرت علی اکبرؑ کے ہاتون اور پاؤن پر پڑتی تہین اور
رن مین جانیکو منع کرتی تہین اور حضرت امام برحق بہی روتی تہی اور اجازت نہ دیتی ہتی جب کہ
علی اکبرؑ نے نہایت زاری کیے اور قسمین عظیم دین تب حضرت امام برحق نے سلاح اپنی دست
مبارک سی علی اکبر کے بدن پر آراستہ کئی اور زرہ اپنی پہنائی اور پٹکہ حضرت علی مرتضیؑ کا
کمر کو باندہا اور خود فولاد کے اونکی سر پر رکہا اور گہوڑی پر سوار کیا ما اور بہنین علی اکبرؑ کے لگام اور
رکاب گہوڑی کی نہ چہوڑتی تہین اور بجائی آب کی خون آنکہون سے برساتی تہین آپ نے
فرمایا کہ ہات علی اکبر سے اوٹہاؤ کہ وہ ارادہ آخرت کی سفر کا رکہتا ہے **فرد** جانم بجانب سفر آہنگ
می کند صحرا و دشت بر دل ما تنگ میکند **فرد** سفر کا جو یہان تو جان من آہنگ کرتا ہی بیابان
کو بہی میرے دل پہ اسدم تنگ کرتا ہی پس علیؑ اکبر پدر اور مادر اور خواہر کو وداع کرکر میدان
مصاف گاہ مین آشکار ہوئی اکثر تاریخ کے کتابون مین لکہا ہی کہ حضرت علی اکبر اٹھارہ برس کے تہی
اور روی مبارک اونکا مانند آفتاب کی اور گیسو اونکی مثل مشک ناب کے اور از روی خلق اور خلق کے
حضرت رسول اللہ کے ساتہہ بہت مشابہت رکہتی تہی جسوقت کہ میدان مین تشریف لادیے
فضای حرب گاہ کے شعاع رخسار اونکی سے نورانی ہوگیے اور تمام سپاہ عمر سعد کے خوبی

اور جمال اوسکا دیکھہ کر حیران ہوئی اور عمر سعد سے پوچھنے لگی **قطعہ** این کیست سواری کہ بلا گرد

دل و دین است صد خانہ برانداختہ در خانۂ زین است ماہی است درخشندہ کہ بر پشت

سمند است سروی است خرامندہ کہ بر روئی زمین است **قطعہ** یہہ آفت جان کون ہے

یہان اہل زمین مین صد خانہ برانداز زمان خانۂ زین مین ہی جلوہ گر اس پشت فرس پر

مہ تابان ہی سرو خرامندہ کوئی شکر دین مین عمر سعد نی کہا یہہ فرزند ارجمند حسین کا ہی اور

شکل و شمایل مین حضرت محمد رسول اللہ سی مشابہت تمام رکہتا ہی الغرض علی اکبر نی میدان مین گہوڑیکو

جولان کیا اور یہہ رجز بکار کر پڑہا **فرد** انا علی ابن حسین ابن علی نحن بیت اللہ اولی بالنبی **فرد**

مین علی ابن حسین ابن علی کعبۃ اللہ اور ہم جان نبی **روایت** ہی کہ حضرت علی اکبر میدان مین

ہر چند مبارز او مقابل کو چاہتے تہی اور بکارتے تہی لیکن اونکی مقابل کوئی نہ آتا تہا کہ آپ نے

تنگ ہو کر چپ و راست لشکر مخالف کی تاخت اور دوڑ کیے اور مخالفون کو تہوڑے

دیر مین زیر و زبر اور درہم کر دیا اور میدان سے پہر کر پدر بزرگوار کے خدمت مین حاضر ہوئی اور کہا

یا اباہ العطش العطش **فرد** تشنگی نی مجہی ہلاک کیا غم فرقت نی دردناک کیا ای پدر بزرگوار

اگر ایک جام آب کا میسر ہو تو پہر مین دمار اس قوم بکار کی نکالتا ہون حضرت امام بر حق نے رو کر

حضرت علی اکبر کو اپنی رو برو بٹہایا اور دست منور سے خاک چہرہ منور کے پونچہی اور انگشتری اپنی

علی اکبر کے دہن مین دی کہ اوسکو اونہون نے چوسا اوسکی برکت سی تشنگی کچہہ کم ہوئی اور پہر میدان مین

آئی اور یہہ رجز پڑہتی تہی کہ مضمون اوسکا یہہ ہے **ابیات** ساقی کوثر آب میخواہد میر مجلس

شراب میخواہد بچہ شیر در طریق خطر راہ آب از کلاب میخواہد مومنان در بہشت مینگرند

سوئی دوزخ شتاب میخواہد **ابیات** ساقی کوثر آب چاہئی ہے میر مجلس شراب چاہئی

ہے بچہ شیران سکون سے آہ آپ کہا پیچ و تاب چاہئی ہے مومنو اہل بیت کا منکر راہ

دوزخ شتاب جاتی ہیے القصہ میمنہ اور میسرہ پر تاخت کی اور طارق بن شیث اور طلحہ بن طارق اور مصراع کو کہ نامی پہلوان اور دلاور تہے ساتہہ طرح طرح کے صفت سپاہگری اور نیزہ بازیی کی اور شمشیر اندازیی کی مارا اور راہ عدم کو راہی کیا جسوقت مصراع کے سر پر آئی ضرب شمشیر ابدار کیے دی تلوار نیے سر سیے تا زین اسپ کاٹا اور وہ مردود دو ٹکڑیے ہوکر ادہا ادہر اور ادہا ادہر گر پڑا خروش اور فریاد لشکر مخالف سی اوٹہی پہر علی اکبر کو دو ہزار سوار نابکار نیے گہیرا اور آپ نی نیزہ بازیی کی کرتب سیے بیشمار آدمیونکو مقتول اور مجروح کرکر سب کو آگی رکہہ لیا اور قلب لشکر تک لڑتیے ہوئی چلی گئیے اور وہاں پہر کر اپنی پدر بزرگوار کیے خدمت مین حاضر ہوئیے اور کہا یا اباہ العطش العطش حضرت امام حسین بہت روئیے اور فرمایا ای جان پدر غم مت کہا آب کوثر سیے سیر آب ہوگا حضرت علی اکبر اس بشارت سی خوشنود ہوکر میدان مین اسیطرح راہت وجب لشکر کیے تاخت لائی اور بدن مبارک پر بیشمار زخم کہائی آخر کو ساتہہ طعن نیزہ ابن نمیر کیے گہوڑی سیے زمین پر گر پڑیے کہ حضرت امام حسین گہوڑا دوڑا کر اور فوج مخالف کو بضرب نیزہ و شمشیر ہٹا کر میدان سے علی اکبر کو اوٹہا کر خیمہ مین لیے آئی اور روح پاک آپ کی بجنات قدس کو پونہچی حال حضرت امام پر جو گذرا گریہ و زاری کا اور حضرت شہربانو کی بیقراری کا اور حضرت زینب و ام کلثوم کے رونی کا اور سکینہ کے بلکنی کا خارج از رقم ہیے حیران اور عاجز قلم ہیے کسو شاعر نیے خوب بیتین کہی ہین **ابیات**

ای عزیز پدر کجا رفتی ور کنار پدر چرا رفتی بر نخوردی ز بوستان حیات سوی گلشن بقا رفتی اگر از کلبہ فنا رفتی بسرا پردہ بقا رفتی مصطفی جد تست میدانم تو بہ نزدیک مصطفی رفتی فرع زہرا و مرتضی بودی بسوی اہل خود فرا رفتی **ابیات** ای عزیز پدر یہان سیے گیا میری پہلو سی اوٹہہ جہان سیے گیا پہل نہ چکہا حیات سی تو نیے ای میری پہول گلستان سیے گیا آہ دار بقا میرا جا نہیں چہوڑ کر مجکو اس جہان سی گیا چاہی پونہچا نہ

کے خدمت مین جب کہ دنیا مین اپنی جان سے گیا پاس زہرا و مرتضے کی ہے تو کہ دنیا کی
درمیان سے گیا ماہ نورا چہ اتفاق افتاد کہ چنین زود در محاق افتاد **فرد** تا دامن آن نازک
گل از دست برون شد چون غنچہ دلم تہ بتہ آغشتہ بخون **فرد** کیا مہ نو کو اتفاق ہوا بی ترقی
کے محاق ہوا وہ دامن گل ہاتہہ سے میری جو بر دی یہہ غنچۂ دل تہ بتہ آغشتہ خون سے

فصل جاننا چاہیئے کہ جب حضرت امام حسین علیہ السلام نے دیکھا کہ کوئی یار مددگار غمخوار ہوا دار نہین رہا
اور مخدرات حجرات عصمت اور طہارت کی خروش و فغان کرتے ہین تب فرمایا کہ ای پردگان
حرم نبوت اور ای پرورش یافتگان پردہ عفت خاموش ہو تو دشمن شماتت نکرین اور صبر و شکیبائی
اختیار کرو تو ثواب بحساب پاؤ پھر آپنے اپنی بیٹی سکینہ کو کہ خورد سال تہین پیار کیا اور گلے لگایا اور زینب
اور کلثوم سے اونکی دلداری اور شفقت کی لیئے وصیت کی اور بہنون کو اور بی بی کو وصیت کی
کہ اس مصیبت مین زنہار زنہار سر نہ کہولنا اور طمانچہ موہنہ اور سینہ پر نہ مارنا اور کپڑے نہ پہاڑنا اور
اور بیان نکرنا اور چلا چلا کر نہ رونا کہ یہہ گناہ عظیم ہے اور کار جاہلون کا ہی آپ مین فقط رونی سے منع نکیا
کہ یہہ کام غریبون اور دردمندون کا ہی اس اثنا مین علی اصغر علیہ السلام کہ طفل شیر خوار تہی تشنگی سی اور
خشک ہونی شیر کے سے قریب ہلاک کی پونہچی حضرت امام حسین علیہ السلام نے یہہ حال اپنی نونہال کا دیکھکر
گھوڑی پر سوار ہوئی اور علی اصغر کو اپنی گود مین رکھا اور آگی مخالفون کی صف کی تشریف
لائی اور فرمایا کہ ای قوم موافق تمہارے گمان مین تقصیر وار ہون تو مین ہون اس طفل سے نے تو
کچھہ تقصیر نہین کیے ہی ایک گھونٹ پانی کا اسکو دو کہ یہہ بچہ بغیر پانی کے ہلاک ہوتا ہے ادن
سنگین دل جفا کارون نے کہا کہ ہم تمکو اور تمہاری بچون کو بغیر اجازت ابن زیاد کے ہرگز ہرگز
ایک قطرہ پانی کا ندین گے اور ایک ملعون نے اوس قوم بیحیا مین تیر حضرت امام برحق کی طرف مارا
کہ وہ علی اصغر کے حلقوم مین لگا کہ طائر روح اوس معصوم کا آشیانہ قدس کو پرواز کر گیا پس آپ نے

لاش علی اصغر کیے لاکر اوسکے والدہ کی حوالہ کیے اور کہا کہ یہہ لڑکا آب کوثر سیے سیراب ہوا ہے آپ نے زمین تہوڑیسی کہود کر پاس خیمہ کیے اوس معصوم کو دفن کیا حضرت شہر بانو اور بی بیان اہل بیت کے اوس طفل بیگناہ کی غم مین فغان و زاریے کرتی تہین اور حضرت امام برحق نیے اختیار روتی تہے

ابیات تا جدا گشتہ ازکنار پدر تیرہ شد بی تو روزگار پدر غمگسارے پدر تو بودی گشت بی تو

یاد تو غمگسار پدر تو برفتے زپیش و از پس تو در دل ماند یادگار پدر ای دل و دیدہ روان

پدر بتو خورسند بود جان پدر ای گل سرخ ناشگفتہ ہنوز زود رفتی ز بوستان پدر **ابیات**

گودی سیے اپنی باپ کی بیٹا جدا ہوا انکہو نمین اوسکے تیرہ یہہ دار الفنا ہوا آرام جان و لخت جگر

جبکہ اوٹہہ گیا بیتاب و بیقرار وہ سیماب سان ہوا خورسند جسی جان پدر تہی وہ مر گیا درد و غم و

الم مین پدر مبتلا ہوا وہ گل ابہی کہلا ابہی نہتہا باغ دہر مین باد خزان نیے جہاڑ دیا آہ کیا ہوا معصوم

کو بہی شوق شہادت ہوا وصال راہ خدا مین باپ سی پہلی فدا ہوا **روایت** ہے

کہ حضرت امام زین العابدین ع فرزند حضرت امام حسین ع کیے بی نہایت بیماری مین مبتلا تہی کہ طاقت نشست و برخاست کی نرکہتی تہے جب اونہونے دیکہا کہ پدر بزرگوار خلقت شیر پروردگار تنہا بی دیار و مددگار

رہگئے ہین اور آپ بذات خود قصد میدان کا کرتی ہین تب وہ بدشواریے تمام اوٹہہ کر اور نیزہ ہاتہہ مین لیکر میدان کارزار کیطرف چلی کہ نظر حضرت امام برحق کیے اپنی فرزند بیمار نور چشم زار پر پڑی کہ رن کو

جاتا ہیے اونا توانی سی پانو اوسکا لغزش کہاتا ہیے بی اختیار ہوکر دوڑے اور حضرت زین العابدین کو پکڑا اور منع کیا اور فرمایا کہ ای بیٹا نسل میری تجہسے دنیا مین رہیگی اور خلق تجکو پدر اہل بیت کہی گی یہہ فرماکر اونکو خیمہ مین لگئی اور بہت وصیت فرمائی اور نعمت عرفان کیے اور معرفت قران کیے

کہ سینہ بسینہ آپ کیے خزانہ باطن مین محفوظ و مضبوط تہے حضرت زین العابدین کو بخشے اور سونپ دیے اور حضرت شہر بانو سیے کہا کہ جامہ اپنی مرسیے ہتیارون کیے لاؤ **ابیات** انکہ آمد نوبت

من الوداع الوداع ای عترت من الوداع رود دلہائی شما خواہد شدن سوزناک از فرقت ہمین
الوداع دمبدم خونبید چون ابر بہار گریہ کرد از حسرت من الوداع **ابیات** ائی اب تو بتا
ہماری الوداع ل لی ای دختر پیاری الوداع عترت حیدر خدا حافظ کر اب بہرتی ہین ہم اے
پیاری الوداع ہم اودہر جاوینگی اور تم ادہر سے بس کروگی اہ و زاری الوداع ہوگی آنکہون سے
تمہاری رات دن بارش ابر بہاری الوداع دل ہی جویائی وصال یار اب ہجر نی حد جان
ماری الوداع بعد آنی جامدانی کی حضرت امام برحق نی قبائی جامہ مصری تن مبارک مین
چپ و راست کی اور عمامہ شریف رسول خدا کا سر مبارک پر رکہا او سپر حضرت امیر حمزہ سید الشہدا
کی پیٹ پر ڈالی اور ذوالفقار حیدر کرار کی حمایل کیے اور نیزہ ہات مین لیا اور گہوڑی پر کہ ذوالجناح
اوسکا نام تہا سوار ہوئی اور قصد میدان کا کیا کہ پردہ نشینان حجلہ عصمت اور طہارت کی رونی لگین
اور رو رو کر جان اپنی کہونی لگین کہ شاہزادہ دو جہان کی واسطے جنگ اعدا کی تو جاتا ہی اور ہمکو تنہا
چہوڑتا ہی آپ نی فرمایا کہ بینی تمکو خدا کی سپرد کیا کہ وہ وکیل اور کفیل ہی میرا اور تمہارا ہے وکفی باللہ وکیلا
یہہ کہکر میدان مین دشمنون کی صف کی روبرو استادہ ہوئی اور نیزہ زمین مین گاڑ دیا اور زبان عربی
مین رجز اس مضمون کا پڑہا **ابیات** جدّ من خیر الوری افضل من انبیاست آفتاب اوج عزت شمع جمع
اصفیاست منقبتہا رید اگر بر شمارم دور نیست دُر دُرج لافتی و بدر برج ہل اتی ست مادرم
خیر النسا فرزند خاص مصطفی است بر کمال او کلام بضعۃ منی گواہ ست و ز برادر گر بہ پرسی ہست شاہ
دین حسن آنکہ سبط مصطفی و نور چشم مرتضی ہست عمم جعفر طیار کاندر باغ خلد دائما پرواز ہا
آشیان کبریاست حمزہ سر خیل شہیدان باشدم عم پدر این چنین اصل و نسب در جملہ عالم کراست
ای ستمگاران سنگین دل کہ اخلاق شما بیوفائی و نفاق و حیلہ و جور و جفاست جملہ فرزندان خویشان و
عزیزان مرا قتل کردید این چہ آئین ست این طغیان چہ ست این زمان بہر ہلاک من کمرہا بستہ اید

کشتن من در کدامی مذہب وملت رواست تشنہ لب رفتند یاران وزین پی میروم در قیامت حضرت
حق حاکم ما وشماست **ابیات** نانا میرا بلاشک سردار انبیا ہی خورشید اوج عزت کونین کی
ضیا ہے در درج لافتی کا میرا پدر علی ہے مہ برج ہل اتی کا ہی شاہ مرتضی ہے خیر النسا ہی مادر
شاہ حسن برادر وہ پارہ پیمبر ہے جان مصطفی ہے میرا چچا ہی جعفر طیار نام اوسکا پرواز اوسکی
دایم تا عرش کبریا ہے بیشک مجاہد رکا میری امیر حمزہ ہی سرور شہیدان سردار اتقیا ہے
مجھا حسب نسب مین برروے اس جہان کیے ای اشقیا بتاو ہان کون دوسرا ہی ای قوم ظلم
ہیشہ تم مین رہا ہمیشہ حمق ونفاق وحیلہ جور وستم جفا ہے تمنی کیئے جواب قتل فرزند و
خویش میرے پہر فکر مین ہو میرے کس دین مین روا ہے ساری گئے بیا ہے اور مین ہے
تشنہ لب ہون جاونگا مجمین تم مین حاکم وہان خدا ہے پہر آپ نی فرمایا کہ ای قوم اگر تم خدا جلشانہ
پر اور رسول خدا پر ایمان لائی ہو تو مجھہ پر ستم اور ظلم کرنا روا مت رکھو اور پانی مجھسے بند
نہ کرو کہ فردا عرصات قیامت مین میرا نانا اور باپ تمکو حوض کوثر سے پانی نہ دین گے پس تم مجکو
کسی طرف جانی دو یا میری اہل وعیال کو پانی دو کہ مین قیامت کو تمسے کچہہ خصومت اور جھگڑا
نہ کرونکا اور جو تم اس حرکت سی باز نہین آتی تو خیر رضینا بقضاء اللہ شام کی اور کوفہ کے
لوک یہہ سنکر خدا کے غضب سے ڈرنی لگی اور حضرت امام حسین کی بیکسی پر رونی لگی بحتری ابن
ربیعہ اور شیث بن ربیعہ اور شمر ذالجوشن کہ سگ سیرت اور پلید طینت تہی اندیشہ مین آئی
کہ ایسا نہو کہ لوک خوف الہی سے حسین کو چھوڑ دین اور کام ہاتہہ سے نکل جاوی پس نزدیک روبرو حضرت
امام حسین کے یہہ تینون ملعون آئی اور کہا یا ابن ابی تراب قصہ کوتہ کر اور تکبر سے نکال ڈال اور عبید اللہ
ابن زیاد کے پاس حاضر ہو اور یزید کی بیعت قبول کر تو اس مہلکہ سے خلاصی پاوی اور
جو تو یہہ نہ مانیگا تو ہم پانی مطلق نہ دینگی اور تو تشنگی سے ہلاک ہو ویگا حضرت امام برق نی سنکر

اور بی حیائی اونکی سے تعجب کیا فایدہ جاننا چاہیے کہ ارباب سیر کے لکہتی ہین او جو لکہتا ہون کا
حق ہے کہ اسمین کچھہ شبہ اور شک نہین ہے کہ حضرت امام حسینؑ فارس شعلہ بار آتش حرب کے
تہی کہ مبارز اور بہادر میدان کے جرأت اور گرمی جنگ بی درنگ اونکی سے گریزان تہی اور پہلوان
عظیم الشان معرکہ قوت اور شجاعت اونکی سے ترسان تہی اور حضرت امام مرحق انجام کام اور
مآل حال اپنی سے عالم اور واقف تہی اور حضرت محمد مصطفیٰ اور حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ اس معرکہ سے خبر
پہلی بار ہا دی ہین پس اوس قوم بد انجام کو بار ہا فہمایش کرنا اور اپنی تشنگی اور بیکسی کا حال زبان
مبارک پر لانا محض واسطے قایم کرنے حجت اور دلیل کے تہا اوس قوم پر کہ حق تعالیٰ کے روبرو
کوئی بات اپنی ذمہ عاید نہو وے اور شاید کہ خدا تعالیٰ کسو کسو کو اس قوم من سے توفیق اور ہدایت
دیوے الغرض اوس حال مین بہی پرورش امت کی منظور تہی اور ترای امت کے آپ کے
دلسی سو سو کوس دور تہی کیسا خوب شعر ہے **فرد** وہ جو حوصلہ ہی حسینؑ کا نہ تو دیدہ ہی شنیدہ ہے
چلی اوسکی حلق پہ جب چہری کہا عاشقون کی یہہ عید ہے الغصہ عمر سعد نی بانگ اپنی لشکر پر ماری
ہان حسینؑ کو بات نہ کرنی دو اور جلد اسکا کام تمام کر و سارے فوج عمر سعد کے خوف سی حضرت امام
برحق کے قتل پر مستعد ہو گئے اول سب سے تمیم بن قحطبہ کہ شام کا سردار اور مبارز نامدار تہا آپ کے
مقابل آیا اور آپ نی پہلی حملہ مین تیغ بیدریغ سے گردن اوسکے بدن سے جدا کر دی کہ وہ کئی قدم
جا کر پڑی فوج ساری یہہ تیز دستی دیکہکر ہراسان ہوے اور کوئی مقابل نہ آیا آخر کو یزید ابطحی
آپکی مقابلہ مین نمودار ہوا اور وہ مبارز شام و عراق مین مشہور اور معروف تہا اور جلادت اور شجاعت
اوسکی مصر اور روم تک اوسکے دہوم تہی پس اوسنے آتی ہی حضرت پر حملہ کیا اور آپ نی اوسکے
تلوار خالی دیکر ایک ہات تلوار آبدار کا کمر پر دیا کہ بدن اوسکا لکڑی کی مانند دو نیم ہو گیا بعد از ان بسبب
غلبہ عطش کے آپ نی دریای فرات کا قصد کیا کہ فوج مخالف آپ مین اور فرات مین حایل ہوے

اور آپ نی مرکب اوٹھایا اور تیغ بیدریغ سے سر مخالفون کا مانند برگ خزان کیے جھاڑا یہانتک کہ تمام
فوجکو پراگندہ کر دیا اور رستہ آب فرات کا کشادہ کیا اور دریاے فرات پر پونہچکر گھوڑے اپنی پانی میں
ڈالی اور چلو مین پانی پینیکو اوٹھا کر اوس لب تک لاکر گرا دیا اور نہ پیا ایسا ہی بعضے کتابون مین لکھا ہے
شاید کہ نہ پینی کی وجہ یہہ ہوگی کہ آپ کو تشنگی اہلبیت اور اہل و عیال کی اوسوقت یاد آئی ہوگی اور تنہا پانی پینے
بینا مروت سی بعید سمجھا ہوگا القصہ آب فرات سی نکل کر آپ اپنی خیمہ کیطرف تشریف لائی لکھتے
ہین کہ فرات سے خیمہ تک چار سو آدمی آپ نی مارے پھر آپ اپنی خیمہ مین اوترے اور حضرت زین العابدین
کو گلی لگایا اور پیشانی پر اونکی بوسہ دیا اور سب اہل بیت کو وصیت اور نصیحت اور تشفی اور تسلی
فرمائی **روایت** ہی کہ شہر بانو نے عرض کیے کہ یا ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مین
اس ملک مین غریب ہون سوا تیری کوئی میرا نہین اور تیری بہنین اور بیٹیان اولاد پیغمبر کے ہین جانین گے
حلال زادی حرام زادی کو اون سب قدرت نہوگا اور سب طریقہ حرمت کا انکی ساتھہ نگاہ رکھین گے
مگر مین کہ بیٹی یزدجرد بادشاہ کی ہون مبادا کہ دشمن قصد میرا کرین اور حرمت حرم محترم تیری نہ رکھین
آپ نی فرمایا ای شہربانو تو خاطر جمع رکھہ اور غم نہ کھا کہ کسیکو تجھپر قدرت نہ ہوگی اور کوئی تیرا
قصد نہ کریگا اور تو ہمیشہ عزت اور حرمت کی ساتھہ رہیگی انشاء اللہ تعالی القصہ حضرت امام حسین
نے ایک ایک کو اپنی اولاد سے اور اہل بیت سی وداع کیا اور یہہ وداع آخری ہے کہ پھر
سے پھر کر خیمہ کو تشریف نہین لائی اور اوس وداع کیے بعد فردوس برین کو رونق افزا ہوئے **روایت**
ہی کہ حضرت امام برحق خیمہ سے میدان کارزار مین آئی اور مبارز چاہا عمر سعد نی کہا کہ ای لوگو
حسین نہایت تشنہ لب ہی اور قریب ہلاک کی ہے تمکو لازم ہی کہ اب سب ملکر یکبارگی حملہ کرو اور
کام اوسکا تمام کرو کہ ایک مرتبہ ساری لشکر نی حرکت کی اور پسر شیر کردگار کو اون روباہ طبیعتون
نی بیچ مین گھیر لیا اور وہ سرور شہید اخلف مرتضی مانند شیر غران کے ساتھہ تیغ بران کے درمیان

اہل طغیان کے کرتب سپاہگری اور بہادری کے اسطرح سے کرتا تہا کہ ہر جن وانس دیکہکر اصل [illegible]
تہا اور ارکان زمین کو ساتہہ صدا انا ابن رسول اللہ کی تزلزل مین ڈالتا تہا اور شعاع شمشیر
برق نما سے مانند صاعقہ کے چشمہ دشمنان کو خیرہ وتیرہ کر دیا تہا القصہ دشمنون نے ہر طرف سے
حضرت امام برحق پر حملہ کیا اور تیر باران کیا کہ تن نازنین سراپا زخمی ہوگیا مگر اس حال مین بہی
جنگ سی بہ تنگ ہوتی تہی اور کشتیے حیات اعدا کے غرقاب فنا مین ڈوبتی تہی کہ اس اثنا مین ان
ملعونون نے آپ کی خیمہ گاہ کا قصد کیا اور ادہر کو چلے کہ تا خیمہ وخرگاہ کو لوٹین کہ آپ نے آواز کی کہ اے
گروہ اگرچہ دین اپنا تمنی برباد کیا لیکن عرب کی غیرت کو تو کام فرماؤ اور مستورات کی طرف نہ جاؤ کہ وہ اہل بیت
پیغمبر خدا کے ہین اور عیال علی مرتضے ہین اور غرض تمہاری قتل کرنا میرا ہے مین یہان موجود ہون مجہسے
جہانتک کہ ہوسکے لڑو آرزو میرے یہہ ہی کہ اپنی جاہلون کو منع کرو کہ میری اہل وعیال اور عورات کیطرف
قصد نکرین شمر ملعون نے کہا کہ ای فرزند فاطمہ کے یہہ بات تیری ہمکو قبول ہی اور شمر نے لوگون کو منع کیا
کہ مستورات کیطرف کوئی نجاوی **مخزن نوان** بیچ ذکر شہادت حضرت امام حسین کے اور احوال
اہل بیت کی بعد شہادت کی ای محبان علی اور ای مخلصان آل نبی دریافت کرو اور آگاہ ہو کہ قصہ
شہید کربلا قتیل تیغ جفا چشم وچراغ ثقلین حضرت امام حسین کا اس قدر جانسوز ہی اور اوس مرتبہ کو الم اندوز
ہی کہ ساتہہ اعانت ناطقہ کی محل تقریر مین نہین آسکتا اور بواسطہ خامہ دو زبان کے سمجہا تحریر
کے نہین سماسکتا **ابیات** ہمین ترسم کہ اندر وقت تقریر زبان از آتش بیجہ بسوزد وگر تحریر
خواہم آنزمان ہم قلم بشگافد وکاغذ بسوزد **ابیات** بیان سے خوف یہہ آتا ہی مجکو ای یارو
کہ یہہ بیان ہی آتش کہین زبان نہ جلی نوشت مین بہی یہہ خطرہ رہی ہے دلمین کہ نہ ٹوٹ جاوے
قلم کاغذ ای یاران نہ جلی نہ زبان کو طاقت بیان اس روایت کی ہے اور نہ کان کو قوت سننے اس
حکایت کی ہے **فرد** فریاد کہ یارای سخن نیست زبان را بربست غم وغصہ رہ نطق وبیان را **فرد**

طاقت نہین کلام کیے اس جا زبان کو غم غصہ راہ دیتی نہین کہ بیان کو دیگر ز دست گریہ کتابت
نمی توانم کرد کہ می نویسم و مشغول می شود فی الحال ز آہ و نالہ حکایت نمی توانم کرد کہ صد گرہ
بزبان می فتد بوقت مقال **فرد** یہہ حال ہاتہہ سی رونی کا کیونکر ہو تحریر ا دہر لکھون ہون ادہر
چشم دہوتی ہے فی الحال بیان کیا کردن قصہ کہ آہ و نالہ سے گرہ زبان پہ پڑتی ہی سو
بوقت مقال ہان بقدر طاقت دل نیم جان کے اور موافق قوت جان ناتوان کے برائی مظلومی مہمان آل
پیغمبر آخر زمان کے سلک تحریر مین لاتا ہون اور ہوا داران اہل بیت کو حال مختصر سناتا ہون
راویان اخبار دل خراش اور ناقلان آثار جان تراش روایت کرتی ہین کہ ریحان
روضہ ہدایت یاسمن گلشن ولایت گلدستہ باغ لافتی لالہ شائستہ چمن ہل اتی یادگار خاندان
نبوت گل گلزار دودمان فتوت شہباز بلند پرواز اوج جلالت عنقا جانفزار قاف قناعت دقبت
شہسوار مضمار شجاعت ہنر بر فی زار جرات و شہامت شاہ و شاہزادہ کونین شہید اکرم حضرت
امام حسین؏ **علیہ من التسلیمات افضلہا و التحیات اکملہا** جس گہڑی زخمون سے چور ہوگئے
اور نشہ شراب عشق مین مخمور ہوئی پس آپ نی ایک مقام مین توقف فرمایا اور ظالمون اور نامردون
نے آپکا قصد کیا لیکن قبایل عرب کے آپ کے قتل کرنے سے جی چہپاتی تھے اور اس کام کو ایک دوسرے
کے حوالہ کرتا تہا اور وہ اوسکو اشارہ کرتا تہا کہ آپ نی ایک جام پانی کا طلب کیا کسی نے آپ کو لا دیا اور وہ
جام آپ نی لبون سے لگایا اور چاہا کہ پانی نوش فرماوین بیشتر اس سے کہ ایک قطرہ بیچ حلق مبارک کے
جاوی کہ حصین ابن نمیر نے آپ کی دہن مبارک پر تیر مارا کہ ایک بوند پانی کی نصیب نہوئی پھر
اب وہانسی فرات کیطرف روانہ ہوئی اور مخالفون کے تیرون کے نشانہ ہوی اور آپ پی در پی حملہ
فرماتی تہی کہ مخالف جان دیکر دوزخ کو جاتی تہی صواعق محرقہ مین لکہا ہی کہ جسوقت حسین ابن علی نے
حملہ کیا شمشیر برہنہ ہاتہہ مین لیے اور یہہ رجز پڑہتے تہی **ابیات عربی** انا ابن علی الخیر من ال

ہاشمی کفانی بہذا معشر احین افخر وجدی رسول اکرم من شیئے ونحن سراج اللہ فی الناس نزہر وفاطم

سلالتہ احمد وعمی یدعی ذوالجناحین جعفر وفینا کتاب اللہ انزل صادقا وفینا الہدی والوحی [illegible]

علی ہی افضل اولاد ہاشم تیسرا اوسکا ہون مین جانی عالم کفایت فخر یہہ کرتا ہی مجکو کہ جد میرا ہی افضل

سب سے یارو چراغ حق ہین خلق اللہ مین ہم ہمارا جعفر طیار ہی عم میری فاطمہ ہی جان احمد

سراپا اوسمین ظاہر شان احمد سنو قران ہوا ہی ہم مین نازل ہدایت وحی سب ہی ہم ہین حاصل

وہ جو قوم حائل ہوتی درمیان اونکی اور درمیان پانی کے یعنی اگر بہ تقدیری کہ حضرت امام پر حق کو

ملتا اور غلبہ تشنگی نہ ہوتا ہرگز ہرگز قادر نہ ہوتی مخالف اوپر قتل اونکی کے اسواسطے کہ حضرت امام

بڑی شجاع اور بہادر تہے کہ ٹلنی والی اور حملہ سے ہٹنی والی نہ تہی اور جسوقت کہ آپکی ہمراہیون مین ایک ایک

میدانمین لڑتا گیا اور جنت کو راہی ہوتا گیا اور پہر آپ تنہا رہ گئی تو آپ نی ایسی حملے کیئے کہ مخالفون کے شجاع

اور بہادر دونین سے بیشمار مارگئی یہان تک کہ حملہ کیا آپ پر جماعت کثیر نے اور قصد کیا حرم رسول

کا تب آپ نی آواز کی پکار کر کہ منع کرو جاہلون نادانون اپنون کو مستورات اور بچون میرے کی طرف جانے

سے پہر آپ بار بار حملے کرتی رہی اور لڑتی رہی اور زخم پر زخم بدن مبارک پر کہاتی رہی یہانتک کہ

جدی ہوئی اور زمین پر گری یہان تک مضمون صواعق کے عبارت کا ہی القصہ جب آپ

جدا ہوئی اور زمین پر گری ایک دزد نی تیر آپکی پیشانی نورانی پر مارا کہ چہرہ آپ کا خون

تمام سرخ ہو گیا آپ نی فرمایا کہ مین بائین صورت اپنی جد بزرگوار سے ملاقات کرونگا اور سب ستم

حکایات کہونگا لکہا ہی کہ بیاسی سینے چار سیی اور دو زخم نیزہ اور تیر اور تیغ کے بدن مبارک کو

لگے تہے کہ اوسوقت آپ رو بقبلہ ہو بیٹہی اور اپنی معشوق حقیقی کی مناجات مین مشغول ہوئی کہ ایک ایک

سر مبارک سنگ جدا کرنی کے واسطے رو برو آتی تہی لیکن شرم کہا کر چلی جاتی تہی اور آپ مین کہتی

ایسا نہ ہو کہ فردا قیامت کو خون حسین کا ہماری گردنون پہ ہووی **فرد** سہل کاری نیست

آل احمد رحیتین خاک غم بر فرق فرزند محمد رحیتین **فرد** خون کرنا آل احمد کا نہین ہی سہل کام
خاک غم جو انپہ ڈالی اوسکا ہی دوزخ مقام شمر علیہ اللعنۃ نی یہہ دیکھکر نعرہ مارا کہ ای لوگو اب توقف
اور تاخیر کیا ہی کیون نہین سر کاٹتی ہو تم اسمین زراعہ ابن شریک نی آپ کی دست مبارک پر زخم
شمشیر کا دیا اور سنان انس نخعی نی نیزہ پشت مبارک پر مارا کہ پار نکل گیا اور بدن شریف ایکبار زمین پر
گر گیا کہ خولی ابن یزید اصبحی اپنی گھوڑی پر سی اوترا چاہا کہ آپ کا سر مبارک کاٹی کہ آپ نی تیز نظر سی
اوسکی طرف دیکھا پہر وہ ملعون لرزنی لگا اور یہہ فعل قبیح اوس سی نہ ہو سکا لیکن اوسکی بہای گئی
کہ نام اوسکا شبلی ابن یزید ہی اور وہ کوڑہی ہی سفید کوڑ کا کہ جسی ابرص کہتی ہین سر کو تن مبارک
سی جدا کیا اور ایک روایت یہہ ہی کہ شمر نی کہ وہ بہی ابرص تہا آپکو ذبح کیا اور سر مبارک جدا کیا
اور آپ کی بدن مبارک پر گہوڑون کو دوڑایا اور روح پرفتوح آپ کی اعلی علیین مین تشریف لیگئی
قریب دوپہر کی جمعہ کی دن دسوین تاریخ محرم کی کہ سنہ ہجری اکسٹہہ تہی اور عمر شریف آپکی اوسدم یعنی اٹھاون
یا پچاس برس کی اور کئی مہینہ کی تہی انا للہ **وانا الیہ راجعون** لکہا ہی کہ اوسوقت زمین لرزتی
تہی اور شور و فغان زمین مین ہو رہا تہا اور جن اور انسان اور جنگل کی سب حیوان نالہ و زاری کرتی
اور آفتاب سیاہ ہو گیا تہا اور کارخانہ عالم کا تباہ ہو گیا تہا اور اہل بیت کی زاری اور بیتابی اونکی اندازہ
خارج از تقریر ہی **ابیات** اندرین غم نی ہمین ارض و سما گریستند کاہل عالم از ثریا تا ثری
گریستند آفتاب و ماہ و عرش و کرسی و لوح و قلم درغم شاہ شہید کربلا گریستند در ہوای
آن لب محروم از آب فرات ماہی اندر آب و مرغ اندر ہوا گریستند در قصور جنت الفردوس
حوران سر بسر از برای خاطر خیر النسا گریستند اولیا گشتہ بہر مرتضی زاری کنان انبیا
بر اتفاق مصطفی گریستند **ابیات** آہ اوسدن ہی نہ فقط ارض و سما روتی تہی لی ثریا سی
سبہی تا بہ ثری روتی تہی عرش و کرسی مہ و خورشید و فلک لوح و قلم بہر فرزند نبی خیر امم

دار سانے تہی حور عین گریہ کنان فاطمہ کے ہمرہ تہین انبیا ساتہہ محمد کے جدا روتی تہے اولیا سب
غم شبیر مین حیران ہوکر ہمرہ شاہ جہان شیر خدا روتی تہے روح و جن و ملک و آدم و
انعام تمام ماہی آب سی تا مرغ ہوا روتی تہے القصہ بعد شہادت شاہزادہ کونین کے شمر
مردود اور کئی مطرود خیمہ گاہ کے طرف گئی اور متاع اور اسباب جو کہ تہا لوٹ لیا لیکن بسبب حفاظت
اور حمایت الٰہی کے مستورات کیطرف نہین گئے شمر نے چاہا تہا کہ حضرت امام زین العابدین
کو قتل کرے اور تلوار کہینچکر قصد کیا ہی تہا کہ حمید ابن مسلم نے ہات اوس ملعون کا پکڑ لیا اور اس
حرکت سی منع کیا کہ یہہ لڑکا خود بیمار ہے اور بیحد ناتوان و زار ہے

فصل

جاننا چاہیے کہ
جس وقت شہید ہوئی حضرت امام برحق کربلا مین کہ عراق کے زمین مین ہے متقبل کوفہ کے
ہے اور اوسی طرف بہی کہتی ہین عالم مین گویا قیامت برپا ہوئی اور عجایب اور غرایب نشانیان
ظاہر ہوئین صواعق محرقہ مین لکہا ہی اون نشانیون مین سے کہ روز شہادت حسین ابن علی کے
ہویدا اور آشکارا ہوئی تہین ایک یہہ ہی کہ دنیا مین تاریکی اور اندہیرا چہا گیا تہا اور آفتاب سیاہ
ہوگیا تہا کہ دن کو ستاری دکہلائی دیتی تہی اور تمام جہان مین جس جگہہ سے پتہر اوٹہاتی تہی نیچے سے
خون سرخ تازہ نمودار ہوتا تہا اور آسمان سرخ ہوگیا تہا بسبب قتل امام مظلوم کے اور ایسی حالت
در پیش آئی تہی کہ لوگون کو گمان یہہ تہا کہ مقرر قیامت برپا ہوئی عثمان ابن شیبہ سی روایت ہے
کہ اوس دن سے لیکر سات دن تک بعد اونکے آسمان کے رنگ کی یہہ حقیقت رہی کہ اوسکے رنگ سے
دیوارین مکانون کے ایسی سرخ دکہائی دیتی تہین کہ گویا لحاف ہین کشبہ مین رنگی ہوئے اور ستارہ
بیشمار ٹوٹتی تہے اور آپسمین ایک پر ایک پڑتا تہا ابن جوزی سے روایت ہے کہ تین دن تک دنیا
اندہیری ہی یعنی ظلمت اور سیاہی چہائی بعد تین دن کے ظاہر ہوئی سرخی آسمان پر اور برابر
اور کپڑے کسو کسو کے اوس لہو سے سرخ ہو گئے تہی سرخی اونکی دہوتی دہوتے اوڑہتی پہٹ گئے

گئی قتل کیے دوسرے دن صبح کو لوگوں نے پانی برتن لہو سے بہرے پائی اور ایک روایت یہہ ہی کہ مانند لہو کے
آسمان سے برسا اوپر پتہرون کے اور دیوارون کے خراسان مین اور شام اور کوفہ مین اور
روایت کرتا ہی ثعلبی کہ آسمان اوس حادثہ سی رویا ہے اور رونا اوسکا سرخ ہونا اوسکا ہے
اور کنارے آسمان کے سب طرف سے چہہ مہینہ تک اوسیدن سے سرخ رہی پہر اوسکے بعد
ہمیشہ سرخی آسمان پر دکہائی دیتی ہے ابن سیرین کا قول ہی کہ روایت پہونچی ہے ہمکو
کہ سرخی شفق مین ہے پہلی قتل حسین سے نہ تہی یعنی یہہ سرخی آسمان پر شفق مین اوس دن سے ہے
کہ جسدن حضرت امام حسین شہید ہوی اور ابن جوزی نے کہا ہی اسمین یہہ حکمت ہے کہ آدمی
جب غضب مین اور غصہ مین ہوتا ہی تو اوسکا چہرہ سرخ ہو جاتا ہے اور حق تعالی جسم سے اور تغیر چہرہ
سے منزہ اور پاک ہی پس حق نے اثر اپنی غضب اور غصہ کا اوپر قتل حسین کے بہی ظاہر کیا اوپر
کنارے آسمان کے تاکہ ظاہر ہوی کہ قتل حسین کا ایسا بڑا گناہ ہی کہ اونکی قتل پر غضب اور غصہ خدا کا
ہمیشہ ہی اور روز قیامت تک مدام رہیگا اور کہا ابن جوزی نے کہ عباس چچا آنحضرت کی جبکہ جنگ
بدر مین قید ہوی تہے تو اونکی آہ وزاری کی آواز سے آنحضرت کو نیند نہ آتی تہی پس کیونکر
آرام وچین ہو حضرت رسالت پناہ کو ساتہہ سننے آہ وزاری حسین کے اور جسوقت وحشی قاتل امیر
حمزہ کا اسلام لایا اور مسلمان ہوا آپ نے فرمایا وحشی کو کہ میری روبرو آیا کر اور منہہ اپنا مجسے چہپایا کر
کہ مین دوست نہین رکہتا ہون اسبات کو کہ دیکہون دوستون کے قاتل کو اور حالانکہ سبب اسلام کی پہلی سب گناہ
جہڑ جاتی ہین اور آدمی پاک صاف ہو جاتا ہی گویا کہ اب ماکی پیٹ سی پیدا ہوا تسپر آنحضرت وحشی کے
صورت نہ دیکہتی تہی پس کیونکر گوارا ہو پیغمبر کو دیکہنا اوس شخص کا کہ جسنے ذبح کیا ہو حسین کو یا حکم کیا ہو
اوسکے قتل کیے واسطے اور چڑہایا ہو حسین کے اہل بیت کو اور مستورات کو اونٹون کے پیٹہ پر
یعنی قیدیون کے مانند اور حضرت امام حسین کے قتل کے دن جن اور پریون نے آپکے شان مین مرثیے کہی مین اور پریون

نوحہ اور زاری اور نالہ اس غم مین کئی ہین چنانچہ تہذیب التہذیب مین اور مفتاح النجاح مین اور کتابون
معتبر مین لکہا ہی کہ آسمان کیطرف سی پریون کے نوحہ کی اور مرثیہ کی آواز آتی تہی ایک بیت پریونکے
مرثیہ کی یہہ ہی **فرد** مسح الرسول جبینہ فلہ بریق فی الخدود ابواہ من علیا قریش جدہ خیر الجدود
مضمون اس بیت کا یہ ہی **ابیات** ہات پہیرا تہا محمد نے محبت سی مدام اوسکے پیشانی پہ تہا
اسواسطے وہ نور تام اوسکے رخسارون کا چمکارہ تہا رشک ماہ وحور نور سی اوسکے منور تہا
دل ہر خاص و عام والدین اوسکے عرب مین افضل قوم قریش اوس سوا نانا ہی کسکا جو کہ ہو
خیر الانام لکہا ہی کہ گہوڑا حضرت امام برحق کا خون آلودہ خیمہ کی طرف آیا ہی اور اہل بیت نبی اوسکو
بی سوار نامدار اوسکے دیکہکر شور و فغان مچایا ہی اور اوس گہوڑے نے ہر طرف دوڑ کر پہر اپنی سرکو ہر
پر اوٹہا پٹکا کہ روح ناتوان اوسکے تن نیم جان سے نکل گئی **روایت** ہی کی ترمذی نی کہ دیکہا ام سلمہ
نے نبی کو یعنی جسدن کہ حضرت امام حسین شہید ہوئی اوسیدن شہر مدینہ مین حضرت ام سلمہ نے
پیغمبر کو دیکہا خواب مین کہ حضرت روتی ہین اور گرد و غبار ریش مبارک پہ اور سر مبارک پر پڑا ہوا ہے
ام سلمہ کہتی ہین کہ مینی پوچہا حضرت سے یعنی یہہ کیا حال ہے یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پس آپ نے
فرمایا کہ قتل کیا گیا حسین ابہی سے اسوقت اور اسیطرح دیکہا آنحضرت کو شہر مدینہ میں بیچ خواب
کے ابن عباس نے کہ چہرہ مبارک اور موئی شریف آپکا گرد آلودہ ہی اور بال پراگندہ و پریشان ہیں
اور دست مبارک مین ایک شیشہ ہی کہ اوسمین خون بہرا ہوا ہی عبد اللہ ابن عباس کہتی ہین کہ مین نے
پوچہا آنحضرت سے یعنی ماں باپ میری تجہپر فدا ہون یہہ کیا حال ہے یا نبی اللہ آپ نی فرمایا کہ یہہ خون
حسین کا ہی اور اوسکے ساتہہ والون کا کہ آج صبح سے اسوقت تک مینی چنا ہی اور شیشہ مین رکہا
ہے پس ابن عباس وغیرہ نی جو دریافت کیا تو وہ ہی دن تہا قتل حسین کا کہ جسدن یہہ خواب
دیکہا تہا **روایت** ہی ام سلمہ سے کہا کہ جس دن شہید ہوا حسین اوسدن رات کی وقت

غیب سے سنی آواز سنے تہی کہ کوئی یہہ کہتا ہے **ابیات** ایہا القاتلون جہلا حسینا ابشروا بالعذاب
والتنکیل قد لعنتم علی لسان داؤد و موسی و حامل الانجیل کہ مضمون اوسکا یہہ ہی **ابیات**
ای قاتلان ابن نبی جاہلان شام خوش رہو عذاب و ذلت و لعنت سی تم تمام موسی اور عیسی اور
داود نی تمہین بہیجا ہی تو یہہ تحفہ لعنت بصبح و شام پس روئی مین اور کہولا مین نے شیشہ کو
کہ جسمین مٹی اور کنکر بلا کے رکہی تہے اور آنحضرت نی فرمایا کہ ای ام سلمہ مٹی جسدن کہ لہو ہو جاویگی
وہ دن بڑا سخت اور بڑا مصیبت کا ہوگا ام سلمہ کہتی ہین کہ جون ہی مینی اوس شیشہ کو کہول کر دیکہا
تو وہ مٹی اور کنکر لہو ہو گئی تہے **روایت** ہی کہ ام سلمہ نے جنونکا نوحہ اور آہ و زاری سنے
اور روئین یہانتک کہ غش مین ہو گئین الغرض بہت کتابون مین اہل تحقیق کی لکہا ہی کہ دن عاشورہ
کا کہ جسدن حضرت امام حسین شہید اکبر ہوئی ہین عجب دن تہا کہ آسمان و زمین اوسدن روئی ہین خون کے
رنگ کے آنسو اور زمرہ ملائک مقربین نے ساتہہ روح پاک سید الاولین و آخرین کی گریہ و زاری کیے ہی اور
بہشت کی حورون نے اور عالم کے پریون نے ساتہہ روح پاک حضرت فاطمہ زہرا کی غم و الم اور
بیقراری کیے ہی اور مچہلیون نے بیچ دریا کے اور جانورون نے بیچ ہوا کی فریاد و فغان اوٹہائے ہے
اور انسان اور جن نے اور ساری جہان اور عالم نے اوسدن اپنی تصور عیش و عشرت سے کیے
اور مثال سرور اور فرحت کی مٹای ہے **ابیات** بیا بنگر کہ عاشورہ ہست امروز جہان تاریک
بی نور ہست امروز جنے کان نبی را نور دیدہ ہست بدست خصم مجبور ہست امروز بریدہ حلق لب
تشنہ جگر خون سرا از تن تن ز سر دور ہست امروز رخی چون آفتاب ہست ای دریغا بمیغ تیغ
مستور ہست امروز **ابیات** دلا جان تو آج عاشور ہی جہان ہی اسیہ روز بی نور ہے
علی کا پسر نور چشم نبی بینٹ آج مظلوم و مجبور ہے یہہ اعدانی احوال اوسکا کیا کہ تن سر سے
اور تن سے سر دور ہے وہ رخ اوسکا چون آفتاب ای دریغ تہ میغ تیغ آج مستور ہے

کیا ظلم ایسا اونہون نے مثال مسلمان کافر سے یہہ دور ہے **ایضاً** روز عاشور ست بردارید
از سر تاج کبر وندرین ماتم پلاس عجز در گردن کنند چاک سازند از غم شاه شہیدان جیب جان
قطرہای زر ز جیب دیده در دامن کنند **فرد** روز عاشورا ہی تاج کبر سر پرست رکہو اور
پلاس عجز اس ماتم مین تم پہنی رہو جیب جان کو چاک اس غم سے کرو ای مردمان زر سی جیب چشم کے
دامن کو اپنی پر کرو **فایده** جاننا چاہئے که جب ظالمون نے خیمۂ اطہر کو اور اسباب کو غارت
کیا اور لوٹ لیا پس تہیلیان دینار کے لوٹ کر لی گیئے تہی اونکو کہولا که آپسمین تقسیم کرین اور
بانٹ لین جو ہین که کہولا کیا دیکہتی ہین که وه دینار ٹہیکریان ہوگیے ہین اور بجای سکہ کے ایک طرف
یہہ آیت لکہی ہوی ہے وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون یعنی قریب جانینگی ظالم اور دیکہینگے
که کسطرح اولٹ پلٹ ہوجاوینگی اور دوسری طرف یہہ آیت لکہی ہے ولا تحسبن الله غافلا عما
یعمل الظالمون یعنی ای لوگون مت جانو تم یہہ که خدا غافل ہے ظالمون کے عمل اور فعلون سے
یعنی ظلم کی سزا اونکو دیگا اور مظلوم کی داد اون سے لیگا اور غلہ جو لوٹ کر لے گئی تہی راکہہ ہوگیا تہا
اور اونٹ جو لیکر ذبح کئی تہی گوشت اونکا کڑوا اور زہر ہوگیا تہا **فصل** جاننا چاہئیے که عاشورا کے
دن عمر سعد نے سر مبارک حضرت امام حسین ع کا خولی بن یزید کے سپرد کیا که کوفه مین عبد الله
بن زیاد کے پاس بہیجاوی اور آپ اوسدن اور اوسکے دوسرے دن کربلا مین مقام
کیا اور اپنی لشکر کے لاشون کو جمع کیا اور اونپر نماز گذارنی اور دفن کیا اور تن مبارک حضرت
امام حسین ع کا اور سب شہیدون کا صحرای کربلا مین درمیان خاک و خون کے پڑا رہا
اور سب شہیدون کے سر تن سے جدا کروائے موافق ایک روایت کی تن شہیدون کی صبح کے
بیسوین تک اسیطرح جنگل مین پڑے رہے اہل بیت نبی نے دمشق سے پہرتی ہوئی دفن کئے اور
اہل بیت کے بیبیون کو اونٹون پر سوار کیا بارہوین تاریخ محرم کے وه مردود یعنی عمر سعد ساتہ اپنی

جاہ و حشم کی قافلہ اہل بیت کو اور شہیدون کیے سرون کو برچھیون اور نیزون پر رکہہ کربلا سے
کوفہ کو بیچلا اور حال مستورات اہل بیت کا اس گنہ گار سی رقم نہین ہوسکتا لیکن یہہ یقینی جاننا
چاہئیے کہ وہ اہل بیت طہارت اور آل و عیال رسالت بیچ کنف حمایت پروردگار کی اور بیچ
سراپردہ غیرت حضرت جبار کی محفوظ و مصئون تہی کہ کسو مردود اور مطرود کی خیال فاسد اور
نظر بد کا اوس طرف گذر نہ ہوسکتا تہا **فایدہ** جاننا چاہیے کہ بیچ احوال حضرت شہربانو کی تین
روائتین اس بندہ درگاہ نصر اللہ کی نظر سے گذری ہین ایک یہہ کہ موجب وصیت حضرت امام
حسین کیے شہربانو قبل حضرت امام حسین کیے اسپ ذو الجناح پر کہ آپ کی سواری کا گہوڑا تہا سوار ہوئین
اور وہ گہوڑا جنگل کو چلا گیا بعد اوس کی پہہ حال نہین کہلا کہ وہ گہوڑا کیا ہوا اور شہربانو کہان گئین اور روایت دوسری
یہہ ہے کہ کوی شخص اونکی وطن کا اونکو ہمراہ اپنی اونکی وطن مین لی گیا اور ملک نوشیروان مین
اونکی گہر پہونچا دیا اور روایت تیسری یہہ ہی کہ حضرت شہربانو اہل بیت نبوی مین ہمیشہ رہین اور
اہل بیت سی کبہی جدی نہ ہوئین لیکن یہہ روایت صحیح نہیے واللہ اعلم بالصواب القصہ جب قافلہ اہل
حرم کا ساتہہ اہل ستم کیے کربلا سی کوفہ کو چلا اثناء راہ مین شہیدون کیے لاشون پر گذر ہوا اور اہل بیت
مخدرات حجرات عصمت نی تن بی سر خاک مین افتادہ دیکہی نالہ و زاری فریاد بیقراری اہل بیت
کی اوس وقت اس قدر تہی امکان نہین کہ تقریر اور تحریر مین سماوی اور اثناء راہ مین بعضی
لوگ مخالفون مین از گردہ خود پشیمان ہوکر روتی تہی حضرت امام زین العابدین نی اونکو دیکہہ کر
فرمایا کہ یہہ جو روتی ہین انسی کوئی پوچہی کہ میری باپ اور بہائیون اور چچاؤن کا قتل کنہون
نی کیا ہی یعنی آپ ہی تو قتل کیا ہی اور آپ ہی روتی ہین عجب قوم ستمگار غدار ہین القصہ

روانگی اہل حرم اور اہل ستم کیے کربلا سے کوفہ کیطرف موافق ایک روایت کیے

لوگ ایک گانو کیے کہ نام اوسکا حاضریہ ہی یا غاضریہ ہی کربلا مین آئی اور لاشین شہیدون کی

اون سر زمین میں دفن کین بارہوین یا ۱۳ تاریخ محرم کیے الغرض خولی کو پہلی سب سے سر مبارک حضرت
امام برحق کا کوفہ کو لی گیا تہا ابن زیاد نی اپنی دربار عام مین وہ سر مبارک لیکر اپنی روبرو ایک لگن مین
رکہا حضرت انس نے کہا اور وہ اصحاب رسول اللہ سے ہین اور اوسوقت ابن زیاد کے دربار
مین بہی تہی کہ حسین ابن علی بہت مشابہت رکہتا تہا رسول اللہ سی اور یہہ کہکر انس رونی لگی ہین
کہ ریش مبارک حضرت امام حسین کی خضاب کیے ہوئی تہی ساتہہ وسمہ کیے یا حنا کی روایت ہے
ترمذی سے کہ اسوقت ایک چہڑی ابن زیاد کی حیا کی ہات مین تہی اور اوس چہڑی کو مارتا تہا
حضرت امام حسین کے دندان مبارک پر اور اوس چہڑی کو لگاتا تہا حضرت امام حسین کی بینی مبارک
سے اور اندر بینی کی اور کہتا تہا نہین دیکہا مینی ایسا حسن اور البتہ حسین کے دانت خوب تہے
روایت ہی ابن ابی الدنیا سی کہ اوسوقت نزدیک ابن زیاد کی زید ابن ارقم ہے کہ پیر مرد تہی اصحاب
رسول اللہ سے اونہون نے فرمایا کہ اوٹہالی تو اپنی چہڑی کو لب و دندان حسین سی یعنی بی ادبی امام
سر مبارک کی ساتہہ مت کر پس قسم خدا کی بار ہا دیکہا ہی مینی کہ رسول اللہ بوسہ دیا کرتی تہے
درمیان ان دو لبون کے یہہ کہکر زید پہر رونی لگی پس کہا ابن زیاد نامرادنی کہ رولاوی اللہ تعالے
تیری آنکہون کو ای زید اگر تو بوڑہا اور بی عقل نہ ہوتا تو مین تجہکو گردن مارتا پس زید ابن ارقم کہڑی ہوگئے
اور کہا تم اے غلام اور بردی ہو گئی ای آدمیون آج سے بعد کہ تمنی قتل کیا فرزند فاطمہ کو اور
امیر اور حاکم کیا تمنی مرجانہ کی بیٹی کو یعنی ابن زیاد کو قسم خدا کی کہ اپنی اچہون کو تمنی قتل کیا اور
بُرون کے اور بدذاتون کی تمنی فرمان برداری قبول کی پس عقل سے دور ہی اوس شخص کو کہ
پسند کری ذلت کو اور عار کو پہر کہا زید ابن ارقم نے کہ ای ابن زیاد حدیث کرتا ہون مین اور
سناتا ہون تجہکو وہ بات کہ بہت ناخوش ہو تو اور اس سے زیادہ غصہ مین لادی وہ بات تجہکو وہ
یہہ ہی کہ مینی دیکہا ہی رسول اللہ کو کہ بٹہایا تہا اپنی داہنی ران پر حسن کو اور بائین ران پر حسین کو

رکھا تھا ہات مبارک دونو کیسے کی سر پر اور کہا تھا خدایا مین سپرد کرتا ہون دونون کو تیرے
اور تیری نیک بندون کیے پس کیا کیا تو نی امانت نبی کے ساتھہ کہ تھی وہ امانت تیرے پاس آئے
ابن زیاد روایت ہی کہ جسوقت سر مبارک حضرت امام حسینؑ کا ابن زیاد کی مکان مین لائی مین تو اوسوقت
اوس مکان کے دیوارون مین سے خون جاری تہا روایت ہی کہ جسوقت رکھا گیا سر مبارک حضرت
امام حسینؑ کا روبرو ابن زیاد بدنہاد کی تو اوسوقت قاتل حسینؑ یعنے سنان بن انس نخعی اسکا
کا انعام مانگنی ابن زیاد بداعتقاد کیے پاس آیا اور یہہ بیتین پڑہین **ابیات** املأ رکابی فضۃ و
ذہبا لقد قتلت الملک المحجبا ومن صلی القبلتین فی الصبا قتلت خیر الناس اما و ابا وخیرہم اذ ینسبون
نسبا فی ارض نجد و حرام و یثربا **ابیات** رکاب اوس شخص کیے سونی سی اور چاندی سے تو بہر دیے
کہ قتل اوسنی کیا ہی شاہ عالیجاہ کو ایسا نمازین دونو قبلہ کیطرف پڑہتا تہا طفلی مین کہ اونین
ایک تو کعبہ ہی دیگر مسجد اقصی کیا ہی قتل اوسنے کہ جسکے باپ ماہنگی بزرگ و برتر اولاد آدم
کون ہی ایسا حرم مین نجد مین یثرب مین بلکہ ساری عالم مین نہ اوسکا سا نسب سنی مین آیا نہ دیکہا
پس غضب اور غصہ مین آیا ابن زیاد نی یہ بیتین سنکر کہا اگر تو حسینؑ کو ایسا شریف اور
بزرگ جانتا تہا تو کیون تو نی اوسی قتل کیا ابن زیاد نی یہہ کہکر قسم خدا کی مجہسے خیر کو نہ پونہچیگا اور تجکو
بہی اوسیکے پاس بہیجتا ہون مین پہر ابن زیاد نی حکم دیا اوسکے گردن مارنیکا کہ وہ دوزخی درکات
جہنم مین پونہچا **فصل** جاننی چاہئی کہ یہہ معاملات کوفہ مین ہو رہی تہے کہ اس اثنا مین عمر سعد
قافلہ حرم کا ساتہہ لیکر کوفہ مین آیا اور اہل بیت نبی کو روبرو ابن زیاد کی لی گیا نظر ابن زیاد کیے حضرت
زین العابدینؑ پر پڑی پوچہا یہہ کون ہے کہا یہہ علی فرزند حسینؑ کا ہی کہ بیمار ہی اوس ملعون نے
کہا کہ اسکو بہی گردن مارو کہ اسمین حضرت زینبؑ حضرت زین العابدینؑ کیے بدن سے چمٹ گئین اور
سپر ہو گئین اور کہا کہ پہلی مجکو قتل کرلو تو پہر اس لڑکیے کو قتل کرنا اور حضرت زین العابدینؑ نے فرمایا کہ

خدا تعالی کی راه مین قتل ہونا اور سر دینا ہماری میراث اور عادت ہی اور کرامت شہادت کی
ہمکو حاصل ہوتی ہیہ اللہ کے ہمپر بڑی عنایت ہی اور حضرت زینبؑ نے ایسی سوال و جواب سخت اوس
مردود سے کئی کہ جو ابن اوسکے اوڑ گئی اور کہا کہ زینبؑ کیدن ایسی لسان اور دلیر ہو کہ بیٹی مرتضی علی
کے ہی کہ وه بہادر اور شاعر تہا اور اپنی ملازمون سے کہا کہ مجہکو اس گفتگو سے نجات دو کہ انلوگونکو
فلانی محل مین فلانے گہر مین اوتارو ملازمون نے موافق اوسکے حکم کے عمل کیا لکہتی ہین کہ ابن زیاد نے
ابو برزه کو کہ وه پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اصحاب مین سے ہین اور اونسی پوچہا کہ میرا حال اور حسینؑ
کا حال در قیامت کے کیا ہوگا اونہون نے کہا خدا تعالی جانی کہا جو تیرے خاطر مین گذرتا ہی کہہ دی اونہون
نے کہا اتنا جانتا ہون مین کہ شفاعت کرنی والا حسینؑ کا اوسکا نانا محمد رسول اللہ ہوگا اور شفاعت
تیری کرنیوالا باپ تیرا ہوگا زیاد **لطیفہ** اس نقل مین یہہ ہی کہ زیاده حرامی تہے اور یہہ بات مشہور
اور معروف ہی ابن زیاد یہہ رمز سمجہ گیا اور غصہ مین آیا اور کہا کہ قسم خدا کی ای ابو برزه اگر تو پیغمبر کے
سایہ حمایت مین نہ ہوتا تو مین تجہکو گردن مارتا اور احوال ابن زیاد کی شیطنت اور حرم زدگی کے کتابونمین
بہت لکہی ہین کہ اس رسالہ مین گنجایش اونکی لکہنی کے نہین ہے القصہ ابن زیاد بدنہاد نے حکم دیا کہ سر مبارک
حضرت امام حسینؑ کا اور سر سب شہیدون کا نیزون اور برچہیون پر رکہہ کر کوفہ کے شہر مین گشت کرو لکہا ہے
کہ اسلام مین اول سر کہ نیزه پر رکہا گیا ہی وه سر مبارک حضرت امام حسینؑ کا ہی کہ یہہ رسم کبہی کسی ظالم نے نہین
کیا تہے **فرد** سر فرزند احمد نبی بر سر نیزه ست بوالعجبی **فرد** فرزند احمد نبی کا سر شریف نیزه کی سر پر
ہووی نہایت عجب ہی زید ابن ارقم نقل کرتی ہین کہ جسوقت سر مبارک شاہزاده کونین حضرت امام حسینؑ کا
نیزه پر رکہکر کوچون اور گلیون مین پہراتی تہے مین اپنی کوٹہی کی کہڑکی مین بیٹہا تہا کہ سر مبارک پر آیت
کلام اللہ کے جاری ہی اور آوازه پڑہنی کی چلی آتی ہے اور لب مبارک ہلتی ہین اور وه آیت یہہ ہے ان
اصحاب الکہف والرقیم کانوا من ایاتنا عجبا حاصل معنی آیت کا یہہ ہی کہ حق تعالی فرماتی ہین تحقیق کہ صاحب

منور کو اوتارہا جب صبح ہوئے وہ راہب اور سب اوسکی چیلی اسلام لائی اور مسلمان ہوئے
اسواسطے کہ دیکہا رات کی وقت ایک نور کہ سر مبارک سی آسمان تک پونہچا تہا کہ اوس سی زمین و
آسمان روشن تہا اور وہ راہب اور اوسکے خادم شرف اسلام کر کر اوس دیر مین نکلی اور
ہمیشہ خدمت اہل بیت کی اونکا ہمشیر رہا روضۃ الاحباب مین لکہا ہی کہ ایک منزل مین ایک
یہودی نی اس قافلہ کو دیکہا اور نظر اوسکے اوپر سر مبارک حضرت امام حسینؑ کے پڑی دیکہا کہ لب جنبش
کرتی ہین پس آیا سنا کہ یہہ آیت پڑہتے ہین وسیعلم الذین ظلموا ای منقلب ینقلبون یہہ حال دیکہکر
بہت تعجب کیا اور پوچہا کہ یہہ سر کسکا ہی کہا کہ حسینؑ ابن علیؑ کا پوچہا ما اسکے کون ہیے لوگون
نے کہا فاطمہؑ بنت محمد مصطفےٰؐ پوچہا یہہ قیدی کون ہین کہا کہ یہہ حسینؑ کے اہل بیت ہین وہ یہودی
سنکر بہت رویا اور کہا اگر اسکے نانا اور باپ کا دین حق نہ ہوتا تو یہہ کرامت اسکے سر سے ظاہر
نہوتی یہہ کہکر کلمہ شہادت پڑہا اور اوسیوقت مسلمان ہوا عمامہ اپنا ٹکڑے ٹکڑے کر اہل بیت کے
بی بیون کو بہیجا اور پیراہن خز کا کہ پہنی ہوئی تہا اوتار کر ساتہہ ہزار درم کے نزدیک حضرت
امام زین العابدینؑ کے بہیجا موکلون اور نگاہبانون نی اوسکو بہت سرزنش کیے اور برا بہلا کہا اور
دہمکی اوسکے بہجر ہتیے کی ہوئی یحیی کہ جرعہ شراب عشق اہل بیت سی سرمست ہوگیا تہا مقابل اون
بیدینون کے ہوگیا آخر کو تلوار چلی پانچ مردود کو یحیی نی فی النار کیا پہر آپ بہی جام شہادت کا
پیا اب تک مزار اوسکا مشہور اور معروف ہی حیران کے دروازہ پر اور خلقت یحیی شہید کہتی ہے
مین اکثر خلق کے دعا اوس مزار پر بارگاہ الہ مین قبول ہوتی ہی واللہ اعلم بالصواب جانا چاہیئے کہ کربلا
کوفہ تک اور کوفہ سے لیکر دمشق تک اسقدر واردات قافلہ اہل حرم کے اور کرامات سر مبارک کے
اور قضایا اثنا راہ مین درپیش آئی ہین کہ بیان اونکا دفترون مین آسکتا ہیے پس اس مختصر مین تو
کب سما سکتا ہیے القصہ بعد طے منازل اور قطع مراحل کے دمشق مین پونہچی اور شمر سر مبارک

یزید کے آگی لی گیا اور سب قصہ مفصل کہا یزید نے دیر تک سر اپنا نیچی رکہا بعد ایک ساعت کے سر اوٹہا کر کہا واللہ مین بدون قتل حسینؑ کے تمہاری اطاعت سی راضی ہوتا اور جو حسینؑ میرے پاس آتا تو مین گذر کرتا لعنت ہو جیو ابن زیاد پر کہ اوسنے حسینؑ کو قتل کروایا اگر مین اوس جائی مین ہوتا حسینؑ کا سب کہنا مانتا اور اپنی فرزندون کو اگر مین اوسپر فدا کرتا مضایقہ نہ تہا کہ وہ فرزند فاطمہ کا تہا اکثر کتابون مین لکہا ہے کہ یہہ باتین یزید کے ظاہر کی تہین تو لوگ لعنت اور نفرین نہ کرین اور باطن مین اور دلمین یزید بی نہایت خوش ہوا اور ابن زیاد سے بہت راضی ہوا اگر اوسکو اپنا اسقدر مصاحب اور مقرب کیا کہ اپنی محل مین جانی کے اوسکو پروانگی دی اور اپنی عورتون کے پاس جانے کی اجازت دی یعنی اوسی کچہہ پردہ اور ستر نہ کہا اور اکثر کتابون مین لکہا ہی کہ جبدن سر مبارک دمشق مین آیا ہی یزید نے اپنی شہر کے اور دربار کے محل کے زینت اور آراستگی کئے ہی اور فوج کو آراستہ کیا ہی اور ڈہل اور نقارہ جا بجا بجتی تہی گویا کہ عید کا سامان بنایا تہا اور سر مبارک کو سونے کی لگن مین اپنی روبرو رکہا تہا اور ایک چہڑی ہات مین تہی کہ اوسکو لب و دندان پر حضرت امام مظلوم کے مارا اور کہا کیا خوب لب و دندان ہین حسینؑ کے ابن جندب بحسب اتفاق کے اوسکے دربار مین بیٹہے اور وہ پیغمبر کے اصحاب مین سے ہین اونہون نے پکار کر کہا کہ ای یزید کاٹی اللہ تعالی تیرا ہات کہ تو نے لکڑی اوس مقام پر ماری ہی کہ جس مقام پر پیغمبرؐ بوسہ دیا کرتی تہی یزید پلید نے غصہ مین آکر کہا اگر پاس صحبت پیغمبرؐ کا مجکو نہ ہوتا تو مین تجکو کردن مارتا سمرہ نے کہا سبحان اللہ تجکو صحبت کا تو پاس ہوا اور فرزند رسول اللہ کے رعایت کو تو نے مہمل چہوڑا حضرت سمرہ کے بات سی خلایق کو کمال رقت او زاری ہوئی کے صواعق مین لکہا کہ اوسوقت اوسکے دربار مین ایلچی بادشاہ روم کا حاضر تہا یہہ حال سنکر اور دیکہکر بہت تعجب کیا اور کہا کہ ہمارے ملک مین بعضے جزیرہ مین سم حضرت عیسی پیغمبرؑ کے خر کا ہی اور ہم

کیف ہماری قدرت کی نشانیون سے تعجب کرنیوالی تہی کہ حق تعالی نی بادشاہ کافر کی ہات سی
اونہین بچایا اور ایک پہاڑ کی کہو مین چہپایا کہ وہان کسی کا گذر نہین اور سالہا سال اونکو سولایا اور بعد
سالہا سال کی پہر اونکو جگایا جب وہ جاگی تو اونہین نے جانا کہ اب تہوڑی دیر کے بعد جاگی ہین پہر جب
معلوم کیا اونہون نے تو کیا دیکہتی ہین کہ زمانہ ہی اور ہی اور چلن سے کچہہ اور ہی اور بادشاہ اور ہے
نہ وہ بادشاہ نہ وہ زمانہ نہ وہ دین و ائین پس اصحاب کہف نی خدا کی قدرتون کو دیکہہ کر تعجب کیا زید
ابن ارقم کہتی ہین کہ جب مینی یہہ آواز سر مبارک مین سے سنی تو بہت سی بال میرے بدن پر کہڑے
ہوگئی اور کہا مینی کہ واللہ یا ابن رسول اللہ کہ امر تیرا سب سے زیادہ تعجب کا مقام ہی اور ایک روایت
یہہ ہی کہ وہ اپنی کوٹہی کی کہڑکی مین بیٹہی ہوئی کلام اللہ پڑہتی تہے اور یہہ آیت اوسوقت تلاوت کرتے
تہے کہ سر مبارک کہڑکی کے پاس پونہچا اور سر مبارک مین سے یہہ آواز ائی کہ امری اعجب کا عجب ترہے امر
عجب ہے اور سب سے زیادہ تعجب کی جگہہ ہی زید ابن ارقم نی سنکر کہا سچ فرماتا ہی تو یا ابن رسول اللہ لکہا ہے
کہ سر مبارک حضرت امام حسینؑ کا سب سرون کے بیچ ایسی تہا کہ جیسے چاند چودہوین رات کا ہوتا ہی
ستارون مین اور خوشبو گیسو مبارک کی مشام جان مین پونہچتی تہے خوشتر عنبر اور مشک سے فرد
بوئی جان می آید از باد صبا این بوچہ بوست مشک را این بو نباشد نکہت گیسوی اوست فرد بوئے
جان باد صبا سے جو چلی اتی ہے اوسکے گیسو کی ہی بو مشک مین یہہ بو ہی کہان القصہ بعد اسکی
ابن زیاد نی اہل بیت کو قیدیون کے مانند اور سب سرون کو ہمراہ شمر ذی الجوشن کے ساتہہ پانچ ہزار
سوار کے یزید پلید کی پاس بہیجا اور شام اور دمشق کے طرف کہ وہان یزید تہا یہہ قافلہ روانہ ہوا ایسا لکہتے ہین
کہ ہر منزل مین کرامت سر مبارک سی ظاہر ہوتی تہی صواعق محرقہ مین لکہا ہے کہ جب وہ لوگ کوفہ سے
چلی تو پہلی منزل مین جبکہ مقام کیا اور سر مبارک کو لیکر پہرنے لگی گلیون اور کوچون مین ایک دیوار مین سے
ہات نمودار ہوا اور اوس ہاتہہ مین لوہی کے قلم تہی اور اوس ہاتہہ نی ایک سطر لکہی خون سے پس وہ

لوگ سر مبارک کو چہوڑ کر ماری خوف کی بہاگی اور وہ سطر یہہ بیت تہی **فرد** اترجو امۃ قتلت حسینا
شفاعۃ جدہ یوم الحساب کہ مضمون اوسکا یہہ ہی **ابیات** آیا کس موہنہ سی رکہین گی وہ امید جنہون
نے ہی کیا شبیر کو قتل کیہ جد اوسکا شفیع اپنا ہی ہوگا فقط عفو الٰہی عفو مین دخل غرض ہوگی نہ وہان
اونکی شفاعت یہ ہی اوس قوم کے امید بی اصل یہہ روایت ہی منصور بن عمار سے اونکی روایت
یہہ ہی کہ یہہ بیت پائی گئی لکہی ہوئی ایک پتہر پر آنحضرت کی رسالت سی تین سو برس پہلی کہ او
سکی تاریخ سے معلوم ہوا اور یہہ بیت لکہی ہوئی ہے ایک کنبہ مین روم کے زمین مین اور کوئی نہین جانتا
کہ کس نے لکہی ہے اور اگر روایت ہی کہ اون دنونمین کوئی شخص اپنا مکان بناتا تہا ایک جگہہ جو زمین
کہودی تو وہان سے ایک لوح یعنی تختی نکلی کہ اوسپر یہہ بیت لکہی ہوئی تہی حضرت ابراہیم خلیل الله
کے ہاتہہ سے یعنی کتبہ اوسپر ابراہیم کا تہا صواعق مین لکہتا ہی کہ وہ لوگ کہ حضرت امام حسین کا سر
مبارک لیجاتی تہی معمول اونکا یہہ تہا کہ جہان مقام کرتی تہی سر مبارک نیزہ پر رکہہ کر گرد اوسکی چوکی
پہرہ تعینات کرتی تہی اور بہت محافظت کرتی تہی ایک منزل مین ایسا اتفاق ہوا کہ مقام ہوا ایک
دیر کے پاس کہ وہان ایک راہب رہتا تہا یعنی ایک عبادتگاہ نصاری کی تہی جیسی کہ جنگل مین
دہرہ اور تکیہ فقیرون کا ہوتا ہی اور اوسمین ایک عبادت کرنیوالا سر گروہ رہتا تہا اور اوسکے خادم
اور چیلی بہت تہی پس اوس راہب نے پوچہا یعنی یہہ کون لوگ ہین اور کسکا ہے یہہ سر
پس لوگون نے مفصل یہہ قصہ بیان کیا راہب نے کہا یہہ حرکت کرنی والی بڑی قوم ہے اگر عیسی کا
کوئی بیٹا ہوتا تو ہم اوسکو اپنی آنکہون پر رکہتی پس تم بڑی قوم ہو دس ہزار دینار مین تمکو دیتا
ہون جو تم آج کی رات سر مجکو دو رات بہر کیواسطے وہ لوگ کہ سر مبارک کی نگہبان تہی راضی
ہوگئی اور سر مبارک ایک رات کیواسطے اوس راہب کے حوالہ کیا اوس راہب نے سر مبارک کو غسل
دیا اور خوشبو لگائی اور اپنی گود مین ساری رات رکہا اور صبح تک دیکہہ کر سر مبارک کو اوس چہرہ

لوگ یعنی نصاری ہر برس دور دور سے آکر اوس سم کا حج کرتی ہین اور نذر نیاز بہت چڑہاتی
ہین اور اوس سم کے اسقدر تعظیم کرتی ہین کہ جسقدر تم کعبہ کے تعظیم کرتی ہو یعنی فقط اتنی واسطے
کہ وہ ہمارے پیغمبر کے گدہی کا سم ہے اور تم عجب مسلمان ہو کہ تمنی اپنی پیغمبر کے فرزند کو قتل کیا
گواہی دیتا ہون مین کہ تم ناحق پر اور باطل پر ہو اور اوسوقت ایک یہودی بہی حاضر تہا اوسنے
کہا کہ مجہہ مین اور داؤد پیغمبر مین ستر واسطے ہوتی ہین یعنی ستر پیڑہی ہوتی ہین یعنی وہ حضرت
داؤد کی اولاد مین تہا اور اوس واسطے سے یہود میری تعظیم اور تکریم کرتے ہین تم عجب
لوگ ہو کہ قتل کیا تمنی اپنی پیغمبر کے فرزند کو القصہ اہل بیت نبوی بموجب حکم یزید کے اوسکے
محل خاص مین اوترے اور کئی دن وہان مقام کیا بعد چند روز کی اور حویلی مین تشریف
لیگئے اور کئی دن وہان مقام کیا کہ بیبیان کوفہ کے تعزیت کی لیئے اور ماتم پرسی کے واسطے آتی
تہین اور اوس اثنا مین کلام اور سوال و جواب کہ درمیان حضرت زینب اور یزید کے اور درمیان
حضرت زین العابدین ع کے اور یزید پلید کے ہوئی اون کا بیان بہت طول رکہتا ہے اور لوگون کے
اس امر مین رسالی تالیف اور جمع کیئے ہین بعضے روایات سی ثابت ہوتا ہی کہ یزید نے اسباب سفر کا
واسطے اہل بیت کی تیار کیا اور سب کے واسطے پوشاک اور خرچ راہ لائق اونکی مہیا کیا اور نعمان
ابن بشیر کو کہ یار ہین پیغمبر ص کے ساتہہ تیس سوار کمل کے ہمراہ رکاب حضرت زین العابدین ع
کے اور اہل بیت کی کر دیا اور واسطے محافظت اور نگہبانی کے بہت سی تاکید کر دی اور سر حضرت
امام حسین ع کا اور سب شہیدونکی حضرت زین العابدین ع کے حوالہ کئی نعمان بشیر بہت تعظیم اور
تکریم سے اہل بیت کو ساتہہ لیکر مدینہ کیطرف روانہ ہوئی اور راہ مین خدمت آل نبی صلی اللہ
علیہ واٰلہ وسلم کے جیسے چاہیئی بجا لائی اور سبکو راضی رکہا اور اہل بیت نی بہت دعا خیر کے
لکہتی ہین کہ بیسوین تاریخ صفر کے حضرت امام زین العابدین ع اور اہل بیت کربلا کی میدان مین

مین پونہچی اور سر حضرت امام حسینؑ کا بدن سے ملاکر پہر دفن کیا او سر اور شہیدونکی بہی اونکی
بدنون سے ملاکر دفن کیے پہر قطع مسافت کرتی ہوے مدینہ منورہ مین پونہچی اہل مدینہ کی آہ و زاری
اور اصحاب اور اولاد مہاجرین و انصار کے گریہ اور بیقراری سے اور خورد و کلان کا شور و فغان
خارج از حد بیان ہی گویا قیامت قایم ہوئی تہی اوسدن کہ جسدن اہل بیت مدینہ منورہ مین
داخل ہوئے تہی اور ایک روایت یہہ ہی کہ حضرت امام زین العابدینؑ نے سر مبارک کو مدینہ
مین لاکر دفن کیا اور ایک روایت یہہ ہی کہ سر حضرت امام حسینؑ کا یزید کے خزانہ مین تہا چنانچہ سلیمان
ابن عبد الملک نے پیغمبر خدا کو خواب مین دیکہا کہ بی نہایت مجہپر مہربانی اور عنایت فرماتی ہین اوسنے
خواب حضرت امام حسن بصری سے کہا اونہون نے فرمایا کہ شاید تونی کوئی نیکی کی ہی آل پیغمبر
کے ساتہہ کہا ہان پایا تہا مینی سر حسینؑ کا یزید کے خزانہ مین سے اوسپر سات کپڑے لپیٹی اور
باجماعت اوسپر نماز پڑہی اور اوسکو دفن کرکر قبر اوسکی بنا دی پس حضرت امام حسن بصری
نی فرمایا کہ آنحضرت کی مہربانی کا یہی سبب ہے سلیمان ابن عبد الملک نے کہ بادشاہ تہا اس تعبیر سے
بہت مال و اسباب حضرت امام حسن بصری کا پیش کش کیا **فایدہ** جاننا چاہیے کہ صواعق
مین لکہا ہے قتل کیے گئے حضرت امام حسینؑ کے ساتہہ کربلا مین انیس ۱۹ مرد اہل بیت سے کہ وہ بیٹی اور
بہتیجی اور بہانجی آپکی تہی اور بعضی روایت مین ہی کہ اکیس ۲۱ مرد تہی اہل بیت سی جو کہ آپ کے
ساتہہ شہید ہوئی کہا حضرت امام حسن بصری نی کہ نہ تہا مانند اونکی اوسدن ایک آدمی بہی
روی زمین پر یعنی اونکی مثل بزرگ اور خوبی مین زمین کے پردہ پر کوئی نہ تہا **مخزن دسوان**
بیچ ذکر حال قاتلان اہل بیت کے اور بیچ بیان شان نوا امام کے علماء تاریخ دان اور فضلای عالیشان
لکہتی مین کہ جو جو شخص شریک تہا قتل حسینؑ ابن علیؑ مین دنیا مین بہی وہ گرفتار عذاب الہی کا ہوا اور
مورد عتاب عالم پناہی کا ہوا یا وہ قتل کیا گیا بری حال سے یا اندہا ہوا یا اوسکا کالا موںہہ ہو گیا یا

اسکا مال دولت برباد ہو گیا تہوڑی مدت مین چنانچہ ایک مردودنی خواب مین پیغمبرؐ کو دیکھا کہ آستین
آپکی چڑہی ہوئی ہین اور ہاتہہ مین شمشیر برہنہ ہی اور آگی آپکے نطع ہی یعنی زیر انداز چمڑی کا بچھا ہوا
اور آپنے حسینؑ ابن علیؑ کے قاتلون مین سے اوس شخص کو اپنی ہاتہہ سے ذبح کیا ہی اور اس شخص
ہی لعنت کے اور ایک سلائی اوس خون سے بہر کر اسکی آنکہہ مین بہی دی ہی پس صبح کو جو یہہ اوٹہا تو اندہا تہا اور ایک
شخص نے آپ کی سر مبارک کو اپنی گہوڑی کے برنی سے باندہا تہا اوسکا مونہہ توی سے بہی کالا
زیادہ ہو گیا تہا اور ہر رات دو شخص خواب مین اوسکو اوٹہا کر ایک جگہ آگ کے قریب لے جاتی تہی اور
وہ آگ بہت تیز ہوتی اور شعلہ مارتی اور اوسکو اوس آگ مین ڈالتی اور جلاتی غرض ہر رات اوسپر
یہہ واردات رہتی یہانتک کہ بری حال سے وہ موا اور ایک بوڑہی نے آنحضرت کو خواب دیکھا
کہ آپکے روبرو ایک طشت لہو کا بہرا ہوا رکہا ہے اور حضرت امام حسینؑ کے قاتلون کو آپکے سامنے
لاتی ہین اور آپ اونکو لہو لگاتی ہین یہانتک کہ اوس شخص کو بہی لگگئی اسنی کہا مین تو اوس لڑائی
مین حاضر نہین ہوا آپ نی فرمایا چاہتا تو بہی تہا اس امر کو یہہ فرما کر اپنی اونگلی سے اس شخص کیطرف
اشارت کی صبح کو اندہا اوٹہا اور یہہ حال یارون سے کہا اور ایک ملعون مردود نے حضرت امام برحق کی
حقیمین کہا کہ قتل کیا گیا فاسق فرزند فاسق کا حقتعالی نے دو ستارہ اوسکی آنکہون پر ڈالی کہ وہ نابینا
ہو گیا اور ایک مرد تہا شام مین کہ مونہہ اوسکا خوک کا یعنی سور کا ہو گیا تہا وہ دشنام دیا کرتا تہا
اور برا کہا کرتا تہا حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ کو اور اونکی اولاد کو ہر روز ہزار بار اور جمعہ کی دن
چار ہزار بار اوسنی دیکہا خواب مین کہ حضرت امام حسنؑ پیغمبرؐ سے شکایت اوسکی کرتی ہین اور وہ
شخص بہی حاضر ہے کہ آنحضرت نی لعنت کی اوسکو مونہہ پر تہوک دیا پس چہرہ اوسکا خنزیر کا ہو گیا
روایت ہی ابن جوزی سے کہ کربلا کی بستی مین ایک شخص نے ضیافت کی تہی اور لوگ
اوسکے گہر جمع ہوئی تہی آپس مین یہہ ذکر کرتی تہی کہ جو کوئی قتل حسینؑ کا شریک ہوا وہ بہت برے

حال سے موا اور بد موت اوسنے پائی ضیافت کرنیوالی نے کہا کہ وہ شخص نہ ہے حاضر تہا اوشریک
تہا کچھ بہی نہین ہوتا یعنی لوگون کے بات کو جھوٹ جانا پس پچھلی پہر رات کو چراغ کے بتی کو اوکسانے
لگا کہ اگ چراغ سے اوسکے بدن کو لگ گئی اور جلکر کوئلے کے مانند ہوگیا اور بعضون کو اون ظالمون مین
سے مرض عطش کا ہوگیا کہ بہوترا پانی پیتے تہے اور پیاس نہ بجھتی تہے **روایت** ہی ایک مجلس مین
لوگ بہت بیٹہی تہے اور یہہ ذکر تہا کہ جستی حسینؑ کے قتل پر مدد کے اور شریک ہوا اوسپر کچھ نہ کچھ
بلا پڑتی مرنی سے پہلی ایک شخص نے کہ اس امر شنیع مین شریک تہا اور ہنوز صحیح سالم تہا اس
بات کا انکار کیا پس چراغ کو درست کرنی لگا کہ چراغ سے آگ اوسکو لگی اور جلا جلا پکارتا تہا بہاگتا
کر دریای فرات مین جا پڑا اور غوطی ماری لیکن اوسیے حال مین گرفتار رہا یہانتک کہ موا اور ایک
شخص نے بوقت بند ہونی پانی کے کربلا مین حضرت امام حسینؑ کے حقمین کہا کہ حسینؑ پنی تئین گویا جگر
آسمان کا جانتا ہی لیکن اب آسمان اس پر ایک قطرہ پانی کا بہی نہ برساتا آپ نے سنکر کہا الٰہی اسکو پیاسا
مار پس اوسکو پیاس ہوگئی ہر چند پانی پیتا تہا لیکن پیاس نہ جاتی تہے ایسے حال مین دوزخ کو پونہچا
روایت ہے جسوقت حضرت امام حسینؑ زخمون سے چور ہوئی اور گہوڑی سے جدا ہوئے
اوسوقت کسو نی رحم کہا کر پانی کا ایک جام آپکو لا کر دیا اور آپ نی لب سے لگایا کہ ایک ملعون نے تیر مارا
اور آپکے تالو مین جا لگا اور پانی پینا نصیب نہ ہوا آپ نے اوسکے لئی بد دعا کی پس ہوگئی گرمی آگ کی
سی اوسکے شکم مین اور دوسردی برف کی ایسے اوسکی پشت مین اور آگی اوسکے برف رکہتی تہے اور
پنکہا ہلایا جاتا تہا اور پیچہی اوسکے تنور ہوتا تہا اور عطش عطش پکارتا تہا اور دودہ اور پانی اور ستو بقدر
خوراک پانچ آدمیون کے اوسکو پلاتی تہی لیکن پانی طلب کئے جاتا تہا وہ یہانتک کہ پیٹ پہولکر مر گیا
اور پیٹ پہٹ گیا **روایت ہے** اون ظالمون نے جو اسباب حضرت امام برحق کا اور اہل بیت کا لوٹ لیا تہا
اور غارت کیا تہا جسنے کہ آپکا پیرہن پہنا تہا وہ بڑی بیماری مین گرفتار رہا اور بال اوسکے سر کے

اور داڑہی سکے جہڑگئے اور جسنے پاپجامہ آپ کا پہنا تہا وہ شل ہوگیا مرتے دم تک جگہ سے ہل نسکا

اور جسنے کہ آپکے دستار باندہی تہے اوسی کو ڑہ ہوگئی اور جسنے کہ آپکے زرہ پہنی تہے وہ دیوانہ اور

بےعقل ہوگیا **فایدہ** جاننا چاہیئے کہ روایت حاکم سے طرق متعددہ سے کہ آنحضرت نے فرمایا

کہ جبرئیل نے کہا ہی کہ حق تعالی نے فرمایا کہ قتل کیے ہین مینے یحیی پیغمبر کے خون کے عوض مین ستر ہزار

آدمی اور قتل کرونگا مین حسین علیہ السلام کے خون کے عوض مین ستر ہزار اور ستر ہزار آدمی یعنی ایک لاکہہ چالیس

ہزار آدمی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بعد شہادت حضرت امام حسین کے اہل عراق اور اہل شام

مین آپسمین نااتفاقیان اور دشمنیان ظاہر ہوئین اور زمین عرب مین گرد مدینہ منورہ اور کعبہ

معظمہ کے اور گرد کوفہ اور شام کے فتنہ اور فساد اور جنگ برسا لہا رہی اور قول آنحضرت کا صادق

آیا **فصل** چاہیئے جاننا کہ یزید پلید نے طرح طرح کے ظلم اور گناہ اور فسق و فجور کیئی کہ اونکی حد اور

انتہا نہین ہے چنانچہ عبد اللہ ابن حنظلہ کے روایت سے ثابت ہوتا کہ لوگون کو اوسکے عمل اور اوسکے

مصاحبون کے فعل دیکہکر یہہ گمان ہوگذرتا تہا کہ آسمان پر سے پتہر برسین گے اور یزید نماز نہ پڑہتا تہا اور

شراب پیتا تہا اور نکاح کروادیتا تہا ماں کا بیٹی سے اور بہائی کا بہن سے اور باپ کا بیٹی سے اور

روایات سے ظاہر ہوتا ہی کہ آنحضرت نے بہی یزید کے بدذاتی اور برائی کے خبرین دی ہین چنانچہ

فرمایا ہمیشہ امر امت میری کا قایم ساتہہ عدل اور خیر کے رہیگا یہان تک کہ اول رخنہ ڈالیگا امر امت میری

اور امر دین مین ایک مرد بنی امیہ مین سے کہ نام اوسکا یزید ہوگا اور فرمایا اول کہ بدیے سنت کو

اور میرے طریق کو بدلیگا ایک شخص بنی امیہ مین سے ہوگا کہ اوسکو یزید کہتی ہونگی وعلی ہذا القیاس

اور ابوہریرہ کہ بڑے اصحاب سے ہین کہا کرتے تہی کہ خدایا پناہ مانگتا ہون مین تجہسے اوس زمانہ سے

کہ ساٹہوان برس ہجرت کا شروع ہوگا اور پناہ مانگتا ہون سرداری اور حکومت لڑکون یعنے نوجوان

نوبالغون سے کہ سی برس قبول کیے حق تعالی نے دعا اونکی کہ وفات پائی اونہونے اوس زمانہ مین کہ ہجرت کے

برس الستہہ تہی اور حکومت یزید کی ہوئے ساٹھوین برس ہجرت کی الغرض مدینہ کے لوگ ایک تو
شہادت حضرت امام حسینؑ کا حال دریافت کرکر یزید پلید سے بیزار ہو رہی تہے تسپر بی درپئے
سنا اور معلوم کیا اونہون نے کہ یزید طرید شراب پیتا ہی اور رات دن حرام کامون مین غرق
رہتا ہی اور شکاری کتون اور تازی کتون سے شکار کرتا ہی اور اونکو اپنی پاس بٹھلاتا ہی اور اونسے
کہیلتا ہی اور طنبورا اور مزامیر اوسکے مجلس مین بجتے ہین او مجمع اہل فسق اور فساد کا اوسکے پاس رہتا
ہی پس سب لوگ مدینہ مین کے اوسکے حرکتون سے خفا اور بی نہایت بیزار ہوئے اور اوسکے
بیعت سی پہر گیے اور عبد اللہ بن حنظلہ سے سب نے بیعت کی پس یزید نے مدینہ منورہ کی لوگون کا
حال اور حقیقت سنکر بیچ سال ترسٹہہ ۶۳ کے ہجرت سی لشکر عظیم مدینہ پر بہیجا اور مسلم بن عطبہ کو سردار
لشکر کا کیا اور مدینہ کے لوگ بہی مستعد جنگ کے ہوئی اور ایک طرف مدینہ کے خندق درست کیے
جبکہ مقابلہ ہوا دونو فرقون مین مدینہ منورہ کے فوج غالب آئی اور پر فوج یزید کے قریب تہا کہ فوج
مدینہ کے فتح پاوی اور فوج مردودی شکست کہاوی کہ مروان نے کہ اندر مدینہ کی تہا اور فوج
مدینہ کے ساتہہ مین مل رہا تہا دغا کیے اور فوج یزید کو ایک طرف مدینہ کے اندر بلا لیا پس فوج پلید نے
اندر آتی ہی قتل عام شروع کر دیا جبکہ قوم لعین اوپر اہل دین کے غالب آئی آداب مدینہ کا او
پاس روضہ مطہرہ کا اون مردودون نے کچہہ نہ رکہا اور فساد عظیم برپا کیا قریب تین سو اصحاب
کے شہید ہوئے اور سات سو حافظ اور قاری شہید ہوئے اور اون ناپاکون نے ایسی ایسی
بی ادبیان اور حرمزدگیان کین کہ دلکو اونکی لکہنی کا گوارا نہین اور قلم کو اونکی تحریر کا یارا نہین
اگرچہ معتبر کتابون مین سب کچہہ لکہا ہی لیکن اپنی سے نہین لکہا جاتا الغرض جو کہ یزید کے بیعت
کرتا تہا اوسکو چہوڑ دیتی تہے اور جو نہ کرتا تہا اوسکو بی تامل قتل کرتی تہی اور اوس لڑائی کا نام
واقعہ حرہ ہے حرہ کہتے ہین اوس زمین کو جہان پتہر بہت ہوتی ہین پس جس جاگہ جنگ ہوی تہی

سنگستان تہا اور مسلم بن عقبہ کو مسرف کہتی ہین کہ اوسنے قتل مین اسراف یعنی زیادتی بہت کی
بہر فوج یزید پلید کی بموجب حکم اوس مردود کے کعبۃ اللہ بہر گئے کہ مکہ معظمہ مین عبد اللہ بن زبیر سے
لوگون نے بیعت کی تہی اور یزید کے حاکم کو وہانسی نکالدیا پس وہان جنگ عظیم ہوئی اور کعبۃ اللہ
کو اوس ملعون کے فوج نے منجنیق اور گولی ماری کہ حجر اسود ٹوٹا اور کعبۃ اللہ مین آگ لگا دی وہ فوج
مردود یہان لڑ رہی تہی کہ یزید پلید کی مرنے کی خبر آئی اور وہ فوج شام کے ملک کو پہر گئے
اور مکہ معظمہ ناپاکون کے دفع ہونی سے صاف اور خالص اور منزہ ہوا لکہتی ہین سبب موت اوس
نابکار ناہنجار سیہ کار مردم آزار راندہ درگاہ کردگار کا یہہ تہا کہ ایک رات شراب کہنہ مین چور اور خمار بادہ کبر مخمور
تہا کہ حالت مستی اور بیشعوری مین اوٹہہ کر چلا کہ پانو نے لغزش کہائی اور گرا اور سر نامبارک اوسکا
زمین سے ٹکر کہا کر پہٹ گیا پس فرشتے دوزخ کے اوسکے روح ناپاک کو گہسیٹہ کر اسفل السافلین کو لیگئے
واللہ اعلم بالصواب لکہا ہے کہ چونسٹہہ برس نیچے ہجرت کی جبکہ یزید موا اور دار الجزا کو گیا العرض حضرت امام
حسینؑ کے سال شہادت سی تیسرے برس اوس مردود نے موت پائی اور اوسپر لعنت کرتے ہے
ساتہ رہی خدائی دریغ صد دریغ واسطے حکومت چند روز کے اور بنا بر محبت دنیائی پر ساز و سوز فرزند
آل پاک صاحب لولاک سے ایسی بدی کیے کہ جسکے سبب حاصل طعن اور لعن ابد کے اور اولاد اوس
اوس مردود کے خلافت سی محروم رہے اور خراب اور پریشان و مغموم رہے نسل اوس بدبخت
کے ایسی منقطع ہوئے کہ نام و نشان اونکا باقی نہ رہا اور وہ پلید مصداق خسر الدنیا والاخرۃ کا
ہوا **مثنوی** ای یزید بی حیا و پر جفا   تو نی اولاد نبی سے کیا کیا   اہ اتنی زندگی کی واسطے
یہ وبال سخت کیون سر پر لیا   ہائی ای مردود تو سمجھا نہ یہہ   ہے حسینؑ ابن علیؑ جان خدا   راحت جان محمدؐ لا کلام
قرۃ العین علی شیر خدا   راکب دوش نبی لاریب فیہ   جان جسم حضرت خیر النسا   فخر دنیا فخر دین فخر زمن
عز و زیب و رونق ارض و سما   سید عالی نسب والا حسب   شاہ عالیجاہ میر دوسرا   عابد و زاہد کریم و بردبا

عارف و عالم شریف و باحیا   کان فضل و منبع جود و کرم   سرور و سردار جملہ اولیا   عاشق و

معشوق رحمن و رحیم   صاعد درجات جنات العلی   نور عرش و کرسی و لوح و قلم   باعث پیدائش ہر دو سرا

بحر عرفان و محیط معرفت   رہبر زہاد و شاہ اتقیا   ہائی ایسا شخص ہوں محبوس ہے   درمیان قوم بیدین

بیوفا   تشنہ لب خستہ جگر آشفتہ جان   بیکس و بی یار و بی یار و برگ و نوا   بال بچی پیاس سے اوسکی تمام

اوہیوں تڑپین بصد رنج و عنا   قتل ہوں آنکھوں کے اوسکی روبرو   سب برادر یار و خویش و اقربا اصغر

معصوم کا حلق ضعیف   اسطرح ہو زخمی تیر بلا   اپنی بابا کی تڑپ کر گود مین   دم مین ہو وے راہی راہ بقا

اور سکینہ بھی بلک کر یون کہے   ہائی سر اچھوڑا بابا ہائی کیا ہوا   رنج یہ سب دیکھکر وہ شاہ دین   ہون ذبیح خنجر قوم دغا

ملک دنیا سے کرین اوس دم سفر   چھوڑ کر سب کو بدشت کربلا   ای یزید بیوفا تیری سبب   یہ ہوا ہی حال آل مصطفی

تونے دنیا کے لئے ای بد سرشت   دین پاک کو ڈبویا مطلقا   اور دنیا نہی ہی ساتھ کچھ   ای لعین دین کی ہرگز دغا

جانتا ہی تو ہی تیری گور مین   جو گذرتا ہوگا تجھپر ماجرا   دیکھ لیگا حشر کی دن وہان   اس عمل کی جو تجھی ہوگی سزا

دوستان آل احمد کو تمام   ملک جنت عز و حور دی خدا   ذلت اعدا سے رہائی اونکا ہو   ہی وصال خستہ جانکی یہہ دعا

فصل جاننا چاہیے کہ حضرت زین العابدین مدینہ مین گوشہ نشین رہے اور کسیسے لڑائی جھگڑے مین کسو کی شریک
نہین ہوئے اور اوس اثنا مین کسو موذی نے آپکو اذیت اور رنج بھی نہین دیا مگر تمام عرب کے ضلع مین جا بجا
جنگ و جدال اور حرب و قتال آپسمین رہے بعد موت یزید پلید کے اوسکے ایک فرزند کو خلیفہ کیا کہ جوان صالح
اور بہت نیکبخت تھا چالیس دن اوسنے خلافت اور حکومت کیے اور بعد چالیس دن کے اوس نیک سیرت نے
خلافت اور سلطنت کو ترک کیا اور کہا کہ اوس شخص کے دادا سے سلطنت مین یہہ ہوا ہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ
سے لڑائی ہوئی اور حالانکہ حق بجانب علی کے تھا اور اوس شخص کے باپ سے سلطنت مین یہ ہوا کہ اوسنے
قتل کیا آل نبی کو اور مباح کیا شراب کو اور خراب کیا کعبۃ اللہ اور مکہہ کو اوسنے حلاوت خلافت کی پس مین نہین
قبول کرتا ہون خلافت اور سلطنت کی تم جسکو چاہو خلیفہ کرو یا نہ کرو یہہ کہکر گھر مین جا بیٹھا اور پھر باہر نہ نکلا بعد

چالیس دن کیے اس بات سی اوسنے اس سراے فانی سیے عالم جاویدانی کیے طرف رحلت
فرمائی خدا کی قدرت ہی کہ ایسی بدکا ایسا والد ہوا اور ایسی بدطینت سی ایسا نیک سیرت ہوا

یخرج الحی من المیت ویخرج المیت من الحی یعنی پیدا کرتا ہی حق تعالی زندہ کو مردہ سیے
اور زندہ سی مردی کو یعنی اچہی کو بُریسی اور بُری کو اچہی سیے **ابیات** عجب ہیے حضرت خالق کے
قدرت جو ہی ہر شی کی اوسی کی ہی خلقت کوئی ہی خوب اور کوئی بُراہی کوئی عاقل ہے کوئی ہا خدا کبہی اچہی ہے بد سے بد اکرتا ہے
کبہی بد سی عیان اچہا کری ہی کیا آذر سی ابراہیم پیدا پسر کو نوح کیے بدین بنایا خدا کی حکمت کامل
ہیے ای یار سوا اوسکے نہین کوئی خبردار القصہ بعد وفات فرزند صالح یزید پلید کیے
اہل شام اور اہل عراق کیے درمیان اختلاف آپس مین پڑا کسینے کسیکو خلیفہ کیا اور کسی نی کسو کو
اور ہر طرف مدت تک فتنہ و فساد برپا رہا اس اثنا مین دوستدار اہل بیت کی کہ کربلا مین
حضرت امام حسین کیے شامل نہ ہوئی تہیے اور اون سیے آل نبی کیے مدد نہ بن ائی تہی اپنی دلون
مین بہت شرمندہ اور پشیمان ہوئیے اور سب نے چاہا کہ اس عار اور ننگ کو اپنی سیے کہو وین اور حضرت
امام حسین کیے دشمنو نسی عوض اور بدلہ لیوین تب ہزارون آدمی کوفہ کیے جمع ہوئی اور مختار
اپنا سردار کیا اور مختار حاکم اور مالک ہوا اور مختار مین اور عمر سعد مین جنگ عظیم ہوئی مختار کے
فتح ہوئی اور قتل ہوئیے اور مارے گئی بری صورت سیے اور بدحال سیے چہہ ہزار وہ لوگ جنہون نے
قتل کیا تہا اہل بیت کو کربلا مین اور عمر سعد بہی مارا گیا اور واصل جہنم ہوا اور شمر بہی بڑی حال سیے
قتل ہوا اور مختار نے گہوڑون سیے اوس مردود نابکار کیے سینہ اور پیٹ کو پامال کروایا
بعد اوسکے ابن زیاد شام کیطرف سیے موصل مین آیا ساتہہ تیس ہزار فوج کیے اور مختار نے
کوفہ سیے فوج اوسکیے مقابلہ کے لئی بہیجی دونون فوج مین جنگ عظیم ہوئی مختار کیے فوج نے
اور ابن زیاد اور اوسکیے یار سب مارے گئی دریای فرات پر دسوین تاریخ محرم کیے بیچ سال

اونہتر کے یعنی ۶۹ سال اوپر ساٹھ اور نو کے ہجرت سے اور سال شہادت حضرت امام حسینؑ کے بعد کیتسا ان کے بعد یعنی سات برس کے بعد اور مختار کے فوج کی سرداری سر ابن زیاد کا اور اوسکے مصاحبون اور یارون کا کوفہ مین مختار کے پاس بہیجا دار الامارۃ مین سر اوس نابکار کا اوس مقام مین مختار کے سامنی رکہا گیا کہ جس مقام مین سر مبارک حضرت امام حسینؑ کا روبرو ابن زیاد بد نہاد کے رکہا گیا تہا اور اوس سے زیادہ عجیب یہہ قصہ ہی کہ جس وقت سر نامبارک ابن زیاد کا روبرو مختار کے رکہا گیا اور سر اوسکے یارون کے بہی رکہی کہ لوگ کہنی لگی آیا آیا کہ ناگاہ ایک سانپ آیا کہ وہ سرون کے بیچ پہرا اور ابن زیاد کے ناک مین گہسا اور دیر تک اندر رہا کہ مغز کہایا پہر نکل گیا اور لوگون کے نظرون سے غایب ہوگیا کہ تہوڑی دیر کے بعد لوگ کہنی لگی آیا آیا آیا وہ سانپ پہر آیا اور ویسا ہی عمل کیا پہر نکل کر چلا گیا اور پہر آیا الغرض تین مرتبہ یہہ نمونہ غضب الہی کا ابن زیاد پر خدا تعالی نی خلقت کو دکہایا اور عجب قصہ ایک اور ہی کہ نقل کرتا ہی عبد الملک بن عمیر کہ ایک مرتبہ قصر دار الامارۃ مین ابن زیاد کے پاس گیا مین کیا دیکہتا ہون کہ خلق کے دو صفین اوسکے پاس ہو رہی ہین یعنی آدمیون کا ہجوم ہی اور سر حسینؑ کا ایک سپر مین اوسکی روبرو داہنی طرف رکہا ہوا ہی پہر بعد ایک مدت کی مختار کے پاس گیا مین دیکہا مینی کہ سر ابن زیاد کا روبرو مختار کے رکہا ہوا ہی اور خلق جمع ہو رہی ہے پہر ایک مدت کی بعد مصعب بن زبیر کے پاس گیا مین یعنی اون دنو مین مصعب بن زبیر مسلط ہوا تہا اور کوفہ کا حاکم تہا دیکہا مینی کہ مصعب کی روبرو سر مختار کا رکہا ہوا ہے جس مقام مین ابن زیاد کا سر رکہا ہوا تہا مختار کے روبرو اور خلقت جمع ہی پہر بعد ایک مدت کی اوسی جگہہ گیا مین عبد الملک بن مروان کے پاس یعنی اون دنو مین عبد الملک بن مروان حاکم تہا اور مالک کوفہ کا تہا دیکہا مینی کہ سر مصعب بن زبیر کا روبرو عبد الملک بن مروان کے رکہا ہوا ہے جس جگہہ سر مختار کا روبرو مصعب کے رکہا ہوا تہا یہہ نقل کرنیوالا

کہتا ہے کہ مین نے اوس سے کہا یعنی عبدالملک مروان سے کہ اس محل مین چار سر ایک
مقام مین دیکھ چکا ہون اب پانچوان سر تیرا ہی خدا نہ دکہاوی اوسطرح تیرے سر کو پس
عبدالملک بن مروان نے اوس محل کو تڑوا ڈالا اور ڈہا دیا الغرض بعد شہادت حضرت
امام حسین کے قریب تین برس کے بعد یزید پلید درکات جہنم مین داخل ہوا اور قریب اٹھہ برس کے
بعد عمر سعد اور ابن زیاد اور شمر اور باقی قاتل اہل بیت کی دوزخ مین پہونچے حاصل کلام
یہہ ہے کہ اٹھہ برس کے عرصہ مین ساری مردود عاقبت نامحمود ساتہہ کمال ذلت اور خواری کے
نابود ہوگئے کہ نام ونشان اونکا نرہا اور قرون اپنی مین دیکہتی ہونگی کہ کیا اونپر گذرتی ہوگی
اور قیامت کو دیکہین گے کہ کیا حال بدحال ہوگا جسوقت حضرت خاتون قیامت پیراہن خون آلودہ حضرت
امام حسین کا لیکر ہات مین پایہ عرش کو پکڑ لینگے اور اللہ تعالی سے داد و فریاد کرینگی اور داد خون
حسین اور اہل بیت کی مالک حقیقی سے چاہینگے چنانچہ یہہ باتہہ روایات سی ثابت ہی یقین ہے
کہ اوسوقت عرش الہی لرزیگا اور قیامت معاً برپا ہوجائیگی اور حضرت حسین کے قاتلون کا حال جو کچہہ کہ
ہوگا شاید وہ عذاب کسی سے دیکہا بہی نہ جاویگا الہی قطعہ ای دریغا جس گہڑی خیر النسا ہاتہہ
سے پکڑینگی عرش کبریا اور کہین گے یا الہی الغیاث داد دہی عالم پناہی الغیاث ہی یہ پیراہن
میرے شبیر کا جابجا اسمین ہی خون دلگیر کا قتل کی موجب کیا میرا حسین کر میرا انصاف تا
مجہکو چین اوس گہڑی کیا عرش کا ہوویگا حال اور کیا ہوویگا قہر ذوالجلال حشر ہی ہوویگا
اپنی حشر کو یہہ قیامت مین قیامت ہے سنو داد ہر ایک کو دیگا خدا اور کریگا عدل حاکم کبریا ظالمون کا حال
ہوویگا تباہ اونکی انکہو مین جہان ہوگا سیاہ دوزخ اپنی طرف کہنچی گے شتاب اونپہ ہوگا طرح
طرح سے عذاب دیکہہ خلقت حق سی مانگی گی پناہ اور کہی گے الامان باری الہ فایدہ جاننا
چاہیے کہ اولاد حضرت امام حسین کے چار بیٹی اور دو بیٹیان ہین بیٹی تو علی اکبر اور علی اوسط یعنی

امام زین العابدین اور علی اصغر اور عبد اللہ ہین اور بعضے کہتی ہین کہ علی اصغر امام زین العابدین کا نام
ہی اور وہ لڑکا شیر خوارہ کہ جسکو تیر لگا تہا وہ عبد اللہ ہی بعضے راویون سے ثابت ہوتا ہی کہ چہہ بیٹی
ہین چار وہ کہ ذکر اونکا ہو چکا اور پانچوان محمد اور چھٹا جعفر اور بعضے تواریخ مین بجائے محمد کی عمر لکھا
ہی اور کربلا مین بیٹون مین سے ایک حضرت امام زین العابدین باقی رہی ہین اور بعضے تاریخون
مین لکہا ہی کہ عمر بن حسین بہی باقی رہی ہین اور عمر اونکی چار برس کے تہی اور قافلہ اہل حرم کے ساتہہ
شام کو یزید کے پاس بہی گئی ہین اور اوس مردود سی جیسی کہ بچی باتین پیار کی کرتی ہین بہت
کین ہین اور اوس مردود نی اپنی سینہ سی لگایا ہی اور پیار کیا ہی واللہ اعلم لیکن یہہ بات بالاتفاق ہی
کہ اسمین کچہہ اختلاف نہین ہی کہ نسل حضرت امام حسین کے حضرت امام زین العابدین سی بڑہی ہی اور جاری ہی
اور کسو سے نہین اور بیٹیان ایک تو حضرت فاطمہ صغری کہ نکاح اونکا عبد اللہ سے کہ پوتی ہین
حضرت عثمان کے ہوا ہی اور فاطمہ صغری بہت عابد اور زاہد فاضلہ عارفہ تہین اور دوسری سکینہ
کہ کربلا مین خوردسال تہین اور کربلا کی لڑائی مین حضرت مرتضی علی کے فرزند محمد بن حنیفہ وغیرہ اور حضرت
امام حسین کے فرزند حسن مثنی کہ شامل نہ تہی سبب یہہ ہی کہ پہلی سے کسی کسی طرف ملکون کے ان صاحبون کو
سفر درپیش آیا تہا اور کئی موئی تہی اور محمد بن حنیفہ کو حضرت امام حسین خود مدینہ مین چہوڑ آئی تہی

فایدہ جاننا چاہیے کہ حضرت علی امام زین العابدین بہت بڑی عالم فاضل عابد زاہد عارف باللہ ولی اللہ
ہین والی کشف و کرامات صاحب خوارق عادات مین ہزار رکعت نفل کے ہر روز پڑہتے تہی جسوقت
پانی آپ کی روبرو آتا تہا تو رنگ چہرہ مبارک کا زرد ہو جاتا تہا تشنگی اہل بیت کی اور بیکسی اپنی یاد آتی تہی
اور آپ اسقدر روتی تہی کہ آنکھونکی نیچی سے گوشت گل گیا تہا اور عبادت سے [illegible] ہین ہوگئی تہی [illegible] نہین بہر دیتی تہی مروان کی بیٹی
یعنی عبد الملک نی مدتون تک قید رکہا قید خانہ مین بیچ بیڑیون اور زنجیرون کے اور آپ اوسی
کرامت سے کہ جب چاہتی تہی قید خانہ مین سے غایب ہو جاتی اور بیڑیان اور زنجیرین زمین اوپر رہتے

پڑی رہتی تہین اور یہہ قید خانہ مین ظاہر ہوئی تہی اور بیڑیان اور زنجیرین لیا کرتی تہے اور اپنی رنج اور تکلیف
پر صبر فرماتی تہی یہانتک کہ عبد الملک موا اور اوسکا بیٹا ہشام حاکم مدینہ کا ہوا اوس مردود نے حضرت امام
زین العابدین کو زہر دلوایا اور آپنے وفات پائی اور بقیع مین نزدیک قبر حضرت امام حسن کے دفن کیے
گیے اور گیارہ بیٹی اور چار بیٹیان آپکی بعد باقی رہین اور سب مین کامل تکمیل علم مین اور زہد مین اور روایت
مین اور معرفت مین حضرت ابو جعفر امام محمد باقر ہین مناقب اور فضائل اونکی بعید و نہایت مین شہرت و ظہور
اونکی علم و عرفان کا اظہر من الشمس ہے اونکو بہی ظالمون نے زہر دیکر شہید کیا ہی اور قبر آپکی بہی بقیع
مین حضرت امام حسن اور حضرت عباس کے گنبد مین ہے اور اولاد مین آپکی چہہ شخص باقی رہی سب
مین افضل و اکمل حضرت صادق تہے کہ وہ خلیفہ اور وصی اپنی باپ کے ہوئی اور تمام ملکون مین آپکے
علم اور معرفت کی دہوم تہی اور دور دور کے ملکون سے اور شہر و بستی لوگ جوق جوق آتی تہی اور علم
تحصیل کرتی علم ظاہر اور باطنی فیض پایا کرتے تہے حضرت ابو حنیفہ امام اعظم بہی آپکے شاگرد ہین اور
سفیان اور یحیی وغیرہ اکابر علمای مجتہدین آپکی شاگرد ہین اور آپ بہی زہر سے شہید ہوی اور حضرت امام حسن
کے گنبد مین دفن ہوئے اور اولاد مین آپکی چہہ شخص باقی رہی سب سے عالم اور عارف زیادہ حضرت
امام موسی کاظم ہین اور علم و خلق آپکا کمال مرتبہ مین تہا اور مستجاب الدعوات تہی کہ عراق کی لوگ آپکو
باب قضاء الحاجات کہتی تہی اور آپنے ہارون رشید کی قید مین شہر بغداد مین وفات پائی لکہتے ہین
کہ آپکو بہی رشید نی زہر دلوایا تہا اور بغداد مین جانب غربی مین دفن ہوئے اور وہان آپکے قبر ہے
کہ زیارت گاہ خلایق کے ہی اور آپکی اولاد مین سنتیس لڑکے اور لڑکیان رہین یعنی سب سنتیس اور
سات شخص آپکی بعد اولاد مین باقی رہی سب مین افضل اور اکمل حضرت امام موسی علی رضی ہین دریای
مواج علم عرفان کے ہین حضرت معروف کرخی کہ بڑی خدا کی ولی ہین اور امام اور اوستاد ہین حضرت
سری سقطی کی وہ حضرت علی رضا کی غلام اور دربان ہین اور اوس جناب سے فیضیاب ہین تا موت

بیٹا ہارون رشید کا آپکا معتقد اور بہت مخلص تہا اور اپنی بیٹی کا نکاح آپ سے کیا تہا اور اوسکی ارادہ
یہہ تہا کہ آپ کو اپنا ولیعہد کرون طوس کے سرزمین مین بسبب کسی مرض کے آپکے وفات ہوی قبل
اور زہر سے نہین ہوی ہے مزار آپکا ہارون رشید کے قبہ مین ہے اور اب وہ مزار شریف مشہد
مقدس کہلاتا ہی خلق دور دور سے واسطی زیارت کی آتی ہے اور برکت حاصل کرتی ہے اولاد
آپکے مین سے پانچ بیٹا بیٹی رہی افضل سب مین امام محمد اور لقب اونکی تقی اور جواد اور قانع اور
علم فضل مین بی بدل اور طریقت اور معرفت مین بی مثل ہین اور آپکو بہی زہر دیا اور بعد وفات کے
حضرت امام موسے کاظم کے قبر کے پیچہی آپکو دفن کیا ہی بعد اونکی آپکی دو بیٹی اور دو بیٹیان باقی ہین اور
افضل حضرت امام نقی ہین نام آپکا علی ہی اور لقب نقی اور ہادی اور عسکری اور ناصح اور متوکل اور
صواعق محرقہ مین لکہا ہی کہ ایک عورت نے متوکل بادشاہ کی حضور مین آکر کہا کہ مین شریفہ ہون
یعنے سیدانی ہون پس متوکل نے چاہا کہ دریافت کری تا یقینی معلوم ہوی کہ یہہ سیدانی ہی پس متوکل
نے حضرت امام نقی سے پوچہا آپ نی فرمایا کہ اولاد حسن اور حسین کا گوشت حرام ہی درندہ جانورون
پر یعنی شیر اور بہیڑیا اور قیندوا وغیرہ کہ جانور پہاڑ کہانی والی ہین وہ سیدون اور سیدانیون کو نہین
پہاڑتے اور گوشت اونکا نہین چباتی اور نہین کہاتی متوکل نے درندہ جانورونکو منگایا اور اوس
عورت کو بلایا جب اوس عورت نی وہ جانور دیکہی کہا مین جہوٹ کہتی تہی مین سیدانی نہین ہون
لوگون نے متوکل سے عرض کیے کہ اسکا امتحان کیا جاے اور آزمایا جاے متوکل نے اپنی محل مین
صحن کے بیچ درندہ جانور کئی چہوڑ دئی اور آپ ایک بلند مکان پر بیٹہا اور لوگ سب ہٹ گئی اور
حضرت امام نقیؑ کو بلایا اور حالانکہ جانور گونج رہی تہی اور غل مچا رہی تہی حضرت امام ممدوح حسب طلب
متوکل کے تشریف لائی اور صحن خانہ مین رونق افزا ہوی اور زینہ پر چڑہنی لگی تو متوکل کے پاس جاوین
اور وہ جانور خاموش ہوکر آپ کی پاس آئی اور گرد و پیش آپکی ہو گئے اور اپنا سر اور مونہہ بدن مبارک

سیے ملنی لگی اور کہلاڑیان کرنی لگی اور آپ نی بہی اونپر ہاتہہ پہیرا اور آستین سیے اون کو مس کیا پہر آپ
اوپر گئے اور متوکل کیے پاس بیٹہی اور کچہہ باتین کین پہر وہان سیے رخصت ہوکر صحن مین آئی اور اون
جانورون نی پہر کہلاڑیان آپکی ساتہہ کین بعد اسکیے آپ اوس محل سیے برآمد ہوی اور اپنی دولتخانہ
مین تشریف لیگئی متوکل نی تحفہ تحائف اور مال اسباب بہت آپکی خدمت مین بہیجا اور آپ شہر
سر من رای مین مقیم رہیے اور وہین آپ کا دولتخانہ تہا چند مدت سی پہر بسبب کسی مرض کیے آپ نی
اس خاکدان پر ملال سیے طرف محل قدس ذو الجلال کیے انتقال فرمایا اور قبر شریف آپکی سر من رای مین
اوسیے گہر مین کہ جہان انتقال فرمایا تہا ہوی ہیے بعد وفات کی چار بیٹا بیٹی آپکی باقی رہی ہین
افضل اور اشرف سب مین امام حسن عسکری ہین نام آپکا حسن ہیے اور لقب عسکری اور خالص
اور ذکی اور سراج ہیے نقل کرتی ہین کہ ایک دن حضرت امام حسن عسکری طفولیت کی
سن یعنی چہٹ پن مین لڑکون کیے درمیان مین تہی کہ بہلول دانا کا گذر ہوا بہلول نی دیکہا کہ اور لڑکے
کہیل رہی ہین اور حسن عسکری رو رہی ہین بہلول نیے جانا کہ اور لڑکون کیے پاس کہلونی اور کہیل کیے
چیزین ہین اور حسن عسکری کیے پاس کچہہ نہین شاید اسواسطے روتا ہی بہلول نیے آپ سیے کہا ای لڑکے
تیرے کہلونی اور کہیل کیے چیزین مین خرید لاؤن تا تو بہی کہیل مین مشغول ہووی پس فرمایا آپ نیے
بہلول کو ای کم عقل ہم واسطے لہو اور لعب کیے اور کہیل کود کیے نہین پیدا کی گئے ہین بہلول نیے کہا
تو کس واسطے پیدا کیے گئے ہین فرمایا علم کیے واسطے اور عبادت کی واسطے بہلول نے کہا تم نے کیسے
جانا تو نی اس بات کو فرمایا اللہ تعالی کیے کلام سیے افحسبتم انما خلقناکم عبثا و انکم الینا لا ترجعون یعنی
حق تعالی فرماتا ہی کہ ای لوگون پس گمان تمہارا ہی کہ ہمنی تمکو عبث اور لغو ہی پیدا کیا ہی اور تم یہ سمجہی ہو
کہ تمہارے رجوع اور بازگشت ہماری طرف نہ ہووی گیے یہ بات نہین ہیے بلکہ تمکو علم اور عبادت کی لئے
پیدا کیا ہی اور تم ہماری طرف رجوع کیی جاوگے اور خبر اور سزا پاؤگی پہر کچہہ اور باتین کر کر

اور بہلول سے باتین سنکر حسن عسکری غش کہا کر گر پڑی پس جب کہ ہوش مین آی بہلول نی کہا
ای لڑکے کیا ہوا تجکو تو ابہی لڑکا چہوٹا معصوم ہی کوی گناہ تیرے ذمہ پر نہین یعنی اسقدر خدا تعالے
سے کیون خوف کرتا ہی پس فرمایا سن تو ای بہلول ماکو دیکہتا ہون یعنی وقت پکانی طعام کے اور گرم
کرنی پانی کے کہ بڑی بڑی لکڑیان جلانی کو ہوتی ہی اور وہ نہین جلتی ہین مگر جبکہ چہوتی لکڑیونکو اور چہوٹے
چہٹیون کو جلاتی ہی تو پہر بڑی لکڑیان بہی جلتی ہین اور تحقیق مین ڈرتا ہون کہ کہین مین جہنم کی چہوٹے
لکڑیون مین سے نہ ہون پہر آپ جوان ہوئی اور بہت عزت اور حرمت کی ساتہہ رہی اور بادشاہ
... خدمت کرتا رہا پہر آپ کو بہی کسی مردود نی زہر دیا اور آپ نی انتقال کیا اور قبر شریف آپکی
... ن اپنی قبلہ گاہ کے پاس ہوئے اور آپکے بعد وفات کی ایک فرزند ارجمند باقی رہے
... ب اونکا امام محمد الحجہ ابو القاسم ہے اور نام آپکا موتمن بہی کہتی ہین بوقت وفات پدر بزرگوار
... ہی کے پانچ برس کی تہے واہب العطایا نے اوس شگوفہ گلزار نبوت کو چہٹ پن کے زمانہ مین علم اور حکمت
بخشے تہی اور لڑکپن ہی سے مین امام پیشوا اور ہادی ہوئی تہی صواعق مین لکہا ہے کہ آپکا نام قایم منتظر بہی
اور اسکے وجہ مین کہا ہی اسواسطے کہ آپ مدینہ مین دفعۃً ایسی گم ہوئی اور غایب ہوگئی کہ کسو پر اونکے
غایب ہونی کے حقیقت نہین کہلی ہے اور بعضے کتابون مین لکہا ہی کہ آپ سر من رای مین ایک
سرداب کی بیچمین غایب ہوگئی ہین شیعہ کہتی ہین کہ حضرت مہدی امام آخر زمان یہی محمد بن عسکری ہین
کہ لوگون کے نظرون سے غایب رہین گے اور آخر زمانہ قیامت کی قریب ظاہر ہونگی اور اہل سنت
وجماعت کہتی ہین کہ حضرت امام مہدی اولاد فاطمہ سے قیامت کی قریب پیدا ہونگی اور وہ اور ہونگے
یہ محمد فرزند عسکری کے وہ نہین ہین الغرض بالاتفاق سب کے نزدیک یہ ہی کہ حضرت امام مہدی آخر
قیامت کے نزدیک ظہور کرینگی اور تمام عالم کو عدل اور انصاف اور امن و امان سے پر کر دینگی اور بعد
ظاہر ہونی کے سات برس یا آٹہہ برس یا نو برس جیتے رہینگے بعد اسکی گلگشت بہشت فرماوینگے